



بچوں کی
کلاسیں پڑھانا
گریڈ ۱



روحی انسٹی ٹیوٹ



کتاب ۳

بچوں کی کلاسیں پڑھانا

گریڈ 1

روحی انسٹی ٹیوٹ

Books in the Series:

Below are the current titles in the series designed by the Ruhi Institute. The books are intended to be used as the main sequence of courses in a systematic effort to enhance the capacity of youth and adults to serve their communities. The Ruhi Institute is also developing a set of courses that branch out from the third book in the series for training teachers of Bahá'í children's classes, as well as another set from Book 5 for raising up animators of junior youth groups. These, too, are indicated in the list below. It should be noted that the list may undergo change as experience in the field advances, and additional titles will be added as a number of curricular elements under development reach the stage where they can be made widely available.

Book 1	*Reflections on the Life of the Spirit*
Book 2	*Arising to Serve*
Book 3	*Teaching Children's Classes, Grade 1*
	Teaching Children's Classes, Grade 2 (branch course)
	Teaching Children's Classes, Grade 3 (branch course)
	Teaching Children's Classes, Grade 4 (branch course)
Book 4	*The Twin Manifestations*
Book 5	*Releasing the Powers of Junior Youth*
	Initial Impulse: The first branch course of Book 5
	Widening Circle: The second branch course of Book 5
Book 6	*Teaching the Cause*
Book 7	*Walking Together on a Path of Service*
Book 8	*The Covenant of Bahá'u'lláh*
Book 9	*Gaining an Historical Perspective*
Book 10	*Building Vibrant Communities*
Book 11	*Material Means*
Book 12	*Family and the Community*
Book 13	*Engaging in Social Action*
Book 14	*Participating in Public Discourse*

 Edition 2.2.1.PE published in 2024
Printed in Pakistan

Originally published in Spanish as *Enseñar clases para niños, primer grado*

ISBN 978-958-52941-7-2

Ruhi Institute
Cali, Colombia
Email: instituto@ruhi.org
Website: www.ruhi.org

Baha'i Publishing Trust , Pakistan
Baha'i Centre,
77-E Settelite Town,
Rawalpindi, Pakistan
Tel: 051-4939211-2
email: bptpakistan@gmail.com
http://www.bahai.pk

فہرست

ٹیوٹر کے لیے چند خیالات

یہ کتاب دو یونٹوں پر مشتمل ہے جو بڑھتی ہوئی تعداد میں افراد کے اندر یہ صلاحیت پیدا کرتی ہے کہ وہ بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کے لیے محلوں اور دیہاتوں میں باقاعدہ کلاسیں پڑھانے کا انتہائی قابلِ تحسین عمل سر انجام دے سکیں۔ یہ روحی انسٹی ٹیوٹ کے کورسوں کے بنیادی سلسلے کا تیسرا کورس ہے اور اُن لوگوں کے لیے جو خدمت کے راستے پر چلنے کے خواہاں ہیں ایک خصوصی راستہ کھولنے والا پہلا کورس ہے۔ جو شرکاء ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ بچوں کو پڑھانے کے لیے برانچ کورسوں کے ایک سلسلے کا مطالعہ کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی صورتحال کے مطابق مناسب رفتار سے بنیادی سلسلے کے طے کردہ راستے پر بھی آگے بڑھنا جاری رکھیں گے۔

اس کتاب کے مطالعہ میں گروپ کی رہنمائی کرتے ہوئے ٹیوٹر کو مندرجہ بالا نظریہ کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف چند فی صد شرکاء ہی کاوش کے اس میدان کے لیے خود کو وقف کریں گے۔ یہ کتاب اِس بنیادی مقصد کے علاوہ زیادہ وسیع پیمانے پر ہر فرد کو جو خدمت کے راستے پر اب مضبوطی سے گامزن ہے چند ایسے تصورات اور نظریات سے واقف کرواتی ہے جو کم سِنوں کے لیے اُن کے گاؤں یا محلوں میں تہہ کشا ہونے والے تعلیمی پروگرام کو تشکیل دیتے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کتاب اس مقصد کے تحت سماج کے اندر دوا امر کی بلند تر آگاہی کی جانب اعانت کرے گی یعنی سماج کا بچوں کی روحانی طور پر نشو و نما کرنے کا فرض اور وہ صفات، روّیے اور طرزِ عمل جن کا مظاہرہ بالغ افراد کو بچوں کے ساتھ بین العمل میں کرنا چاہیے۔

شرکاء کتاب ۲ کے دوسرے یونٹ کے مطالعہ سے حضرت عبدالبہاء کے اس بیان سے پہلے ہی آشنا ہیں کہ تعلیم و تربیت کی تین اقسام ہیں: مادی، انسانی اور روحانی۔ یہاں انہیں آخری قسم کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اپنی سمجھ بڑھانے کا موقع دیا جائے گا جس کی مدد سے فرد کی روحانی فطرت یعنی اُس کی اعلیٰ فطرت ترقی پاتی ہے۔ جو بات آغاز ہی میں واضح ہونی چاہیے وہ یہ ہے کہ دینِ بہائی میں بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کا تصور کٹر عقائد کے نفاذ سے بنیادی طور پر مختلف ہے جنہیں بعض اوقات دینی درس و تدریس سے منسلک کیا جاتا ہے۔ اس کی بجائے اس کا مقصد علم کے لیے پیار، سیکھنے کے لیے کشادہ دلی اور حقیقت کی کھوج لگانے کی مستقل آرزو کو پروان چڑھانا ہے۔

یہ تسلیم کرنا بھی اسی قدر ضروری ہے کہ کم سِنوں کی تعلیم و تربیت میں دینی اصولوں کو پسِ پشت نہیں ڈالا جاسکتا کیونکہ ایسا کرنا اُن کو آفاقی اور روحانی اصولوں تک رسائی سے دور رکھنا ہوگا یعنی ان اصولوں سے جنہیں ان کے خیالات اور اعمال کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس دعویٰ کی حمایت کرنے والے کہ کم سنوں کو بالفرض آزادانہ انداز میں معاشرے کے ساتھ اپنے تعاملات سے اپنے معیارات اور انسان اور کائنات کا منظم تصور حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دینا ہی بہتر ہے اس بات کو پہچان نہیں پاتے کہ سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی قوتیں کس قدر جارحانہ انداز میں

ایسے اعتقادات اور روّیوں کو فروغ دیتی ہیں جو ان کے اپنے مفادات کی تکمیل کرتی ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو یہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں کہ آنے والی نسلیں ایسی تعلیم و تربیت کے بغیر ایک بہتر دنیا تخلیق کر سکیں گی جو فرد کی روحانی فطرت کو پروان چڑھاتی ہو۔ آفاقی معلم کی رہنمائی سے محروم انسانیت افراتفری، ناانصافی اور مصائب سے زیادہ کچھ پیدا نہیں کر سکتی۔

پس اس کتاب اور اس کی ذیلی کتابوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے چھ سالہ پروگرام کا جو تصور دیا گیا ہے بہائی تعلیمات اس کے مرکز میں ہیں۔ اس کے باوجود پروگرام کا ڈیزائن اور خاص طور پر گریڈوں میں مواد کا تسلسل تمام پس منظر کے کم سنوں کے حصہ لینے کے لیے راستہ کھولتا ہے۔ گریڈ ۱ کے اسباق کا تعلق ۵ یا ۶ سال کی عمر کے بچوں میں روحانی صفات کی نشو و نما سے متعلق ہے اور ایسا کردار کی شائستگی میں حصہ ڈالنے کی کوشش میں ہیں۔ گریڈ ۲ ایسی عادات اور طرزِ عمل کو پروان چڑھاتے ہوئے اِن اسباق پر تعمیر کرتا ہے جو پچھلے سال میں دریافت کی گئیں باطنی صفات کو اظہار دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر دعا کی عادت جس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرنے کی آرزو سے ممتاز ایک اندرونی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اگلے گریڈ علم کے سوال کی جانب توجہ دیتے ہیں۔ افراد کو بالخصوص اپنی روحانی ترقی کے لیے شعوری طور پر کام کرنے کی خاطر اُس منبع سے منسلک ہونا چاہیے جہاں سے خدا کا علم جاری ہوتا ہے۔ پس اِس دور کے لیے خدا کے جڑواں مظاہرِ ظہور کی زندگیوں سے متعلق مرکزی موضوعات نیز ان سے پہلے آنے والے مظاہرِ ظہور ان گریڈوں کے اسباق میں زیرِ بحث آئے ہیں۔ آخری گریڈ بچوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ حضرت عبدالبہاء کی وضاحتوں اور آپ کی مثال کی رہنمائی میں اور ان سے استفادہ کرتے ہوئے حضرت بہاءاللہ کے ظہور کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کریں۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ اِس سے بچوں میں حضرت عبدالبہاء کی تحریروں اور بیانات کی طرف رجوع کرنے کی عادت کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی جوں جوں وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھیں گے اور اپنے خیالات اور اعمال کو حضرت بہاءاللہ کی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں گے۔ جب تک بچے ۱۱ یا ۱۲ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں وہ نوجوانوں کو روحانی طور پر بااختیار بنانے کے پروگرام کی جانب بڑھنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، جہاں ان کے بڑھتے ہوئے شعور کو مواد کے ایک سلسلے کے ذریعے مزید وسعت دی جائے گی جسے ایک اینی میٹر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور جس میں وہ مواد بھی شامل ہے جو بہائی بچوں کی کلاسوں سے حاصل کردہ تعلیم و تربیت کو آگے بڑھاتا ہے۔ بچوں کی کلاسوں کے خواہشمند معلمین کو یہ مکمل اعتماد ہونا چاہیے کہ وہ والدین جو خود بہائی نہیں ہیں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو ایسی کلاسوں میں بھیجنے کے موقع کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ان کے کومل دل و دماغ پر روحانی تعلیم و تربیت کے اثرات کو دیکھ کر ہمیشہ ہی مسرور ہوتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے گریڈ ۱ کی کلاسیں کردار کی شائستگی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ پس اسی تناظر میں پہلا یونٹ ''بہائی تعلیم و تربیت کے چند اصول''، امر اللہ کی تحریروں سے منتخب شدہ چند بنیادی تصورات کا جائزہ لیتا ہے جن میں تعلیم و تربیت کے لیے گہرے مضمرات ہیں۔ یونٹ کا ابتدائی نصف حصہ اس مشورت کے لیے وقف ہے جبکہ بقیہ حصہ اس بات پر غور کرتا ہے کہ اسباق کے اجراء اور والدین کے ساتھ معلم کے تعلقات میں کون سے طریقہ کار اختیار کیے جا سکتے ہیں۔

یونٹ میں زیر بحث ابتدائی تصورات میں سے ایک 'انسانی استعداد' ہے جسے حضرت بہاءاللہ کے اس بیان میں پائی جانے والی تمثیل کے ذریعے دریافت کیا گیا ہے جو انسان کو "انمول قیمتی جواہرات سے مالامال ایک کان" سے تشبیہ دیتی ہے۔ شرکاء سے اس بیان سے اخذ کیے جانے والے دو فوری مضمرات پر غور کرنے کو کہا گیا ہے یعنی یہ کہ اُن تعلیمی طریقہ کار کو جو طلباء کو معلومات سے بھرے جانے کے منتظر خالی برتنوں کے طور پر دیکھتے ہیں درکنار کر دینا چاہیے اور یہ کہ مناسب پرورش کے بغیر بچے اپنے باطنی وجود میں پوشیدہ کئی جوہرات کو ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔

یہ یونٹ تجویز کرتا ہے کہ ہر فرد کو عطا کیے گئے جواہرات میں وہ بھی شامل ہیں جو "روحانی صفات" کہلاتی ہیں جنہیں مستقل ڈھانچوں کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جن پر ایک نیک اور راست باز کردار تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہ روحانی صفات "فضائل" کا ایک منفرد زمرہ تشکیل دیتی ہیں ایک لازمی خیال ہے جسے تمام شرکاء کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔ فضائل ایک عام اصطلاح ہے جو ہر قسم کے قابلِ تعریف وصف کے لیے استعمال ہوتی ہے جن میں عادات اور روّیوں کے ساتھ ساتھ ہنر اور صلاحیتیں بھی شامل ہیں۔ حصہ ۶ اور ۷ میں اس بیان کے چند مضمرات پر غور کیا جاتا ہے۔ ٹیوٹر اس بات کو یقینی بنانا چاہیں گے کہ گروپ کے ممبران زیرِ بحث موضوعات کو اپنے کتاب ۱ کے تیسرے یونٹ کے مطالعے سے نسبت دینے کے قابل ہوں جہاں انہوں نے اس بات پر غور و فکر کیا تھا کہ کیسے روحانی صفات کو جو انسانی روح کی قوت ہیں اس دنیا میں نشوونما دینا ضروری ہے تاکہ خدا کی جانب ہمارے ابدی سفر میں ہماری مدد و معاونت ہو سکے۔ خدا کی محبت اور خدا کی معرفت روحانی صفات کی پرورش کے لیے ناگزیر ہیں۔ شرکاء کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ان دونوں حصوں میں دیئے گئے تصورات کس طرح گریڈ ۱ کے اسباق کو مثلاً فضائل پر کسی کورس سے جدا کرتے ہیں جس میں وقت کی پابندی اور سچائی کو ایک ہی قسم کے اوصاف سمجھا جاتا ہے۔ اور جب معلمین اس امتیاز کی قدر دانی کر پاتے ہیں تو وہ نیک کردار کی نشوونما کو محض روّیے میں ترمیم کے لحاظ سے دیکھنے کے رجحان سے گریز کریں گے۔

بلاشبہ روحانی صفات اپنی حرکیات رکھتی ہیں جنہیں اسباق کے بنیادی عناصر یعنی دعا، اقتباسات زبانی یاد کرنا اور کہانیاں خاص طور پر پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شرکاء کو پہلے سے ہی ان عناصر کی نوعیت کے بارے میں کتاب ۱ اور ۲ کے اپنے مطالعہ سے کچھ بصیرتیں حاصل ہیں اور جو وہ سیکھ چکے ہیں اسے بچوں کو پڑھانے کے کام میں وسعت دینے میں حصہ ۸ اُن کی مدد کرتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اسباق کم سنوں میں روحانی صفات پیدا کرنے کے لیے انہیں خدا کے کلام سے قریب تر کرتے ہیں اور حضرت عبدالبہاء کی کہانیوں سے انہیں متاثر کرتے ہیں جو اعلیٰ ترین انسانی اقدار کے مجسم ہیں۔

خشیت اللہ ایک اور تصور ہے جسے اس یونٹ میں دریافت کیا گیا ہے جس پر سیکشن ۱۲ میں گفتگو کی جاتی ہے۔ بہائی تحریروں کے مطابق یہ انسان کی تعلیم و تربیت کا اعلیٰ ترین عامل ہے۔ شرکاء کے لیے جو بات سمجھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یہ خوف محبت اللہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک ایسا خوف ہے جو اپنے واحد محبوب کی خوشنودی حاصل کرنے اور کسی بھی ایسے عمل سے گریز کرنے کی خواہش سے پیدا ہوتا ہے جو اُسکی محبت کی عنایات ہم تک پہنچنے سے روک دے۔ محبت کی عدم موجودگی میں جو خوف ہمیں ناشائستہ طرزِ عمل سے دور رہنے کی

ترغیب دیتا ہے وہ ایک اور قسم کا ہے یعنی ایک قہار خدا کی طرف سے سزا کا خوف۔ بچوں کے ذہنوں میں ایسا تصور نہیں ڈالنا چاہیے۔ جبکہ خواہشمند معلمین کو تعلیمی عمل میں محبت اللہ اور خشیت اللہ کے درمیان تعلق کو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے البتہ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کوئی ایسا موضوع نہیں ہے جسے وہ کلاس میں واضح طور پر اٹھائیں گے۔ بلکہ انہیں اپنے طالب علموں کے دلوں میں خدا کی محبت کے شعلے کو بھڑکانا سیکھنا چاہیے اور انہیں یہ یقینِ کامل حاصل کرنے میں مدد کرنی چاہیے کہ انسانیت کو اپنی لامحدود محبت سے پیدا کرنے کے بعد خدا ہماری پرورش اور حفاظت کرنا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ پس آخری تجزیے میں یہ اُس کے جمال کی محبت ہے جو اُس کی خوشنودی کے خلاف کام کرنے میں اُن کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

مندرجہ بالا تصورات اور نظریات پر گفتگو شرکاء کو اس شعور کی جانب لے جائے گی کہ بالآخر روحانی تعلیم وتربیت کے عمل کے ذریعے بچوں کو روحانی صفات کے حصول کو خود ایک انعام اور غیر مناسب کردار کے حامل ہونے کو سب سے بڑی سزا سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ یہ سب شرکاء کو اس قابل بنائے گا کہ کم سنوں میں روّیے کی تبدیلی کو ایک درست نقطہ نظر سے دیکھ سکیں یعنی ایک مرکزی مقصد کے طور پر نہیں بلکہ کردار کی شائستگی میں مدد کے طور پر۔ اس کے مطابق وہ بچوں کے ساتھ اپنے تعاملات میں مطلوبہ طرزِ عمل کی حوصلہ افزائی کرنے اور روّیے کے غیر مہذب نمونوں کی حوصلہ شکنی کے لیے مناسب طریقے تلاش کریں گے اور ان میں سے کچھ کا حصہ ۱۳ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس حصے میں مختصراً بیان کیے گئے دیگر تصورات آزادی اور نظم وضبط سے متعلق ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں سخت سزا کی کوئی جگہ نہیں ہے لیکن انہیں اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی مکمل آزادی دینا ان کی روحانی نشوونما کے لیے اتنا ہی نقصان دہ ہے۔

اس کے بعد یونٹ اس سوال کی طرف آتا ہے کہ سیکھنے کا خوشگوار ماحول بناتے ہوئے کلاس میں نظم وضبط کو کیسے برقرار رکھا جائے۔ ٹیوٹر کو یاد رکھنا چاہیے کہ زیادہ تر شرکاء کو بچوں کو پڑھانے کا کوئی سابقہ تجربہ نہیں ہوگا اور اس لیے غور کرنے کے لیے یہاں صرف چند ابتدائی خیالات پیش کیے گئے ہیں۔ خدمت کا یہ عمل سرانجام دینے کے بعد وہ متعلقہ حصوں میں واپس جانا چاہیں گے اور تجربے کی روشنی میں تصورات پر غور و فکر کریں گے۔

اس کے بعد شرکاء چند ایسے طریقوں کا جائزہ لیتے ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے وہ بچوں کو اسباق میں شامل سرگرمیوں میں مشغول کرسکتے ہیں۔ اوپر بیان کردہ بنیادی عناصر یعنی دعا، اقتباسات کو زبانی یاد کرنا اور کہانیوں کے علاوہ اِن سرگرمیوں میں گیت، کھیل اور رنگ بھرنا شامل ہیں۔ اپنے لیے دستیاب طریقوں کا تجزیہ کرتے ہوئے شرکاء پاکیزگی کی روحانی صفت پر مبنی پہلے سبق کا جائزہ لیتے ہیں۔

بالآخر حصہ ۲۶ میں وہ اُس جاری گفتگو کی نوعیت پر غور کرتے ہیں جو معلم اور اس کی کلاس کے بچوں کے والدین کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ حصہ اس پر تعمیر کرتا ہے جو شرکاء نے کتاب ۲ میں اس حوالے سے پہلے ہی پڑھا ہے اور اس تجربے پر بھی جو اب تک انہوں نے دوستوں کے ایک وسعت پاتے مرکزے کے حصے کے طور پر ایسے گھرانوں کا دورہ کرکے حاصل کیا ہے جن کے بچے اپنے محلے یا دیہات میں بچوں کی

کلاسوں میں جاتے ہیں۔ ٹیوٹر اس بات کو یقینی بنائے کہ اس مشق کو انجام دینے کے لیے شرکاء کو کافی وقت دیا جائے جس میں ان سے والدین کے ساتھ اپنی گفتگوؤں کی تیاری کے لیے اس پہلے یونٹ کے تصورات کا دوبارہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ یہ مشق زیر بحث بہت سے تصورات اور خیالات کو گروپ کے اعضاء کے ذہنوں میں تقویت دینے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کام کرے گی۔

دوسرا یونٹ ''بچوں کی کلاسوں کے لیے اسباق گریڈ ا'' دو حصوں پر مشتمل ہے: اس گریڈ کے لیے تجویز کردہ چوبیس اسباق اور تعارفی حصے جو معلمین کو اس قابل بنانے کے لیے ڈیزائین کیے گئے ہیں کہ اسباق کے مواد سے خوب واقف ہو سکیں جن میں سے ہر ایک کسی روحانی صفت کی پیشرفت کے گرد تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک وقت میں چار اسباق لیتے ہوئے تعارفی حصے ہر ایک سبق کے بنیادی عناصر کے جائزے کے ذریعے شرکاء کی رہنمائی کرتے ہیں جن کا وہ بالکل اسی طرح تجزیہ کرتے ہیں جس طرح انہوں نے گزشتہ یونٹ میں پاکیزگی پر پہلے سبق کا تجزیہ کیا تھا۔

بہائی تحریروں سے ایک اقتباس ہر سبق کا مرکزی عنصر تشکیل دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک مختصر بیان دیا گیا ہے اور معلمین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ بچوں کو اقتباس متعارف کرانے میں اس بیان کا استعمال کریں۔ بیان اگرچہ مختصر ہے لیکن مقدس تحریروں سے اخذ کردہ الفاظ اور تماثیل کا ایک جُھرمٹ استعمال کرتا ہے جو بچوں کو اپنے ذہنوں میں ان حرکیات کی تصویر کشی کا آغاز کرنے میں مدد کرے گا جو مخاطب کردہ روحانی صفت کی خاصیت ہیں۔ تعارفی کلمات کو فطری انداز میں پیش کرنے اور ان حرکیات کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے میں شاگردوں کی مدد کرنے کی معلم کی صلاحیت تجربے اور اسباق میں زیر بحث روحانی صفات پر مسلسل فکر و تدبر کے ذریعے بڑھے گی۔ اس روشنی میں تعارفی حصوں میں شرکاء سے کہا جاتا ہے کہ وہ انفرادی زندگی میں اور اپنی تدریسی کوششوں دونوں میں ہر ایک صفت کی اہمیت پر ابتدائی غور و فکر کریں اور اس مقصد کے لیے ہر ایک سے متعلق اقتباسات کا ایک مختصر انتخاب شامل کیا گیا ہے۔

اس طرح کے غور و فکر کے بعد شرکاء ان کہانیوں کا جائزہ لیتے ہیں جو زیرِ غور صفات کی وضاحت کرتی ہیں۔ بڑی حد تک حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے اخذ کی گئی ان کہانیوں کا مقصد بچوں کو انسانی روح کے اوصاف کے طور پر روحانی صفات کے لامحدود اظہارات کی ایک جھلک پیش کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر کہانی کے لیے کچھ سوالات فراہم کیے گئے ہیں تاکہ معلمین کو واقعات کی ترتیب سے بڑھ کر اس روحانی حقیقت کی طرف دیکھنے میں مدد ملے جو وہ کہانی بیان کرتی ہے۔ خاص طور پر حضرت عبدالبہاء کی کہانیوں کے حوالے سے یہ سوالات اس طرح مرتب کیے گئے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ معلمین ان کہانیوں کو سُنانے میں اس بات پر زور دیں کہ کس طرح حضرت عبدالبہاء نے روحانی خوبیوں کو انتہائی کمال تک ظاہر کیا اور فوری اور سطحی قسم کی مماثلت سے گریز کریں جو آپ کے اعمال کی حقیقی اہمیت کو دیکھنے سے بچوں کی توجہ ہٹا سکتی ہے۔

جب شرکاءاس طرح چار اسباق کے ہر ایک گروپ کا تجزیہ کر چکے ہوں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے یونٹ میں زیر بحث طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آپس میں مختلف عناصر کی مشق کرنے میں وقت صَرف کریں۔ عملی جزو کی اہمیت کو کم نہ سمجھا جائے۔اب ٹیوٹر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ گروپ کے اعضاء کی کوششوں میں مدد کرے کہ وہ معلمین کے طور پر اپنی صلاحیت بڑھائیں۔اسباق کے مطالعہ کو چار کے سیٹوں میں ترتیب دینے سے اس سلسلے میں کچھ حد تک لچک پیدا ہوتی ہے اور ٹیوٹر کو اس بارے میں کچھ فکر و تدبر کرنا چاہیے کہ کس طرح بہتر طریقے سے آگے بڑھا جا سکتا ہے اور اس بارے میں ضرورت کے مطابق وہ بچوں کی کلاسوں کے انسٹی ٹیوٹ کو آرڈینیٹر کے ساتھ مشاورت بھی کر سکتے ہیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شرکاء خدمت کے اس عمل کا آغاز کرنے سے پہلے پورے یونٹ کا مطالعہ اس کے عملی جزو سمیت مکمل کرلیں۔اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ کلاسیں لینے کے خواہشمند افراد کتاب ۳ کو مکمل کرنے کے بعد خواہ اپنی کلاس شروع کرکے یا کسی دوسرے معلم کے ساتھ چند سرگرمیوں میں مدد کرکے تیزی سے تجربہ حاصل کرنے کے قابل ہوں۔تاہم دیگر صورتحال میں شرکاء کے لیے یہ نتیجہ خیز ہو سکتا ہے کہ وہ مثلاً چار اسباق کے ایک یا دو سیٹوں کا مطالعہ اور مشق مکمل کرنے کے بعد پڑھانے میں اسی طرح کا تجربہ حاصل کرنا شروع کریں۔ پھر ٹیوٹر شرکاء کو ان کے بڑھتے ہوئے تجربے کی روشنی میں مزید چار اسباق کا مطالعہ کرنے اور مشق کرنے کے لیے مناسب وقفوں سے واپس اکٹھا کرے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ تعارفی حصوں کو چار اسباق کے گروپوں میں ترتیب دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں جو روحانی خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ کسی خاص انداز میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

اس طرح کے انتظامات سے قطع نظر معلمین کے لیے اسباق سے اچھی طرح واقف ہونا اور ہر کلاس کے لیے اچھی طرح سے تیاری کرنا بہت ضروری ہے۔ بچوں کی کلاسیں تب زیادہ کامیاب ہوں گی جب براہ راست کتاب سے پڑھنے کی بجائے معلم نے دعاؤں اور اقتباسات کو زبانی تلاوت کرنے کی تیاری کی ہو، سبق کے لیے اقتباس متعارف کرانے کی تیاری کی ہو اور کہانی سنانے کی مشق کی ہو۔اس قسم کی تیاری کے علاوہ کلاسوں کے لیے مواد اور بیرونی وسائل کی کم ہی ضرورت پڑے گی بجز کھیل کے لیے کچھ سامان، رنگ بھرنے والے صفحات اور رنگین پنسلیں۔دوسرے یونٹ کے آخر میں پائے جانے والے رنگ بھرنے کے لیے صفحات کو فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے یا کاغذوں پر ٹریس کرکے اس کی نقل تیار کی جا سکتی ہے۔اس کے علاوہ انہیں روحی انسٹی ٹیوٹ کی ویب سائٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کیا جا سکتا ہے تاکہ پرنٹ نکالے جا سکیں۔ویب سائٹ پر گریڈ ا کے گیتوں کی ریکارڈنگ بھی فراہم کی گئی ہے جنہیں معلمین نہ صرف کلاس کے لیے خود کو تیار کرنے بلکہ بچوں کو بھی گیت گانا سکھانے میں مدد کے لیے استعمال کرنا چاہیں گے۔ جو لوگ اپنے سماج میں کم سنوں کے لیے کلاس شروع کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی کوششوں کے لیے وقف کردہ یادداشت کی ایک نوٹ بک رکھیں جو انہیں فوری طور پر ضروری معلومات فراہم کرنے کے قابل ہو اور ان کی تیاری اور غور و فکر کے نمونے کو تقویت بخشے گی۔

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گریڈ ا کے چوبیس اسباق اس بات کو یقینی بنانے کے ارادے سے ڈیزائن کیے گئے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو معمول کے حالات میں ایک ہی کلاس میں مکمل کیا جائے۔ سبق کے عناصر کو دو کلاسوں کے درمیان تقسیم کرنے سے غیر

ضروری طور پر سر گرمیوں کو طول دینے کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔تاہم زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ سیکھنے کے ایک عمل کی تاثیر کو کمزور کر سکتا ہے جس میں سر گرمیوں کے درمیان ایک تال قائم کرنا ضروری ہے جن میں سے ہر سر گرمیتوجہ اور توانائی کی مختلف سطحوں پر ہے لیکن سب ایک ہی روحانی صفت کے گرد گھومتی ہیں۔

بالآخر یہاں تعلیمی عمل میں شامل معلم اور شاگردوں کے درمیان تعلق کے بارے میں چند نکات بیان کرنا ضروری ہیں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جو پہلے یونٹ کے حصہ ۹اور ۱۰ میں پیش کیا گیا ہے البتہ پوری کتاب میں مضمر ہے۔ یہ ظاہر اور عیاں ہے کہ ہر معلم کو اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ بچوں کے ساتھ اپنی کاوشوں میں وہ تمام روحانی صفات ظاہر کرے جو بچے گریڈ ۱ میں پڑھ رہے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل محبت ہے یعنی ایک ایسی محبت جو محبت اللہ کی آئینہ دار ہے۔ یہ محبت معلم کے تخلیق کردہ ماحول میں محسوس کی جاسکے گی یعنی کلاس سے پہلے کی جانے والی تیاری کے درجہ میں، ہر کلاس کے آغاز میں ادا کی جانے والی دعاؤں میں، شاگردوں کے ساتھ بین العمل میں استعمال کی جانے والی زبان میں اور اُس انداز میں جس میں شاگردوں کو ان کی پیش رفت کے لئے حوصلہ افزائی اور تعریف ملتی ہے۔



بہائی تعلیم و تربیت کے چند اصول

مقصد

تعلیم و تربیت سے متعلق بہائی تحریروں میں پائے جانے والے کچھ اصولوں اور تصورات کو دریافت کرنا اور اس بات پر غور و فکر کرنا کہ بچوں کو ایسی کلاسوں میں کیسے مشغول کیا جائے جو اُن کی روحانی نشو و نما کر سکیں۔

حصہ 1

روحی انسٹی ٹیوٹ کی یہ تیسری کتاب آپ کو ایک انتہائی قابلِ تحسین خدمت کے عمل سے متعارف کراتی ہے یعنی بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کے لیے بہائی کلاسوں کو پڑھانا ہے۔ کتاب کے مطالعہ اور اس کے عملی جزو کو سرانجام دینے کے بعد اگر آپ خدمت کے اس عمل کے لیے اپنا کچھ وقت اور توانائی وقف کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ اپنے سماج میں کم سنوں کے ایک گروپ کے لیے ہفتہ وار کلاس کا انعقاد کرنے کے قابل ہوں گے جو کہ چھ سالہ تعلیمی پروگرام کے پہلے گریڈ میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ اس کلاس کا انعقاد کرتے ہوئے بلاشبہ آپ بنیادی کتابوں کے سلسلے کے مطالعہ میں آگے بڑھنا جاری رکھیں گے۔

جس راستے پر آپ رواں ہیں اس راستے پر بچوں کو پڑھانا خدمت کے متعدد اعمال میں سے صرف ایک عمل ہے۔ اگر آپ اس عمل میں مشغول نہ ہونے کا بھی انتخاب کریں تب بھی آپ کو اس کا مطالعہ مفید لگے گا۔ اپنے گاؤں، قصبے یا محلے میں سماج سازی کے عمل میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے آپ کا بہت سے موقعوں پر چھوٹے بچوں کے ساتھ بین العمل ہو گا اور آپ اس مطالعہ سے حاصل ہونے والی بصیرتوں سے اکثر استفادہ کرنے کے قابل ہوں گے۔ بیت العدل اعظم الٰہی کی جانب سے درج ذیل بیان میں بچوں کی جانب ابھارے جانے والے جذبات پر کچھ دیر غور و فکر کریں:

"بچے کسی سماج کا سب سے قیمتی خزانے ہوتے ہیں کیونکہ اُن میں مستقبل کا وعدہ اور ضمانت موجود ہوتی ہے۔ ان میں مستقبل کے اُس معاشرے کے کردار کے بیج پائے جاتے ہیں جو بڑی حد تک اس سے تشکیل پاتا ہے کہ سماج میں شامل بالغ افراد بچوں کے معاملے میں کیا کرتے ہیں یا کیا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ بچے ایک ایسی امانت ہیں جسے کوئی سماج نظرانداز کرکے بَری نہیں ہو سکتا۔ بچوں سے ہمہ گیر پیار، ان کے ساتھ اندازِ سلوک، ان پر توجہ دینے کا معیار، ان کی جانب بالغ روّیے کا جذبہ، یہ سب بچوں کے ساتھ مطلوبہ طرزِ عمل کے لازم پہلو ہیں۔"[1]

پہلے گریڈ کے اسباق جو کتاب کے دوسرے یونٹ میں پیش کیے گئے ہیں سادہ ہیں۔ ہر سبق سرگرمیوں کے ایک سیٹ پر مشتمل ہے جو ایک روحانی صفت کی نشو و نما پر مرکوز ہے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ دعائیں اور مقدس تحریروں میں سے اقتباسات زبانی یاد کریں، کہانیاں اور تعلیمات کی وضاحت سنیں، ڈرائنگ کریں اور رنگ بھریں، گیت گائیں اور کھیلیں۔ ان اسباق کو پیش کرنے کے لیے تعلیم کے میدان میں بہت زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ آپ نے بطور معلم کوئی رسمی تربیت حاصل کی ہے یہ کورس آپ کو مؤثر طور پر بچوں کی ہفتہ وار کلاس لینے کے لیے تیار کرے گا۔ جیسے جیسے آپ کتاب ۳ کے ذیلی کورسوں کا مطالعہ کریں گے اور تجربہ حاصل کریں گے تو آپ کو تعلیم و تربیت کے کئی بنیادی مسائل پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ ابتداء میں آپ شاید اسباق کے منصوبے (lesson plan) کی ہو بہو پیروی کریں گے لیکن وقت کے ساتھ آپ زیادہ سے زیادہ ان کو مزید تقویت دینے کے لئے خود وضع کردہ اضافی مواد شامل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

حصہ 2

آیئے اب ہم حضرت بہاءاللہ اور حضرت عبدالبہاء کے درج ذیل کلمات پر غور کریں جو ایک معلم کے کام کی قدر دانی کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ آپ ان کو زبانی یاد کرنا چاہیں گے تاکہ پڑھاتے وقت آپ انہیں اپنے ذہن میں لا سکیں۔

''مبارک ہے وہ معلم جو بچوں کی تربیت پر کمربستہ ہو اور خدا کی راہوں کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرے جو عطا کرنے والا، محبوب ہے۔''[2]

''قادرِ مطلق خدا کی راہ میں آدمی جو عظیم خدمات انجام دے سکتا ہے ان میں بچوں کی تعلیم اور تربیت ہے۔۔۔''[3]

''نص صریح کے مطابق بچوں کو تعلیم دینا ناگزیر اور فرض ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معلمین خدا کے خادم ہیں کیونکہ انہوں نے جس کام کے کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے وہ خدا کی عبادت جیسا ہی ہے۔ پس تمہیں اپنی ہر سانس کے ساتھ خدا کا شکر بجالانا چاہیے کہ تم اپنے روحانی بچوں کی تربیت کر رہے ہو۔''[4]

1. جب آپ ان کلمات کی اہمیت پر غور و فکر کر رہے ہوں تو نیچے دیئے گئے جملوں میں خالی جگہوں کو پُر کریں۔

الف۔ ___________ ہے وہ ___________ جو بچوں کی ___________ پر کمربستہ ہو اور خدا کی ___________ کی جانب لوگوں کی ___________ کرے جو ___________، ___________ ہے۔

ب۔ قادرِ مطلق خدا کی راہ میں آدمی جو ___________ انجام دے سکتا ہے وہ بچوں کی ___________ اور ___________ ہے۔

ج۔ ___________ کے مطابق بچوں کو تعلیم دینا ___________ اور ___________ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ___________ خدا کے ___________ ہیں کیونکہ انہوں نے جس کام کے کرنے کا ___________ ہے وہ ___________ ہے۔ پس تمہیں اپنی ہر سانس کے ساتھ ___________ بجالانا چاہیے کہ تم اپنے ___________ کی تربیت کر رہے ہو.

2. ہم نے اب تک جو مطالعہ کیا ہے اس کی بنیاد پر فیصلہ کریں کہ ان میں سے کون سے بیانات درست ہیں:

_____ والدین، معلمین اور سماج سبھی بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری میں شریک ہیں۔

______ ہر سماج پر فرض ہے کہ وہ بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کے لئے کلاسیں منعقد کرے۔

______ بچوں کو پڑھانا عبادت کا ایک عمل سمجھا جاسکتا ہے۔

______ چونکہ بچے اسکول جاتے ہیں اس لیے سماج کو ان کی روحانی تعلیم و تربیت کے لئے کلاسوں کا انعقاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

______ بچوں کا معلم روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کی پرورش کر رہا ہوتا ہے۔

حصہ 3

تعلیم و تربیت کے بارے میں آثارِ مبارکہ میں کئی عبارات ہیں۔ ہم ان میں سے کچھ کا مطالعہ اس کورس میں اور اس کے ذیلی کورسوں میں کریں گے۔ حضرت بہاءاللہ کے درج ذیل کلمات سے مطالعہ کا آغاز کیا جاسکتا ہے:

''انسان کو نا قابلِ اندازہ قیمتی جواہرات کا معدن خیال کرو۔ صرف تربیت ہی اس بات کا سبب بنے گی کہ یہ اپنے خزائن ظاہر کرے اور نوعِ بشر کو اس قابل بنائے گی کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔''[5]

نیچے دیے گئے جملوں کو مکمل کرنے سے آپ کو اس بیان کے گہرے معنی پر غور کرنے میں مدد ملے گی اور اگر آپ کو پہلے اسے یاد کرنے کا موقع نہیں ملا تو اب اسے زبانی یاد کر لیں۔

الف۔ انسان ایک ______________ ہے جو بیش قیمت جواہرات سے ____________ ہے۔

ب۔ صرف ______________ ہی موجب بن سکتی ہے کہ وہ اپنے خزائن ____________ کرے اور نوعِ بشر کو اس قابل بنا سکتی ہے کہ وہ ______________۔

تعلیم و تربیت کے بارے میں حضرت بہاءاللہ کے کلماتِ مبارک کے مضمرات بہت وسیع ہیں اور ان میں سے چند کو آنے والے حصوں میں بیان کیا جائے گا۔ فی الحال آیئے ایک خیال پر غور کریں۔ فرض کریں کہ آپ کو کوئی بیس خالی برتن دیے گئے ہیں اور ان میں چمچ چمچ کر کے پانی بھرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اگر تعلیم و تربیت کو اس طرح تصور کیا جائے کہ شاگردوں کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں معلومات دی جا رہی ہیں تو کیا یہ ایک بہت ہی مشکل نہیں کام ہو گا؟ اس کے بعد تصور کریں کہ پوشیدہ جواہرات سے بھرا ہوا ایک معدن دریافت ہونے اور منظرِ عام پر

لائے جانے کے لیے تیار ہے۔ کیا آپ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ پڑھانے کو جواہرات کے معدن کے طور پر دیکھنا یقیناً اسے ایک نہایت مسرت بخش پیشہ بنا دیتا ہے؟

حصہ 4

آیئے مذکورہ بالا اقتباس کے بارے میں مزید سوچیں۔ کیا ہم محبت، سچائی، انصاف، سخاوت، استقامت اور خلوص جیسی صفات کو ان جواہرات میں شامل کر سکتے ہیں جن کا حضرت بہاءاللہ حوالہ دیتے ہیں؟ انسانی ذہن کی قوتوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو عالمِ فطرت کے اسرار کو دریافت کر سکتی ہیں، خوبصورت فنی شاہکار تخلیق کر سکتی ہیں اور عمدہ اور روح پرور خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں؟ جن بچوں کو آپ پڑھائیں گے وہ ممکنہ طور پر ان تمام صفات کے مالک ہیں۔ کیا آپ کچھ اور کا ذکر کر سکتے ہیں؟ کیا ان میں سے کوئی بھی مناسب تعلیم و تربیت کے بغیر پروان چڑھائی جا سکتی ہے؟ ان سوالات پر غور کرتے ہوئے کتاب ۱ میں دی گئی تشبیہ کو یاد رکھیں کہ چراغ میں روشنی دینے کی صلاحیت ہوتی ہے لیکن ایسا کرنے کے لیے اسے روشن کرنا ضروری ہے۔

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 5

اپنی استعداد کو پروان چڑھانے کے لیے ہم سب ایک تعلیمی عمل کے متعدد مراحل سے گزرتے ہیں جو کہا جا سکتا ہے کہ ہماری زندگی کے اختتام تک تہہ کشا ہوتا رہتا ہے۔ ہم گھر، اسکول، کام، اور سماج میں تعلیم و تربیت پاتے ہیں۔ یہاں ہمیں خود سے ایک سوال پوچھنا چاہیے کہ اس عمر بھر کے تعلیمی عمل کے ایک پہلو کے طور پر بچوں کے لیے بہائی کلاسوں اور خاص کر پہلے گریڈ کا مرکزِ توجہ کیا ہونا چاہیے؟ جوابات تلاش کرنے میں حضرت عبدالبہاء کی چند مخصوص ہدایات ہماری مدد کریں گی:

''تم اچھے اور نیک کردار کے مسئلہ کو اولین اہمیت دو۔ ہر باپ اور ماں پر یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کو طویل عرصے تک نصیحت کریں اور ان چیزوں کی طرف رہنمائی کریں جو انہیں دائمی عزت تک لے جائیں۔''[6]

''اخلاقیات اور اچھے کردار کی تربیت تحصیلِ علوم سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ایک بچہ جو صاف ستھرا، دل پذیر، اچھے کردار اور اچھے اخلاق والا ہے خواہ وہ ان پڑھ ہو اس بچے سے بہتر ہے جو بے ادب، گندا، بد مزاج ہو باوجود اس کے کہ وہ تمام علوم، سائنس اور فنون میں خوب مہارت رکھتا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بچہ جس کا رویّہ اچھا ہے دوسروں کے لئے فائدہ مند ہے خواہ وہ ان پڑھ ہو، جب کہ ایک بد مزاج، بُرے رویّہ والا بچہ دوسروں کے لئے بگاڑ اور نقصان پہنچانے والا ہو گا خواہ وہ خوب پڑھا لکھا ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم اگر بچے کی علوم و آداب دونوں میں تربیت کی جائے تو اس کا نتیجہ نور علیٰ نور ہو گا۔''[7]

''آنے والے زمانہ میں اخلاق انتہائی درجہ تک گر جائیں گے۔ اس لئے لازم ہے کہ بچے بہائی طریقہ سے پرورش پائیں تا کہ وہ دونوں جہان میں خوشی پائیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو انہیں غم اور مشکلات پیش آئیں گی کیونکہ انسان کی خوشی تو روحانی اخلاق پر مبنی ہے۔''[8]

اس طرح کے بیانات نے روحی انسٹیٹیوٹ کی رہنمائی کی ہے کہ بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کے اپنے پروگرام کے پہلے گریڈ میں کردار کی شائستگی پر توجہ مرکوز کریں۔ اس مقصد کو دریافت کرنے سے پہلے آپ اپنے گروپ میں اس نکتے پر گفتگو کرنا چاہیں گے کہ آپ ''اچھے کردار'' سے کیا سمجھتے ہیں اور ذیل میں اپنے اخذ کردہ نتائج میں سے چند تحریر کر سکتے ہیں۔

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 6

ایک تصور جو ایک شائستہ کردار کے بارے میں سوچتے ہی فوراً ذہن میں آتا ہے وہ ''فضائل'' ہیں۔ دنیا میں بہت سے قابل قدر پروگرام ہیں جو شاگردوں میں فضائل کے کسی ایک مجموعے کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ پروگرام قابلِ تعریف انسانی اوصاف کی ایک

وسیع ترتیب کو بیان کرنے کے لیے ''فضائل'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ان میں کچھ عادتیں ہوتی ہیں جیسے کہ وقت کی پابندی۔اس کے علاوہ ایسے طرزِ عمل ہیں جیسے کہ مشکلات میں گھرے ہوؤں کے لیے ہمدردی۔ نیز دیگر مہارتوں اور صلاحیتوں کا حوالہ دیتے ہیں جیسے واضح طور پر بات کرنے کی صلاحیت۔ لیکن فضائل کا ایک زمرہ ہے جو باقی سب سے الگ ہے یعنی سچائی، سخاوت، عاجزی، محبت چند مثالیں ہیں جنہیں ہم ''روحانی صفات'' کہتے ہیں۔ آپ سے کہا جارہا ہے کہ پہلے گریڈ میں اپنی کوششیں انسانی روح کی ان بنیادی صفات کی نشوونما پر مرکوز کریں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بچوں کے ساتھ اپنے تعاملات میں آپ دوسرے فضائل کو نظرانداز کر دیں گے۔ محض یہ کہ آپ جو اسباق پڑھائیں گے وہ بنیادی طور پر ان صفات سے متعلق ہوں گے جو خدا کی طرف روح کے ابدی سفر کے لیے ضروری ہیں۔ یہاں جس قسم کی تفریق کی جارہی ہے اس کی قدردانی کے لیے وقت کی پابندی کو ایک فضیلت کے طور پر لیتے ہیں۔ کوئی شخص جو وقت کا پابند ہے وہ رذیل اور ظالم بھی ہو سکتا ہے۔ البتہ ظلم اور رذالت اس شخص کی خصلت نہیں ہو سکتیں جس نے سچائی اور خلوص، محبت وانصاف، سخاوت اور عفوودرگزر جیسی آسمانی صفات حاصل کی ہوں۔ تاہم ایسے شخص کے لیے وقت کا پابند بھی ہونا یقیناً انتہائی قابلِ قدر ہے۔

آپ کتاب ا کے تیسرے یونٹ میں اُن صفات کے بارے میں کچھ غور وفکر کر چکے ہیں جنہیں روح نے اس زندگی میں حاصل کرنا ہی ہے۔ یہ اچھا موقع ہوگا کہ آپ اس یونٹ میں واپس جائیں اور متعلقہ حصوں کا دوبارہ جائزہ لیں۔ پھر اس پر غور کریں کہ آپ نے اس یونٹ میں بچپن کے کومل سالوں سے ہی روحانی صفات کی نشوونما کی اہمیت کے تناظر میں کیا پڑھا ہے۔ ذیل میں آپ کے لیے اپنے تدبرات لکھنے کے لیے کچھ جگہ دی گئی ہے۔

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 7

ایک قابلِ ستائش کردار کو ظاہر کرنے میں بچوں میں مدد کرنے کے لیے آپ فطری طور پر ان کے طرزِ عمل کے بارے میں فکرمند ہوں گے کیونکہ فضائل کو لازمی طور پر عملی جامہ پہنایا جانا چاہیے۔ ایک معلم کے طور پر آپ کئی طریقوں سے اچھے روّیے کو تقویت دیں گے۔

تعریف، حوصلہ افزائی، نصیحت، وضاحت، انعام؛ان میں سے ہر ایک کو آپ کم سنوں کے ایک چھوٹے سے گروپ کی پیشرفت کیلئے وقتاً فوقتاً استعمال کریں گے۔ کبھی کبھار آپ کی طرف سے ناراضگی کا ایک ہلکا سا اظہار بھی کسی بچے کے نامناسب روّیے کی حوصلہ شکنی کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کام کرے گا۔ یہ تبھی ہو گا جب آپ اپنی کلاس میں شاگردوں کے ساتھ پیار و شفقت کے گہرے رشتے قائم کر چکے ہوں گے۔ بعد کے حصوں میں ہم شاگردوں کے ساتھ آپ کے تعامل سے متعلق چند مسائل کا جائزہ لیں گے۔ فی الحال اپنی مشورت کے لیے آیئے ہم ایک مثال پر غور کرتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ آپ کی تعاملات میں آپ بلاشبہ شراکت داری کا طرزِ عمل اور اس سے مطابقت رکھنے والی عادت کو پروان چڑھانے کی کوشش کریں گے۔ وہ چند چیزیں کیا ہیں جو آپ کہہ سکتے ہیں اور کر سکتے ہیں ؟اس سوال پر اپنے گروپ کے دیگر اعضاء کے ساتھ مشورہ کریں۔

اب مندرجہ ذیل سوال پر غور کریں: اگر شراکت داری سخاوت کا مظہر نہ ہو جو کہ ایک روحانی صفت ہے اور خداوندِ سخی و کریم کی صفت کا ایک عکس ہے تو کیا روّیے کے ایک پہلو کے طور پر شراکت داری تب بھی برقرار رہے گی مثلاً قلت کے زمانے میں؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ روّیے میں تبدیلی کی اپنی جگہ ہے لیکن اصل مقصد روحانی صفات کی نشو و نما ہے جو انسانی روح کی قوت کے طور پر خدا کی معرفت اور خدا کی محبت سے پرورش پاتی ہیں۔ حضرت عبدالبہاء ہمیں نصیحت فرماتے ہیں:

"تم نے بچوں کے بارے میں لکھا ہے: ابتداء سے ہی بچوں کو ملکوتی تعلیم و تربیت دی جانی چاہیے اور مسلسل یاد دلاتے رہنا چاہیے کہ وہ اپنے خدا کا ذکر کریں۔ تاکہ محبت اللہ ان کے باطنی وجود میں سرایت کر جائے اور ماں کے دودھ کے ساتھ امتزاج پائے۔"[9]

"طفولیت سے ہی بچے کو محبت اللہ کی چھاتی پر پرورش کرنا اور عرفانِ الٰہی کی آغوش میں نشو و نما دینا چاہیے۔ تاکہ وہ نورانی بنے، روحانیت میں ترقی کرے، علم و دانش حاصل کرے اور فرشتوں جیسی خُلق و خو اختیار کرے۔"[10]

"بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق تمہارے سوال کے بارے میں: تمہیں چاہیے کہ محبت اللہ کی چھاتی سے ان کی پرورش کرو اور انہیں روح سے متعلق چیزوں کی طرف راغب کرو تاکہ وہ خدا کی طرف اپنے رخ پھیر سکیں، تاکہ ان کی پرورش اچھی چال چلن والے اصولوں کے مطابق ہو اور ان کا اخلاق کسی سے بھی پیچھے نہ ہو، تاکہ وہ نوع بشر کی تمام خوبیوں اور قابلِ ستائش خصوصیات اپنا سکیں۔۔۔"[11]

آپ ان میں سے کم از کم ایک اقتباس زبانی یاد کرنا چاہیں گے۔

حصہ 8

عام طور پر پانچ یا چھ سال کی عمر کے بچوں کو پہلے گریڈ میں آپ جو اسباق پڑھائیں گے وہ ان خیالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وضع کیے گئے ہیں جن پر اب تک ہم نے غور و فکر کیا ہے۔ اس موقع پر یہ آپ کے لیے مددگار ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ دوسرے یونٹ کی طرف رجوع کریں

اور پہلے سبق پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے دو یا تین اسباق کا مطالعہ کریں۔ بعد میں آپ کو پورے چوبیس اسباق کا تفصیل سے تجزیہ کرنے کا موقع ملے گا۔ فی الوقت پچھلے حصوں کی مشورت کی روشنی میں آپ کو ان کے مختلف عناصر پر غور کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

ہر کلاس کا آغاز آپ اور چند بچوں کی دعاؤں کی تلاوت سے ہوتا ہے۔ اس کے فوراً بعد بچے آپ کی مدد سے ایک دعا کو زبانی یاد کرنے کے لیے کچھ وقت لگاتے ہیں۔ دعا ایک ایسے بچے کی نشو و نما کے لیے ناگزیر ہے جسے ''محبت اللہ کی چھاتی پر پرورش حاصل کرنا'' ہے۔ حضرت عبدالبہاء فرماتے ہیں کہ ''یہ بچے نوخیز پودوں کی مانند ہیں اور انہیں مناجات سکھانا ایسے ہی ہے جیسے ان پر بارش برسنے دینا تا کہ وہ نرم اور تازہ رہیں اور خدا کی محبت کی نسائم ان پر چلیں اور وہ مسرت کے ساتھ جھوم اٹھیں۔'' ایک لمحہ کے لیے غور کریں کہ کلاس کا یہ عنصر بچوں میں اچھے کردار کی پرورش کے مجموعی مقصد میں کس طرح اعانت کرتا ہے۔ اپنے خیالات کو چند جملوں میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔ کتاب ا کی ذیل میں دی گئی چند عبارات اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی کریں گی:

''سب سے بڑی کامیابی اور شیریں ترین حالت اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ خدا کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ یہ روحانیت، شعور اور روحانی احساسات پیدا کرتی ہے، ملکوت الٰہی کی نئی کشش کا باعث بنتی ہے اور اعلیٰ فراست کی حس بیدار کرتی ہے۔''[12]

''اے میرے بندے! جو آیات الٰہی تجھ کو موصول ہوئی ہیں ان کو خوش الحانی سے پڑھ جیسے خدا کا قرب حاصل کرنے والوں نے پڑھی تھیں۔ تا کہ تیرے نغمہ کی مٹھاس تیری روح کو روشن کر دے اور تمام لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے۔''[13]

''روح کا اثر ہوتا ہے، دعا روحانی اثر رکھتی ہے۔''[14]

''بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خدا سے مدد طلب کرے اور اس کی امداد کے لئے التجا و دعا کرے۔ خدمت و عبادت کے مقام کو یہی زیب دیتا ہے اور مالک جو پسند فرمائے گا اسی کا حکم اپنی کامل حکمت کے مطابق صادر فرمائے گا۔''[15]

____

____

____

____

____

____

____

ہر سبق کا موضوع آثار مقدسہ کے ایک اقتباس کے گرد گھومتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ بچے اسے زبانی یاد کرلیں۔ آپ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی کی بنیادی سمجھ حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کریں یعنی ایک ایسی سمجھ جو روحانی صفات کی نشوونما کے لیے یقینی طور پر ضروری ثابت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا آپ کلامِ الٰہی کی مدد کے بغیر کسی بھی بامعنی طریقے سے مطلوبہ صفات کی نشوونما کر سکتے ہیں؟ ایک بار پھر اپنے خیالات کو ترتیب دینے کے لیے اس سے قبل کی کتابوں میں کیے گئے اپنے تدبرات کو ذہن میں رکھیں مثلاً کتاب ۲ کے پہلے یونٹ میں کلامِ الٰہی کی قوت کے بارے میں۔

خاص طور پر ذیل میں دی گئی عبارت جو آپ کو شاید زبانی یاد ہے اس سوال کو حل کرنے میں آپ کی مدد کیسے کرتی ہے؟

"کلام الٰہی کو ایک پودے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جس کی جڑیں انسانوں کے دلوں کی گہرائیوں تک گئی ہوئی ہیں۔ تم پر فرض ہے کہ حکمت اور پاکیزہ مقدس الفاظ کے آب حیات سے اس کی آبیاری کرو تاکہ اس کی جڑیں مستحکم ہو جائیں اور اس کی شاخیں آسمانوں بلکہ اس سے بھی زیادہ بلندی تک پھیل جائیں۔"[16]

____

____

____

____

____

____

____

____

اسباق کا ایک اور عنصر بچوں کو سنائی جانے والی کہانیوں پر مشتمل ہے۔ زیادہ تر کہانیاں حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے اخذ کی گئی ہیں جو اپنے والد کی تعلیمات کا ایک کامل نمونہ اور اُن صفات کا مجسم تھے جنہیں آپ بچوں میں پروان چڑھانا چاہتے ہیں۔ کتاب ۲ کے تیسرے یونٹ کے مطالعہ سے آپ پہلے ہی آگاہ ہیں کہ انسانیت کو حضرت عبدالبہاء کی ہستی کی صورت میں ایک منفرد فضل حاصل ہے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں بچے جو کہانیاں سیکھتے ہیں وہ ان کے اخلاق کی نشوونما میں خاص کردار ادا کرتی ہیں اور ان کے ذریعے انہیں حضرت عبدالبہاء کی بچوں سے بے انتہا محبت بار بار یاد دلانی چاہیے۔ جیسے جیسے حضرت عبدالبہاء کے ساتھ ان کا رشتہ مضبوط ہوتا جاتا ہے آپ انہیں یقین دلا سکتے ہیں کہ جب وہ حضرت عبدالبہاء کی مثال کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس سے آپ (حضرت عبدالبہاء) کا دل مسرور ہوتا ہے۔ آپ کے خیال میں حضرت عبدالبہاء کی زندگی کی کہانیاں اگر سرور و احترام کے ساتھ سنائی جائیں تو بچوں میں مطلوبہ صفات کی نشوونما میں کس طرح معاون ہو سکتی ہیں؟

گیت گانا کلاس کا ایک اور عنصر ہے جو بچوں کے دلوں اور روحوں کو خوشی سے بھر دیتا ہے۔ حضرت عبدالبہاء فرماتے ہیں:

"فن موسیقی ایک ملکوتی اور موثر فن ہے۔ یہ نفس و روح کی غذا ہے۔ موسیقی کی قوت اور دلکشی کے ذریعے آدمی کی روح پروان چڑھتی ہے۔ یہ بچوں کے دلوں پر شاندار اثرات ڈالتی ہے کیونکہ ان کے دل پاک ہوتے ہیں اور ان پر میٹھے سُروں کا عظیم تاثر ہوتا ہے۔ بچوں کے دلوں کو جن خوابیدہ صلاحیتوں سے معمور کیا گیا ہے انہیں موسیقی کے ذریعے ظاہر ہونے کا موقع ملتا ہے۔"[17]

اپنے گروپ میں مشورہ کریں کہ بچوں کو کم عمری سے ہی خوبصورت گیت گانا سیکھنا کیوں ضروری ہے۔

کھیل اور رنگ بھرنا کلاس کے دو اور عناصر ہیں۔ کھیلوں کی نوعیت تعاون پر مبنی ہے اور ان کا مقصد بعض پسندیدہ روّیوں اور عادات کی نشو و نما میں اعانت کرنا ہے۔ اسباق میں فراہم کردہ رنگ بھرنے والے صفحات ہر سبق میں زیرِ غور روحانی صفت سے متعلق ہیں۔ رنگ بھرنا

بھی نشو و نما کے اس مرحلے پر بچوں کے لیے لازمی چند اہم مہارتوں اور قابلیتوں کو تقویت دیتی ہے۔ یہ دونوں سرگرمیاں خوشی کا ماحول پیدا کرنے میں مدد کرتی ہیں جو بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کی کلاس کی نمایاں خصوصیت ہونا چاہیے۔ آپ اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں گے کہ روحانی صفات کی نشو و نما کے لیے خوشگوار ماحول کتنا ناگزیر ہے۔

حصہ 9

پچھلے کئی حصوں میں آپ نے پہلے گریڈ کے اسباق کے مقصد کے بارے میں کچھ بصیرت حاصل کی ہے اور یہ دیکھا ہے کہ ہر عنصر کردار کی شائستگی میں کس طرح اعانت کرتا ہے۔ آیئے اب مختصر جائزہ لیں کہ آپ جن بچوں کو پڑھائیں گے ان کے ساتھ آپ کے تعلقات کی نوعیت کیا ہو گی۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم وہ محبت ہے جو آپ اپنے شاگردوں کے لیے محسوس کریں گے، ایک ایسی محبت جو خدا کی محبت کا عکاس ہے اور ہر پس منظر کے تمام بچوں کو اپنے آغوش میں لے گی۔ معلم کو یہ سیکھنے کی سعی کرنا ہوتی ہے کہ اس محبت کا اظہار کیسے کیا جائے کہ یہ ہر بچے تک پہنچے۔

اپنے شاگردوں کے لیے آپ کی خالص اور غیر جانبدارانہ محبت آپ کے لیے ان انمول قیمتی جواہرات کو دریافت کرنا آسان بنادے گی جو قادرِ مطلق کے ہاتھوں نے ہر بچے میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ آپ ہر شاگرد کو خدا کی شبیہ پر خلق کیے گئے ایک شریف وجود کے طور پر دیکھیں گے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی گواہی حضرت بہاءاللہ کے یہ کلمات دیتے ہیں:

''اپنی قدیم ذات اور روح کی ازلی ابدیت میں مستور رہتے ہوئے میں تیرے لیے اپنی محبت سے آگاہ تھا الہٰذا میں نے تجھے خلق کیا، تجھ پر اپنا عکس نقش کیا اور تجھ پر اپنا جمال ظاہر کیا۔''[18]

''میں نے قوت کے ہاتھوں سے تجھے بنایا اور قدرت کی انگلیوں سے تجھے پیدا کیا اور اپنا جوہرِ نور تیرے اندر رکھا۔''[19]

''تو میرا چراغ ہے اور میری روشنی تیرے اندر ہے۔ تو اس سے روشن ہو۔ میرے سوا کسی کی طلب نہ کر کیونکہ میں نے تجھے غنی بنایا ہے اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کر دی ہے۔''[20]

بلاشبہ آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ محبت کا امتحان حتمی طور پر لیا جائے گا۔ جیسے جیسے آپ پڑھاتے ہیں آپ کو اپنے شاگردوں میں کردار کی ناپسندیدہ خصوصیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر یہ ضروری ہے کہ آپ اس غلط تصور کو رد کر دیں کہ کچھ بچے ناقابل اصلاح ہیں۔ بہائی بچوں کی کلاسوں کے معلم کو اس بات پر ہرگز شک نہیں ہونا چاہیے کہ ہر بچہ خدا کو اس کے مظاہر ظہور کے ذریعے جاننے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہر بچہ روحانی طور پر پیشرفت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ آپ کی کلاس کا ہر ایک کم سن شریف بنایا گیا ہے اور آپ کی مدد سے اس شرافت کو ظاہر کر سکتا ہے۔

محبوب سرکار آقا نے بچوں کے لیے جو کلمات استعمال کیے ہیں انہیں ذہن میں لا کر آپ کی مدد ہو گی کہ آپ بچوں میں خدا کی تخلیق کی حیثیت سے موجود روحانی جوہر کو زیادہ واضح طور پر دیکھ سکیں۔ ذیل میں ایسے کلمات کو منتخب کیا گیا ہے۔ انہیں پڑھیں اور غور و فکر کریں کہ کیسے یہ کلمات ان قیمتینفو سکے بارے میں آپ کے تصور کو تشکیل دیتے ہیں جنہیں آپ پڑھا رہے ہیں۔

- یہ پیارے بچے
- یہ روشن و درخشاں اطفال
- خدائی سلطنت کے یہ خوبصورت بچے
- ہدایتِ کبریٰ کی نہر کے کنارے اُگنے والے پودے
- جنت ابہیٰ کے نوخیز پودے
- تیرے پھل دار باغ کے پودے
- محبت اللہ کے باغ میں نازک پنیریاں
- عرفانِ الٰہی کے سبزہ زاروں میں نہالِ تر و تازہ
- بہارِ الٰہی میں کھلنے والے پودے
- تیرے باغ کے گلاب
- تیری ہدایت کے باغ کے گلاب

- تیرے سبزہ زار کے پھول
- درختِ حیات کی ڈالیاں
- علمِ الٰہی کے گلستان میں اُگنے والی نرم ونازک ٹہنیاں
- بوستانِ فضل میں پھوٹنے والی شاخیں۔
- نجات کے سبزہ زار کے پرندے
- جمالِ مبارک کے ہاتھوں سے روشن کی گئی شمعیں
- تیرے دستِ قدرت کی کاریگری
- تیری عظمت کی نشانیاں
- عزیزانِ حضرت عبدالبہاء

حصہ 10

محبت کے ساتھ ساتھ آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ جس رشتے کو پروان چڑھائیں گے اس کو پہلے گریڈ کے اسباق میں مخاطب کی گئی دیگر تمام روحانی صفات سے متّصف ہونا ہوگا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان صفات کو آپ نہ صرف کلاس کے دوران بچوں کے ساتھ اپنے تعاملات میں بلکہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں روزافزوں انداز میں ظاہر کرنے کی سعی کریں گے۔ حضرت بہاءاللہ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں:

"خبردار، اے لوگو! ایسا نہ ہو کہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو دوسروں کو تو اچھا مشورہ دیتے ہیں لیکن اس پر خود عمل کرنا بھول جاتے ہیں۔"[21]

بچوں کے کلاس معلمین کے لیے یہ خاص طور پر اہم ہے کہ وہ اسباق میں زیرِ غور ہر صفت کے معنی اور مضمرات کی بڑھتی ہوئی قدردانی حاصل کریں یعنی ایک ایسی قدردانی جو ان کی دیکھ بھال میں موجود نونہالوں کی تربیت اور پرورش کی کوششوں میں ان کی مدد کرے گی۔ مثال کے طور پر جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ پہلا سبق پاکیزگی پر مرکوز ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کردار کے مسئلے سے متعلق کلاسوں کا آغاز دل کی پاکیزگی کی صفت کی کھوج لگانے سے کیا جائے۔ حضرت بہاءاللہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ "آسمان و زمین کی سب چیزیں" خدا نے ہمارے لیے خلق کی ہیں "مگر انسانی دلوں کو" اس نے اپنے جمال و جلال کے نزول کی تجلّی گاہ قرار دیا ہے۔ دل کے آئینہ کو صاف کرنے سے ہی وہ اُن تمام اوصاف کو منعکس کرنے کے قابل ہو سکے گا جن سے انسانی روح کو آراستہ ہونا چاہیے۔

اس گریڈ میں مخاطب کی گئی روحانی صفات کے متعلق سوچنے میں معلمین کی مدد کی خاطر دوسرے یونٹ میں ہر ایک کے بارے میں متعدد اقتباسات شامل کیے گئے ہیں۔ فی الحال آپ کو پاکیزگی کے متعلق ذیل کے اقتباسات پڑھنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد

اپنے گروپ کے دیگر اعضا ءکے ساتھ عمومی طور پر ایک انسان کی زندگی میں اور خصوصی طور پر بچوں کو پڑھانے کے لیے قیام کرنے والے افراد کی کوششوں میں اس صفت کی اہمیت پر مشورت کریں۔ فراہم کردہ جگہ میں اپنے کچھ خیالات تحریر کرنے کے بعد آپ چاہیں گے کہ اقتباسات میں سے کم از کم ایک کو زبانی یاد کر لیں۔

''اے میرے بھائی! قلبِ لطیف آئینہ کی مانند ہے۔ اسے پاک محبت اور بے نیازی کے صیقل کے ذریعے ماسوا اللہ سے پاک کرو تا کہ آفتاب حقیقی اس میں جلوہ فرمائے اور صبح ازلی نمودار ہو۔''[22]

''اے فرزند ہستی! تیرا دل میری منزل ہے۔ میرے نزول کے لئے اسے پاک کر اور تیری روح میرا منظر ہے۔ میرے ظہور کے لئے اسے مقدس بنا۔''[23]

''انسان کا دل جس قدر خالص و پاک ہوتا ہے اُتنا ہی وہ خدا کے قریب تر ہوتا ہے اور شمسِ حقیقت کی روشنی اس میں سے ظاہر کی جاتی ہے۔''[24]

''انسان کی طرزِ حیات میں اوّلین پاکیزگی، اس کے بعد تازگی، صفائی اور روح کی آزادی ہے۔ سب سے پہلے ندی کی تہہ کو صاف کرنا چاہیے اور اس کے بعد میٹھے پانی کا دریا رواں کرنا چاہیے۔''[25]

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 11

اب آپ کو اپنے آپ سے چھوٹے بچوں کے معلم کی حیثیت سے پوچھنا چاہیے کہ آپ ان کے شوق کو کیسے تقویت دیں گے کہ وہ خدا کے مظہرِ ظہور حضرت بہاءاللہ کے ذریعے نازل ہونے والی تعلیمات پر عمل کریں اور ان صفات کی نشو و نما کریں جن سے آپ کے فرمان کے مطابق ہماری روحوں کو آراستہ ہونا چاہیے۔ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے آپ حضرت بہاءاللہ کے درج ذیل کلماتِ مبارکہ پر غور کریں:

"میری زبان قدرت نے میری جبروت عظمت سے میری مخلوق کے لئے یہ کلمات جاری کئے: "میرے جمال کی محبت کی خاطر میرے احکام پر عمل کرو"۔ مبارک ہے وہ عاشق جس نے ان کلمات سے معشوق حقیقی کی ملکوتی خوشبو محسوس کی جو ایسے نفحات فضل سے معطر ہے جن کا وصف کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی۔"[26]

"تم خدا کی محبت کے شعلے کو اپنے منور دلوں میں روشن و درخشاں رکھو۔ اس کو خدائی ہدایت کے تیل سے تقویت دو اور اس کو اپنی استقامت کی حفاظت میں پناہ دو۔ اس کے توکل اور خدا کے سوا ہر چیز سے انقطاع کے فانوس میں حفاظت کرو تا کہ خدا کے منکروں کی سر گوشیاں اس کی روشنی کو بجھا نہ دیں۔"[27]

"اے فرزند ہستی! میری محبت میرا قلعہ ہے۔ جو اس میں داخل ہوتا ہے نجات و امان پاتا ہے اور جو کوئی اس سے منہ پھیر لیتا ہے بھٹک کر ہلاک ہو جاتا ہے۔"[28]

ا۔ اوپر دیئے گئے اقتباسات سے نیچے دیئے گئے جملوں کو مکمل کریں۔

الف۔ ہمیں اللہ کے احکامات پر اس کی ________ کی خاطر عمل کرنا چاہیے۔

ب۔ ہمیں خدا کی محبت کے ________ کو اپنے ________ دلوں میں ________ رکھنا چاہیے۔

ج۔ ہمیں خدا کی ________ کے شعلہ کو خدائی ________ کے ________ سے تقویت دینی چاہیے۔

د۔ ہمیں اس کو اپنی ________ کی حفاظت میں ________ دینی چاہیے۔

و۔ ہمیں خدا کی ________ کے شعلے کی ________ اس کے ________ اور ________ سوا ________ کے فانوس میں کرنی چاہیے۔

ہ۔ ہمیں اللہ کے احکامات پر اس کے ________ کی محبت کی خاطر عمل کرنا چاہیے۔ خدا کی محبت کا ________ ہمارے ________ دلوں میں ________ رہنا چاہیے۔ ہمیں اس شعلے کو ________ ہدایت کے تیل سے تقویت دینی چاہیے۔ ہمیں اس کو اپنی ________ کی حفاظت میں پناہ دینی چاہیے۔ ہمیں اس کے ________ اور خدا کے سوا ہر چیز سے ________ کے فانوس میں اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ہمیں خدا کی محبت کے شعلے کو تقویت دینی چاہیے، اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور اسے پناہ دینی چاہیے تا کہ خدا کے منکروں کی سر گوشیاں اس کی ________ کو بجھا نہ دیں۔ جو کوئی خدا کی ________ کے قلعہ میں داخل ہوتا ہے نجات و ________ پاتا ہے۔

حصہ 12

کم سنوں کے ساتھ وقت صَرف کرنے کے دوران آپ ان کے منور دلوں میں ''خدا کی محبت کے شعلے'' کو بھڑکانے کی کوشش کریں گے اور انہیں اس کی برکات کا اور اس کے کلام کے ذریعے نشوونما پانے کے قابل ہونے کی مسرت کا شعور دلائیں گے۔ بلاشبہ خدا کے لیے ہماری محبت اور اس کے فضل کو حاصل کرنے کی ہماری خواہش اپنے ساتھ یہ خوف لاتی ہے کہ کہیں کسی وجہ سے اس کی محبت ہم تک نہ پہنچ پائے۔ اگر ہماری غلطیاں رکاوٹیں بن جائیں جو ہمیں اس کی برکات حاصل کرنے سے روک دیں تو کیا ہوگا؟ ہمارے وجود کا سبب ہی خدا کی محبت ہے اور اگر ہم اس سے ایک لمحہ بھی محروم رہے تو ہماری زندگی درہم برہم ہو جائے گی۔ یہ خوف کہ اگر ہم خدا کی نافرمانی کرتے ہیں تو شاید ہم اس کی محبت حاصل نہ کر سکیں گے ہمیں سیدھے راستے پر گامزن رکھتا ہے اور اپنی انا کے اشتعال سے اور حسد، لالچ، فضول خیالات اور فاسد خواہشات سے ہماری سے حفاظت کرتا ہے۔

بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے کی کوشش میں آپ کو خدا کے خوف کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ حضرت عبدالبہاء ہمیں نصیحت کرتے ہیں:

''ملکوتی نصیحتوں سے ان بچوں کی تربیت کرو۔ بچپن سے ہی ان کے دلوں میں خدا کی محبت ڈالو تاکہ وہ اپنی زندگیوں میں خوفِ خدا ظاہر کر سکیں اور خدا کی عنایات پر بھروسہ رکھیں۔ انہیں انسانی نقائص سے آزاد ہونا اور انسانی دل میں پوشیدہ ملکوتی کمال حاصل کرنا سکھاؤ۔''[29]

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ خدا کے خوف کے تصور پر بچوں کے ساتھ براہ راست گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں صرف ایک محبت کرنے والے خدا کا تصور ہی ذہن نشین رکھنا چاہیے جس کے فضل اور عنایات پر وہ مکمل بھروسہ رکھیں۔ جوں جوں آپ ان میں خدا کی محبت کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں ایک تصور جو آپ متعارف کروا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بعض اقوال اور اعمال خدا کو پسند ہیں اور بعض نہیں۔ آپ بچوں کو وقتاً فوقتاً یاد دلا سکتے ہیں کہ چونکہ وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اس لیے وہ اسے خوش کرنا چاہیں گے۔ مثال کے طور پر انہیں کہا جا سکتا ہے کہ ایک نرم زبان کا استعمال اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آنا ایسے اعمال ہیں جو خدا کو خوش کرتے ہیں جبکہ ناشائستہ الفاظ کا استعمال یا دوسروں کو دُکھ دینا خدا کو ناراض کرتا ہے۔

آپ کے غور و فکر کے لیے درج ذیل اقتباسات فراہم کیے گئے ہیں:

''آپ کا فرض ہے کہ لوگوں کو ہر حال میں ہر اس چیز کی طرف دعوت دیں جو اُن میں اخلاقِ روحانی اور اعمالِ طیّبہ ظاہر کرے تاکہ سب اُس سے آگاہ ہو جائیں جو انسان کے ارتقاع کا سبب ہے اور انتھک کوشش کے ساتھ اس مقامِ اعلیٰ اور جلالِ ارفع کا قصد کریں۔ خلق کی تربیت کا جو بنیادی سبب رہا ہے وہ خشیت اللہ ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس سے فائز ہوئے۔''[30]

"اس ظہور کے فتح مند لشکر نیک اعمال اور عمدہ اخلاق ہیں اور خوفِ خدا اس لشکر کا سپہ سالار اور سردار ہے۔ یہی سب کا قائم رکھنے والا اور سب پر حکمران ہے۔"[31]

"کمال کی دیگر صفات خشیت اللہ، خدا کی محبت میں اس کے بندوں سے محبت، نرمی، بردباری اور سکون، صداقت ورضاجوئی، رحم دلی اور ہمدردی، عزم وشجاعت، قابلِ اعتماد ہونا اور قوت، جہد و کوشش، سخاوت و بخشش، وفاداری، بغض و کینہ سے آزادی، ہمت وولولہ اور احساسِ عزت ووقار، بلند نظر اور عالی ظرف ہونا اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا ہیں۔"[32]

اس اور پچھلے حصے کے اقتباسات کی روشنی میں ایک یا دو پیرا گراف لکھیں جن میں خدا کی محبت اور خوف خدا کے درمیان تعلق کو بیان کریں اور یہ کہ دونوں کا متحرک تعامل کس طرح قابلِ ستائش کردار کی نشوونما کے لیے ضروری ہے۔

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 13

جیسا کہ پچھلے حصوں میں ہماری مشورت سے واضح ہو جانا چاہیے کہ روحانی تعلیم و تربیت خوبصورتی کی کشش کی قوت سے استفادہ کرتی ہے اور روحانی صفات کی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے حقیقی خوبصورتی کی جانب بچوں کے دلوں کی رہنمائی کرتی ہے یعنی ایک اچھے کردار کی خوبصورتی، کلامِ الٰہی میں ودیعت خوبصورتی، مثالی کردار کی خوبصورتی، بلند افکار کی خوبصورتی اور سب سے اہم یہ کہ خدائے جلیل القدر کے جمال کی کشش۔ بالآخر خدا کے قوانین کی اطاعت اس کے جمال کی محبت سے جنم لیتی ہے۔ اس طرح بچے بڑے ہو کر یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ روحانی صفات کا حاصل کرنا اپنے آپ میں سب سے بڑی نعمت ہے اور نامناسب کردار کا حامل ہونا سب سے بڑی سزا ہے۔ حضرت عبدالبہاء فرماتے ہیں:

''غلط کاریوں کی جڑ نادانی اور جہالت ہے۔ لہٰذا ہمیں بصیرت اور علم کے اسباب کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔ اچھے کردار کی تربیت دینی چاہیے۔ روشنی کو دور دور تک پھیلانا چاہیے تاکہ انسانیت کے مدرسہ میں سب روح کی آسمانی خصوصیات حاصل کر سکیں اور یقین سے جان لیں کہ کوئی دوزخ یا کوئی جلتی کھائی اس سے بدتر نہیں کہ انسان فاسق اور ناقص کردار کا مالک ہو اور کوئی جہنم اور عذاب اس سے گھناؤنا نہیں کہ قابلِ مذمت صفات ظاہر کی جائیں۔''[33]

ملکوتی صفات منعکس کرنے کی خوشی محسوس کرنے میں بچوں کی مدد کے لیے اچھے کردار کے اظہار کی کوششوں میں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور ناپسندیدہ روّیے کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ سخت سزا اور مکمل آزادی یعنی بچوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دینا، دونوں سے بچنا چاہیے۔ جیسا کہ بیت العدل اعظم الٰہی ہمیں یاد دہانی کراتے ہیں کہ ''محبت نظم وضبط، بچوں کو مشکلات کا عادی بنانے کی جرأت اور انکی ہر خواہش کی تسکین نہ کرنے یا انہیں مکمل طور پر اپنے ارادوں پر نہ چھوڑ دینے کی متقاضی ہے۔'' مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بچوں کی ''محبت لیکن اصرار کے ساتھ رہنمائی کی جائے کہ وہ بہائی معیار کے مطابق زندگی گزاریں''۔ اور حضرت عبدالبہاء وضاحت فرماتے ہیں:

''جب کوئی ماں یہ دیکھے کہ اس کے بچے نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو اس کی تعریف کرے اور اس کے دل کو خوش کرے۔ اور اگر ذرا بھی ناپسندیدہ خصلت کا اظہار ہو تو بچے کو نصیحت کرے اور سزا دے اور معقول طریقے اپنائے۔ ایک معمولی سی زبانی سرزنش ضروری ہے۔ تاہم بچے کو مارنا پیٹنا یا اس کی تحقیر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔''[34]

حضرت عبدالبہاء کی رہنمائی پر عمل کرنے کی خاطر، جب بچے اچھا کام کریں تو معلم ان کی تعریف کرنے اور ان کے دلوں میں مسرت پیدا کرنے کے طریقوں کے بارے میں سوچیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ معلم باریک بین ہو اور ہر بچے کی پیشرفت کو نوٹ کرے اور اس بات سے محتاط رہے کہ باقی بچوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ہر وقت چند بچوں کی ہی تعریف نہ کرے۔ ایک بچے کے لیے جو معلم سے محبت بھری توجہ حاصل کرنے کا عادی ہے تو اس کے بے قاعدہ روّیے پر معلم کی جانب سے ناپسندیدگی کا ایک سادہ سا اشارہ سزا کا ایک لطیف لیکن موثر ذریعہ ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات یہ ضروری ہو سکتا ہے کہ مزید آگے بڑھ کر کسی بداخلاقی پر ناپسندیدگی کا زبانی اظہار کیا جائے خاص طور پر اگر کوئی بچہ کسی سرگرمی میں خلل ڈال رہا ہو۔ ایسا ایک سخت اور بااحترام لہجہ میں کیا جانا چاہیے اور غصے یا بے صبری کا ہلکا سا شائبہ بھی نہیں دکھانا چاہیے۔ اس کے علاوہ معلمین کو کسی بچے کو نصیحت کرنے کی خاطر اکثر کلاس کے علاوہ وقت نکالنا پڑے گا۔

ایسا ہو سکتا ہے کہ معلم کے مندرجہ بالا مشورہ پر عمل کرنے کے باوجود کچھ بچے توقع کے مطابق برتاؤ نہ کریں۔ ایسی صورتحال میں چھوٹی اور موزوں پابندیوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس قسم کی پابندیوں کی مثالوں میں بچے کو رنگ بھرنے کی اجازت نہ دینا یا اسے کچھ دیر تک کھیل میں شامل ہونے سے روکنا ہے۔ اس سلسلے میں دو ضروری خیالات ذہن میں رکھنے چاہیئں۔ پہلا یہ ہے کہ معلم بچے کو واضح طور پر بتائے کہ اس پر یہ پابندی کیوں لگائی جا رہی ہے مثال کے طور پر یہ کہہ کر کہ ''چونکہ آپ نے فلاں فلاں کیا ہے اس لیے آپ کو کھیل میں شامل ہونے سے

پہلے پانچ منٹ انتظار کرنا ہوگا۔" دوسرا خیال یہ ہے کہ بد اخلاقی کے فوراً بعد پابندی کا اطلاق کیا جائے ورنہ بچہ سزا کو اپنے طرز عمل سے جوڑ نہیں سکے گا۔

اب مندرجہ بالا خیالات پر اپنے گروپ کے دیگر ساتھیوں سے مشورہ کریں۔ کیا آپ مل کر چند ایسے جملے وضع کر سکتے ہیں جو آپ کے خیال میں بچوں میں اچھے اخلاق کی حوصلہ افزائی کرنے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر ان کی پیشرفت کی تعریف کرنے کے لیے استعمال کرنا موزوں ہوں گے؟ جب ضروری ہو تو بد اخلاقی کی حوصلہ شکنی کے لیے کون سے جملے مناسب ہوں گے؟

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 14

قابل تعریف خصوصیات پیدا کرنے میں بچوں کی مدد کرنے کے لیے آپ کے لیے اہم ہے کہ کلاس میں ایک مناسب ماحول پیدا کریں یعنی ایسا ماحول جو نظم و ضبط میں ممتاز ہو۔ حضرت عبدالبہاء فرماتے ہیں:

"۔۔۔بچوں کا اسکول انتہائی نظم و ضبط کا مقام ہونا چاہیے تاکہ مکمل و مفصل تعلیم و تربیت ہو سکے اور کردار کی اصلاح اور خوبی کا بھی اہتمام ہو سکے تاکہ اس کے ابتدائی سالوں میں ہی بچے کے جوہر کے اندر ملکوتی بنیاد رکھ دی جائے اور رحمانی عمارت کھڑی کی جا سکے۔"[35]

اور بچوں کے لیے ہفتہ وار کلاسوں کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت عبدالبہاء مندرجہ ذیل مشورے عنایت فرماتے ہیں:

"آپ کو یقینی طور پر اس منظم سرگرمی کو بلا توقف جاری رکھنا چاہیے اور اس کو اہمیت دینی چاہیے تاکہ روز بروز اسے روح القدس کے نفحات سے احیا ملتا رہے۔ اگر اس فعالیت کو خوب منظم کیا جائے تو یقین رکھیں کہ اس سے عظیم نتائج پیدا ہوں گے۔"[36]

پڑھانے کا فن زیادہ تر اس بات کی سمجھ پر منحصر ہوتا ہے کہ ہر بچے کی رہنمائی کیسے کی جائے تاکہ اس کا اخلاق ایک خوشگوار لیکن منظم سکھلائی کے ماحول میں اعانت کرے۔ اگرچہ آپ کو اس سلسلے میں تجربے سے بہت سی بصیرتیں حاصل ہوں گی لیکن آغاز سے ہی تیار ہونے میں آپ کی مدد کے لیے ہم چند بنیادی خیالات پر گفتگو کریں گے۔ شروع کرنے کے لیے نیچے دی گئی ایک کلاس کے دورانیے کی تفصیلات پڑھیں:

بچے جب کلاس میں آتے ہیں تو آپ انہیں چند منٹ دیتے ہیں کہ وہ خود کو منظم کریں اور خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ ایک بار جب تمام بچے اطمینان سے بیٹھ جائیں تو آپ پُرسکون ماحول کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کلاس کا آغاز دعاؤں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگلی سرگرمی جو آپ متعارف کراتے ہیں وہ گیت گانا ہے جس کے بعد آپ سبق کا مرکزی خیال پیش کرتے ہیں اور بچوں کو اقتباس زبانی یاد کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ ایک توقع سے بھرپور ماحول بنا کر بچوں کو ایک کہانی سناتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ جب وہ کھیل ختم کر لیتے ہیں تو آپ رنگ بھرنے والے خاکے اور رنگین پنسلیں یا کھریے (crayons) تقسیم کرتے ہیں اور ان سے تصویر میں احتیاط کے ساتھ رنگ بھرنے کو کہتے ہیں۔ کلاس ختم کرنے کے لیے آپ بچوں کو آمادہ کرتے ہیں کہ وہ خاموشی سے بیٹھیں اور اپنے آپ کو اختتامی دعاؤں کے لیے تیار کریں جنہیں آپ اور چند بچے تلاوت کرتے ہیں۔

کیا سرگرمیوں کی ترتیب میں کوئی منطق ہے؟ آپ کے خیال میں سرگرمیوں کو کیوں اس طرح ترتیب دیا گیا ہے؟

____

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 15

جیسا کہ آپ نے اوپر گفتگو کی ہو گی کہ بچے کلاس میں خاموش رہنے کے لیے نہیں آتے ہیں۔ نہ ہی آپ کا ارادہ ان کو اس طرح سے رکھنا ہونا چاہیے۔ آپ کو اُن کی فطری توانائی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسے سیکھنے کی طرف لگانا چاہیے۔ ایسا کرنے کے لیے آپ کو پُرسکون لمحات اور سرگرمی اور بے ساختگی کے دورانیوں کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہو گی۔ تمام معاملات میں منظم ہونا ایک بنیادی

عنصر ہے۔جب کلاس اچھی طرح سے منظم ہو تو بچوں کے لیے توجہ مرکوز کرنا اور سیکھنا آسان ہو جاتا ہے۔اس سلسلے میں کم از کم درج ذیل تین نکات پر غور کرنا ضروری ہے:

۱۔ ہر کلاس کا دورانیہ واضح اور یکساں طریقے سے شروع ہونا چاہیے اور ایک منظم طریقے سے ختم ہونا چاہیے۔

۲۔ ایک معمول قائم کرنے کی ضرورت ہے۔اس طرح آہستہ آہستہ بچوں کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ کون سی سرگرمی اس کے بعد ہو گی اور ان سے کیا توقع کی جاتی ہے۔

۳۔ ہر سرگرمی کے لیے وقف شدہ وقت میں لچک ہونی چاہیے اور اس کا انحصار بچوں کے جوش و جذبے اور توانائی پر ہونا چاہیے۔

جیسا کہ پچھلے حصے کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ ہر کلاس میں بچے جو سرگرمیاں انجام دیں گے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ دعائیں تلاوت کرنا اور زبانی یاد کرنا

ب۔ گیت گانا

ج۔ بہائی تحریروں سے اقتباسات سیکھنا اور زبانی یاد کرنا

د۔ کہانیاں سننا

ہ۔ کھیل کھیلنا

و۔ خاکوں میں رنگ بھرنا۔

ز۔ اختتامی دعائیں تلاوت کرنا

یہ سرگرمیاں فطری طور پر توانائی کی سطح اور حرکت کے درجے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔کچھ سرگرمیاں بہت فعال ہوں گی اور کچھ زیادہ پُرسکون۔

ان سات سرگرمیوں میں سے کس میں سب سے زیادہ حرکت ہوتی ہے؟ ________________________________

____

____

____

____

کون سی سر گرمیاں نسبتاً پُر سکون ہیں؟ ____________________________

____

____

____

____

ایک منظم ماحول کو برقرار رکھنے کے کچھ تقاضے ہیں جو ایک معلم کی ذمہ داری ہیں۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسے مطلوبہ ماحول میں حصہ ڈالتے ہیں اور کونسے اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں؟ اس کے مطابق ان کی (ح) یا (ر) سے نشاندہی کریں۔

______ جہاں کلاس منعقد کی جاتی ہے اس جگہ کو صاف ستھرا اور منظم رکھنا

______ چاہے حالات کچھ بھی ہوں پُر سکون اور صبر سے رہنا

______ جب بچے ہدایات پر کان نہیں دھرتے تو صبر کھو دینا

______ ہر سر گرمی کے لیے مواد کو پہلے سے تیار کرنا

______ کسی مطلوبہ سر گرمی کے لیے سامان تلاش کرنا جبکہ بچے منتظر ہوں

______ واضح طور پر وضاحت کرنا کہ بچوں کو ہر ایک سر گرمی کیلئے کیا کرنا ہے

______ ان بچوں کے لیے دیگر سر گرمیاں تیار رکھنا جو اپنے کام جلد ختم کر لیتے ہیں تاکہ انہیں مصروف رکھا جا سکے

______ بچوں کو ایک منظم انداز میں ایک سر گرمی سے دوسری سر گرمی میں جانے میں مدد کرنا

______ بچوں کو کتاب سے کہانی سُنانا

______ کہانی کو اتنی اچھی طرح سے سیکھنا کہ اسے بچوں کو جوش و خروش اور آسانی سے سنایا جا سکے

حصہ 16

کلاس میں نظم و ضبط اور ترتیب کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش میں آپ کو طرزِ عمل کے کچھ معیارات قائم کرنے کی ضرورت ہو گی۔ ابتدائی چند ہفتے اس حوالے سے خاص طور پر اہم ہوں گے۔ اس ابتدائی مدت کے دوران جو بھی توقعات رکھی جاتی ہیں امکانی طور پر انہیں سال بھر برقرار رکھا جائے گا۔ ابتداء میں معلم کو روّیے کے کئی معیارات کا انتخاب کرنا چاہیے اور بچوں کو آسان زبان میں لیکن ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین یا چار کی وضاحت کرنی چاہیے۔ بہت غیر مخصوص معیارات جیسے ''ہمیں اخلاق سے پیش آنا چاہیے'' ان کے لیے زیادہ مددگار نہیں ہوتے لیکن دیگر جیسے ''ہم بولتے وقت اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں'' سمجھنے میں آسان ہیں۔ اپنے گروپ کے ممبران کے ساتھ نیچے بیانات میں طے شدہ معیارات پر تبادلہ خیال کریں اور فہرست میں کچھ مزید شامل کریں۔

الف۔ ہم کھیل کھیلتے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ب۔ ہم متحد رہتے ہیں اور لڑتے نہیں ہیں۔

ج۔ ہم اپنی کلاس میں نئے دوستوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

د۔ ہم اپنے معلم اور ایک دوسرے کی بات غور سے سُنتے ہیں۔

ر۔ ہم ایک دوسرے سے نرم زبان سے بات کرتے ہیں۔

س۔ ہم بولنے کے لیے اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں۔

ط۔ ہم اپنی رنگین پنسلیں ایک دوسرے کے ساتھ بانٹ کر استعمال کرتے ہیں۔

ع۔ ہم اپنے کاموں کو مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ف۔ ____________________

ک۔ ____________________

ل۔ ____________________

م۔ ____________________

روّیے کی توقعات پر جب ان جیسے سادہ جملوں پر مشتمل ہوں بچوں کے ساتھ مشورت کی جاسکتی ہے اور ان کے ساتھ بیانات باقاعدگی سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ اس انداز میں بیانات کو ایسے معیارات کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے جو بچے حاصل کرنا چاہیں گے اور انہیں سختی سے نافذ کردہ قوانین کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔ جب وہ توقعات کے دیے گئے سیٹ سے واقف ہو جاتے ہیں تو معلم آہستہ آہستہ مزید معیارات متعارف کرا سکتا ہے اور یاد رکھنا ضروری ہے کہ ایک ساتھ بہت سی چیزوں کو شامل کرنے سے گریز کیا جائے۔ اگر کلاس کے دوران کوئی خاص مشکل پیش آتی ہے تو بچوں کو کچھ آسان جملے بنانے میں مدد کی جاسکتی ہے جو اس مسئلے کو حل کریں۔ ایسی صورتوں میں معلم کو ثابت قدم اور ڈٹے رہنا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ دوستانہ اور نرمی سے بھرپور ہونا چاہیے۔

حصہ 17

حصہ ۸ میں ہم نے پہلے گریڈ کے مختلف عناصر کی اہمیت کا مختصر جائزہ لیا اور اس پر تبادلہ خیال کیا کہ ان میں سے ہر ایک کس طرح ایک قابلِ ستائش کردار میں اعانت کرنے کی سعی کرتا ہے۔ اس میں اور اگلے سات حصوں میں ہم کچھ طریقہ کار پر غور کریں گے جو آپ تجویز کردہ سرگرمیوں میں بچوں کو مشغول کرنے کے لیے اپنا سکتے ہیں جس کا آغاز زبانی یاد کرنے سے کرتے ہیں۔

کلامِ الٰہی سے دعاؤں اور اقتباسات کو زبانی یاد کرنا ان اسباق میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے جو آپ پڑھائیں گے اور ہر کلاس کے دورانیئے میں آپ اپنے شاگردوں کو حفظ کی ہوئی دعائیں تلاوت کرنے اور ایک نیا اقتباس زبانی یاد کرنے کی ان کی کوششوں میں مدد کریں گے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس بات پر مشورت کریں کہ آپ انہیں اس سرگرمی میں کس طرح مصروف کر سکتے ہیں، ایک عام غلط فہمی کے بارے میں چند نکات بیان کرنا ضروری ہیں جسے مقدس کلام کو زبانی یاد کرنے میں بچوں کی مدد کرنے کی کوششوں میں درکنار رکھنا ضروری ہوگا۔

آپ نے ایسے تبصرے سنے ہوں گے یا جب پڑھانا شروع کریں گے تو سنیں گے کہ "بچوں کو چیزوں کو دہرانا نہیں چاہیے"، "انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنا سیکھنا چاہیے"، "انہیں حقائق اور معلومات کو رٹنا نہیں چاہیے"۔ درحقیقت نام نہاد رٹنے پر تنقید اس قدر سرایت شدہ ہے کہ یہ نظریات دنیا کے تمام حصوں میں زیادہ سے زیادہ پھیلتے جا رہے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ کوئی ریاضی میں ایک مساوات، طبیعیات میں کسی قانون کی تعریف، یا ادب میں نثر کا کوئی حصہ اس کی بہت ہی کم سمجھ یا کسی سمجھ کے بغیر بھی زبانی یاد کر سکتا ہے۔ لیکن جو سوال آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ایک فصیح بیان کو یاد کرنے اور اس کے مفہوم کی سمجھ کو ایک دوسرے کے مخالف کیوں رکھا جائے؟ یادداشت اسی قدر انسانی دماغ کی قوت ہے جس قدر کہ فہم، سوچ اور تخیل کی قوتیں ہیں۔ یہ سب ایک دوسرے کی تکمیل اور تقویت کرتی ہیں۔ ہم صرف تصور ہی کر سکتے ہیں کہ کلامِ الٰہی کو جو انسانی دل و دماغ کی از سرِ نو تخلیق کی لامتناہی استعداد رکھتا ہے زبانی یاد کرنا بچوں کی ذہانت اور سمجھ میں کس قدر اضافہ کرے گا۔ بعد میں جب وہ ترقی کے مختلف مراحل سے گزریں گے تو وہ ان بیانات سے تازہ بصیرت حاصل کریں گے جو انہوں نے یاد کیے ہوئے ہیں اور وہ اپنی ساری زندگی کلامِ الٰہی کی تخلیقی، تجدیدی اور کایا پلٹ قوتوں سے مستفید ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔

اپنے گروپ کے دوسرے ممبران سے مشورہ کریں کہ معلمین کے لیے اس بات پر قائل ہونا کیوں ضروری ہے کہ خدا کے کلام کو زبانی یاد کرنے سے بچوں کے ذہنوں اور دلوں میں روحانی علم کے بیج مضبوطی سے بوئے جاتے ہیں یعنی ایسے بیج جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھ کر خوش ذائقہ پھل پیدا کریں گے۔

حصہ 18

مندرجہ بالا غور و فکر کو ذہن میں رکھتے ہوئے آیئے یہ سوچیں کہ آپ سبق ا کے اقتباس کو بطور مثال لیتے ہوئے آثارِ مقدسہ کے اقتباسات کو زبانی یاد کرنے میں اپنے شاگردوں کی کیسے مدد کریں گے۔ شروع کرنے کے لیے آپ اس روحانی صفت کی اہمیت کے بارے میں کچھ ابتدائی بصیرت حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا چاہیں گے جس پر سبق مرکوز ہے۔اس مقصد کے لیے ایک مختصر تعارفی بیان فراہم کیا گیا ہے جس سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ اقتباس کے معنی کی ایک ابتدائی سمجھ حاصل کرنے میں ان کی مدد کی خاطر اس میں موجود مشکل الفاظ کو منتخب کریں اور ان کو ایسی صورتحال کی مثالوں میں استعمال کریں جن کی بچے آسانی سے شناخت کر سکیں۔ سبق ا میں دیئے گئے اس طریقہ کار پر غور کریں جو پاکیزگی کی صفت کو مخاطب کرتا ہے۔

> ہمارے دل آئینے کی طرح ہیں۔ ہمیں انہیں ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے۔ کسی سے بغض رکھنا، کسی سے حسد کرنا، اور کسی کے ساتھ کسی بھی وجہ سے ناشائستہ روّیہ رکھنا یہ وہ خاک ہے جو ہمارے دلوں کے آئینے کو ڈھانپ دیتی ہے۔ جب ہمارے دل خالص ہوتے ہیں تو وہ خدا کی روشنی اور اس کی صفات کی عکاسی کرتے ہیں یعنی مہربانی، پیار اور فیاضی جیسی صفات اور ہم دوسروں کے لیے خوشی کا باعث بنتے ہیں۔ اپنے دلوں کو پاک رکھنے میں مدد کے لیے آیئے حضرت بہاء اللہ کا یہ اقتباس یاد کریں:
>
> **"اے فرزند روح! میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ تُو ایک خالص، نیک اور روشن دل کا مالک بن۔۔۔"**

نصیحت

۱۔ ایک دن جیرارڈ(Gerard)اور میری (Mary)کچھ خاکوں میں رنگ بھر رہے تھے۔ جیرارڈ کو پیلے رنگ کے کھریے کی ضرورت تھی لیکن میری اسے نہیں دینا چاہتی تھی۔ معلم نے میری سے کہا کہ اسے بانٹنا چاہیے۔ معلم نے میری کو اچھی نصیحت کی۔

۲۔ پیٹریشیا(Patricia)کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا وہ اپنے پیسے مٹھائی پر خرچ کرے یا کہانی کی کتاب پر۔اس کے والدین اسے کہانی کی کتاب خریدنے کا مشورہ دیتے ہیں۔پیٹریشیا کے والدین اس کو اچھی نصیحت کرتے ہیں۔

مالک

۱۔ تینائے (Tinaye)سونے سے پہلے دعائیں تلاوت کرنا پسند کرتی ہے۔اس کے پاس پڑھنے کے لیے دعا کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔تینائے دعا کی ایک چھوٹی سی کتاب کی مالک ہے۔

۲۔ ہم اپنے باغ میں بہت سی مزیدار سبزیاں اگاتے ہیں۔ہم ایک اچھے قطعۂ زمین کے مالک ہیں جس سے ہمیں بہت سی تازہ سبزیاں ملتی ہیں۔

خالص دل

۱۔ کیتھی(Cathy)غصے میں آگئی اور اس نے اگوٹ(Agot)سے ناشائستہ الفاظ کہے۔اگوٹ اداس تھا لیکن جلد ہی کیتھی کو معاف کر دیا۔اگوٹ ایک خالص دل کا مالک ہے۔

۲۔ گستاوو(Gustavo) اپنے بسکٹ تمام بچوں کے ساتھ بانٹنا پسند کرتا ہے یہاں تک کہ حورخے(Jorge)کے ساتھ بھی جو دوسروں کے ساتھ کچھ بھی نہیں بانٹتا۔گستاوو ایک خالص دل کا مالک ہے۔

نیک دل

۱۔ جب اس کے والدین دوستوں کو اپنے گھر مدعو کرتے ہیں تو منگ لنگ (Ming Ling)خوشی سے انہیں کھانا پیش کرتی ہے۔منگ لنگ ایک نیک دل کی مالک ہے۔

۲۔ جناب رابرٹسن(Robertson) بہت بوڑھے ہیں۔ جمی(Jimmy) ان کی پھلوں کی پیداوار کو بازار لے جانے میں مدد کرتا ہے۔ جمی ایک نیک دل کا مالک ہے۔

روشن دل

۱۔ جب میں اداس ہوتا ہوں تو میری والدہ ہمیشہ میرا دل بہلاتی ہیں اور مجھے خوش کر دیتی ہیں۔ میری والدہ ایک روشن دل کی مالک ہیں۔

۲۔ اوبویا(Obuya) بیمار ہو گیا اور اسے اپنا سارا وقت بستر پر گزارنا پڑا۔ اس نے بہت دعائیں کیں، اُداس نہیں ہوا اور خوشی کا اظہار کرتا رہا۔ اوبویا ایک روشن دل کا مالک ہے۔

بلاشبہ آپ کتاب کے تعارفی بیان اور وضاحتی جملوں کو صرف پڑھیں گے نہیں بلکہ اس کے لئے آپ کو انہیں فطری انداز میں پیش کرنے کے لیے پہلے سے اچھی طرح تیاری کرنی ہو گی۔

جہاں تک بچوں کے زبانی یاد کرنے والی دعاؤں کا تعلق ہے تو یہ تجویز کی جاتی ہے کہ آپ ان کے لیے بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کریں، لیکن یہ فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا جائے گا کہ کن الفاظ یا فقروں کو وضاحت کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آپ اس سلسلے میں کچھ احتیاط کرنا چاہیں گے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے جب بچوں کو خود دعاؤں سے الفاظ کے معنی کی بتدریج سمجھ حاصل کرنے دینا کافی ہو گا۔ مثال کے طور پر ذیل میں دی گئی دعا کو دیکھیں جو بچے سبق ا میں سیکھنا شروع کریں گے۔ وہ آسانی سے پہچان لیں گے کہ ''صاف دل'' اور ''موتی'' دونوں قیمتی چیزیں ہیں۔ لیکن یہ سمجھنے کے لیے کہ بالآخر ایک صاف دل ہمیں خدا کی طرف سے دیا گیا ہے انہیں شاید یہ سیکھنے کی ضرورت ہو گی کہ لفظ ''عطا'' کا کیا مطلب ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ کونسے جملے وضع کریں گے؟

''وہ خدا ہے! اے خدا، میرے خدا! مجھے موتی جیسا صاف دل عطا فرما۔''[37]

حصہ 19

اب آیئے ایک ایسے طریقہ کار پر غور کریں جو آپ اپنے شاگردوں کو دعائیں اور اقتباسات زبانی یاد کرنے میں مدد کرنے کے لیے اختیار کر سکتے ہیں۔ آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ اقتباسات کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیں جسے پھر ایک ایک کر کے یاد کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ یاد کرنے کے بعد دوسرے حصے کو اس میں شامل کیا جا سکتا ہے جب تک کہ پورا اقتباس یا دعا یاد ہو جائے۔ آپ بچوں سے کبھی فرداً فرداً یا پھر گروپ کی شکل میں اپنے ساتھ ان حصوں کو دہرانے کو کہہ سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر اپنے شاگردوں کو سبق ا میں اقتباس سکھانے کے لیے آپ ''اے فرزند روح!'' کے فقرے سے شروع کریں گے اور انہیں اسے دہرانے کے لیے کہیں گے۔ پھر آپ ''اے فرزند روح!'' کو ''میری پہلی نصیحت یہ ہے'' کے ساتھ جوڑیں گے اور ان سے دو جملوں کو ایک ساتھ دہرانے کے لیے کہیں گے۔ آخر میں ''تُو ایک خالص، نیک اور روشن دل کا مالک بن'' کو اس میں شامل کریں گے۔ ایک بار جب گروپ نے اس طرح سے اقتباس سیکھ لیا تو چند بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے کہ وہ اسے زبانی تلاوت کریں۔ بلاشبہ آپ کو یہ یقینی بنانا ہو گا کہ یہ مشق زندہ دلانہ انداز میں کروائی جائے تاکہ بچے توجہ دیں اور خوشگوار ماحول برقرار رہے۔ مزید براں جیسے جیسے ان کی صلاحیت میں بتدریج اضافہ ہوتا جائے گا وہ طویل دعائیں اور پورے اقتباسات کو ایک ساتھ زبانی یاد کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

کلاس کے اس حصے کو سرانجام دیتے ہوئے ایسی صورتحال سامنے آسکتی ہیں جن کا پہلے سے اندازہ لگانا مشکل ہو گا اور آپ کو خود تجربہ کر کے ان کا سامنا کرنا سیکھنا ہو گا۔ پھر بھی کچھ ایسی صورتحال ہوں گی جن پر اپنی تیاریوں کے حصے کے طور پر غور کرنا آپ کے لیے بہتر ہو گا۔ اپنے گروپ کے دیگر ممبران کے ساتھ درج ذیل سوالات پر مشورہ کریں:

- اگر آپ کی کلاس میں بہت سارے بچے ہیں تو آپ ان کو اقتباس زبانی یاد کرنے میں کیسے مدد کریں گے؟
- اگر کچھ بچے باقی بچوں کی نسبت زیادہ تیزی سے زبانی یاد کرتے ہیں تو آپ کیا کریں گے؟
- اگر ایک یا ایک سے زیادہ بچوں کو یاد کرنے میں دشواری پیش آتی ہے تو آپ کیا کریں گے؟
- آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ جب کوئی بچہ کلاس کے دوران ایک اقتباس کو بھی مکمل طور پر زبانی یاد کرنے سے قاصر ہے تب بھی وہ کامیابی محسوس کرے؟

حصہ 20

بچے گیت گانا بہت پسند کرتے ہیں اور یہ سر گرمی جو اقتباسات کو زبانی یاد کرنے سے پہلے آتی ہے سب سے زیادہ پُر مسرت ہے۔ کامیابی کی کلید مشق ہے۔ تال اور دُھن پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے آپ کو خود پہلے کسی ایسے شخص کے ساتھ یہ گیت گانے چاہیئں جو انہیں جانتا ہو۔ اگر آپ گیتوں کی ریکارڈنگ سن سکیں تو آپ انہیں اور بھی تیزی سے سیکھ لیں گے۔ بچوں کے ساتھ بھی آپ کو گیتوں کو بار بار گانا پڑے گا جب تک کہ وہ انہیں اچھی طرح سیکھ لیں۔ گیت کے الفاظ بھی اسی طرح یاد کیے جا سکتے ہیں جیسے اقتباسات کیے تھے، صرف اس بار الفاظ کو سُر کے ساتھ دہرایا جاتا ہے۔ آپ اپنے شاگردوں کی صلاحیت کو مدِ نظر رکھ کر یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ چند گیت ان کے لیے گانا بہت مشکل ہیں۔ ایسی صورتوں میں ممکن ہے کہ آپ گیت کے اشعار گائیں اور آپ کے شاگرد کورَس گانے میں اس میں شامل ہو جائیں۔

حصہ 21

اگلی سر گرمی جس پر ہم غور کریں گے وہ کہانی سنانا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے پہلے گریڈ کی زیادہ تر کہانیاں حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے لی گئی ہیں۔ یہ کہانیاں ایک بہت ہی خاص مقصد کو پورا کرتی ہیں۔ یہ بچوں کو سیکھنے میں مدد کرتی ہیں کہ جن روحانی صفات کے حصول کی وہ سعی کر رہے ہیں وہ تمام صفات مثلِ اعلیٰ کی اس کرۂ ارض پر زندگی کے ایّام میں مکمل طور پر ظاہر ہوئیں۔ ان واقعات کو بیان کرتے وقت ایک معلم کی طرف سے دکھائی جانے والی تعظیم ان کے کومل دلوں میں ملکوتی جذبات ابھارتی ہے اور ان کی روحانی حساسیت کو بیدار کرتی ہے۔

اگرچہ آپ بچوں کو حضرت عبدالبہاء کے بارے میں جو کہانیاں سنائیں گے وہ مختصر ہیں لیکن وہ جو روحانی بصیرتیں پیش کرتی ہیں وہ بہت گہری ہیں۔ لہذا آپ اپنے شاگردوں کو بیان کردہ واقعات سے آگے لے جانا چاہیں گے تا کہ انہیں روحانی حقائق کی جھلکیں دیکھنے میں مدد ملے۔ آیئے اس روشنی میں سبق ا کی کہانی کا جائزہ لیں۔

> حضرت عبدالبہاء ہمیشہ جان جاتے تھے کہ کسی شخص کے دل میں کیا ہے اور وہ ایسے لوگوں سے بے حد محبت کرتے تھے جن کے دل خالص اور روشن تھے۔ ایک خاتون تھیں جنہیں عشائیہ میں حضرت عبدالبہاء کی مہمان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب وہ وہاں بیٹھی آپ کی پُر حکمت باتیں سن رہی تھیں تو انہوں نے اپنے سامنے رکھے پانی کے گلاس کی طرف دیکھا اور سوچا، ”کاش کہ

حضرت عبدالبہاء میرے دل کو اپنے اختیار میں لے کر اسے ہر دنیاوی خواہش سے خالی کر دیں اور پھر اسے خدائی محبت اور سوجھ بوجھ سے بھر دیں، بالکل ویسے جیسے کہ اس پانی کے گلاس کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔''

یہ خیال تیزی سے اُن کے ذہن سے گزر گیا اور انہوں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ لیکن جلد ہی کچھ ایسا ہوا جس سے انہیں محسوس ہوا کہ حضرت عبدالبہاء کو معلوم تھا کہ وہ کیا سوچ رہی تھیں۔ اپنی گفتگو کے دوران آپ نے ایک خادم کو بُلانے کے لیے توقف کیا اور دھیرے سے اُسے کچھ کہا۔ خادم خاموشی سے خاتون کے پاس آیا، اُن کا گلاس اٹھایا، خالی کیا اور واپس اُن کے سامنے رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد حضرت عبدالبہاء نے بات جاری رکھتے ہوئے میز سے پانی کی ایک صراحی اٹھائی اور انتہائی فطری انداز میں خاتون کے خالی گلاس کو آہستہ آہستہ بھر دیا۔ کسی نے بھی محسوس نہیں کیا کہ کیا ہوا ہے لیکن خاتون جان گئی تھیں کہ حضرت عبدالبہاء اُن کی دلی خواہش پوری کر رہے ہیں۔ وہ خوشی سے بھر گئیں۔ وہ جان چکی تھیں کہ دل و دماغ حضرت عبدالبہاء کے لیے کھلی کتابوں کی طرح ہیں جنہیں آپ بے حد محبت اور شفقت سے پڑھتے ہیں۔

واضح طور پر پاکیزگی وہ روحانی صفت ہے جس پر یہ کہانی اور در حقیقت پورا سبق مرکوز ہے۔ مندرجہ ذیل سوالات آپ کو یہ سوچنے میں مدد کریں گے کہ آپ کی داستان گوئی اس صفت اور اس کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کے بارے میں شاگردوں کی سمجھ کو کس طرح گہرا کرے گی۔

۱۔ بچوں کے لیے یہ جاننا ضروری ہوگا کہ حضرت عبدالبہاء کی مہمان دل کی پاکیزگی حاصل کرنے کی آرزو رکھتی تھی۔ کہانی میں اس آرزو اور مہمان کے سامنے پانی کے گلاس میں کیا تعلق ہے؟

۲۔ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ جس طرح ایک گلاس کو خالی کر کے اور پھر سے بھر دیا جاتا ہے اسی طرح اپنے آپ کو فضول خیالات اور احساسات سے نجات دلائیں تاکہ خدا ہمارے دلوں کو محبت، سخاوت اور مہربانی جیسی صفات سے منور کرے۔ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ خدا کی نظروں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ یہ سمجھ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہماری کوششوں میں کس طرح مدد دیتی ہے؟

اپنے گروپ کے دیگر اراکین کے ساتھ ان سوالات پر غور کرنے کے بعد ذیل میں اپنے کچھ خیالات تحریر کریں۔

اس گریڈ میں چند کہانیاں ایسی ہیں جو اگرچہ حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے متعلق نہیں ہیں لیکن روحانی صفات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ان میں بچے اُن صفات کو ظاہر کرنے کا انعام اور اُن کو نظرانداز کرنے کے نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سبق ۴ میں چرواہے کی کہانی جو بھیڑیا بھیڑیا چلاِ تا ہے جو کہ بہت سی ثقافتوں میں مشہور ہے جھوٹ بولنے کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے اور اس طرح سچائی کی صفت کے بارے میں بصیرتیں فراہم کرتی ہے۔ بچے ان کہانیوں میں دیئے گئے پیغامات سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اُن کے کرداروں کی تشکیل میں اُن کے لیے قیمتی ثابت ہوں گے۔

حصہ 22

کہانی سُنانا ایک فن ہے۔ کسی کہانی کو مؤثر طریقے سے سنانے کیلئے اس سے اچھی طرح واقف ہونا ضروری ہے۔ اس حصے میں ہم سبق ۱ کی کہانی کا مزید تفصیل سے مطالعہ کریں گے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ایک معلم کو بچوں کو کیسے کہانی سُنانی چاہیے۔

ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ کہانی کا مرکزی موضوع دل کی پاکیزگی کی روحانی صفت ہے جسے گلاس کی مثال سے کھوج لگایا جاتا ہے۔ پہلا سوال جو آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا ہے وہ یہ ہے کہ کہانی کے کونسے حصے براہ راست اس مرکزی موضوع سے منسلک ہیں؟ ایک اہم حصہ یہ ہے کہ حضرت عبدالبہاء کی پُر حکمت باتیں خاتون کی اس سوچ کا موجب بنتی ہیں کہ وہ کس قدر چاہتی ہیں کہ اپنے دل کو دنیاوی خواہشات سے پاک کر لیں ویسے جیسے کہ ان کے سامنے موجود گلاس۔ حضرت عبدالبہاء کی طرف سے خادم کو دی گئی ہدایات کہ گلاس سے پانی خالی کر دیا جائے جسے بعد میں حضرت عبدالبہاء دوبارہ بھر دیتے ہیں ایک اور اہم حصہ ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ ذکر نہ کریں کہ حضرت عبدالبہاء نے خادم سے خاتون کا گلاس خالی کرنے کو کہا تھا تو کیسا رہے گا؟

اب اگرچہ ہم نے کہانی کے ضروری حصوں کی نشاندہی کر لی ہے البتہ اس کی دیگر تفصیلات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کیا یہ ایک کہانی ہوتی اگر آپ صرف یہ کہہ دیتے کہ حضرت عبدالبہاء کی ایک مہمان نے رات کے کھانے پر بیٹھے ہوئے یہ خواہش کی کہ ان کا دل اسی طرح

پاک ہو جائے جس طرح گلاس خالی کیا جاتا ہے؟ کہانی میں ہمیشہ ایسی تفصیلات ہوتی ہیں جو اس میں مزید جذبات ڈالتی ہیں اور اسے دلکش بناتی ہیں۔ وہ کیا ہیں؟

- خالی گلاس کا خیال مہمان کے ذہن میں کھانے کے دوران آتا ہے جب وہ حضرت عبدالبہاء کی پُر حکمت باتیں سُن رہی ہوتی ہیں لیکن وہ اپنے خیال کو بلند آواز سے نہیں بتاتیں۔
- اگرچہ حضرت عبدالبہاء عشائیہ پر جمع ہونے والوں سے بات کر رہے ہوتے ہیں البتہ آپ اُس خاتون کے اَن کہے خیال کو توجہ دینے کے لیے توقف کرتے ہیں۔
- کسی نے بھی محسوس نہیں کیا کہ کیا ہوا ہے۔
- مہمان یہ جان کر بے حد خوشی محسوس کرتی ہے کہ حضرت عبدالبہاء نے اُن کی دلی آرزو کو جان لیا ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہر معلم کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ گریڈ 1 کہانیوں کو اضافی تفصیلات اور دیگر عناصر سے مزیّن نہ کیا جائے جس سے بچوں کی توجہ اُن روحانی حقائق سے ہٹ جائیں جو کہانیوں کا مقصود ہیں۔

اپنی داستان گوئی کے دوران آپ یہ ذہن میں رکھنا چاہیں گے کہ کہانی سنانے کا مقصد بچوں کو کچھ اہم سکھانا ہے۔ جب آپ اسے خوشی اور جذبات کے ساتھ بیان کریں گے تو وہ اسے بہتر طور پر سمجھیں گے۔ بچوں کو یکسوئی سے سنائی گئی کہانی میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔ آپ کو اپنی آواز، چہرے کے تاثرات اور اشاروں کے ذریعے خوشی، غم، مایوسی، خوف اور ہمت جیسے جذبات کا اظہار کرنا سیکھنا چاہیے۔ جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی ہے آپ کی آواز کی شدت اور لہجہ تبدیل ہونا چاہیے اور آپ کے اشاروں کو اگرچہ سادہ ہوں ہر حصے سے مطابقت رکھنا چاہیے۔ آپ کو اپنی داستان گوئی کی تال اور رفتار کے بارے میں بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ بہت آہستہ بات کریں گے تو بچے اُکتا جائیں گے اور اگر آپ بہت تیزی سے بات کریں گے تو وہ کہانی سمجھ نہیں سکیں گے۔ سب سے بڑھ کر آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ اداکاری نہیں کر رہے ہیں اور یہ کہ آپ کے جذبات مخلص ہونے چاہیئں۔ بچے خلوص کی کمی کو آسانی سے پہچان لیتے ہیں۔ مطلوب یہ ہے کہ بچوں کے دلوں سے تعلق قائم کیا جائے اور داستان گوئی کی دیرینہ روایت کو آگے بڑھایا جائے جس کے ذریعے صدیوں سے انسانیت کی حکمت کا ذخیرہ ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا رہا ہے۔

حصہ 23

اب آیئے کہانی سنانے کے بعد آنے والی دوسری سرگرمیوں پر غور کریں یعنی کھیل کھیلنا اور رنگ بھرنا۔ اس حصے میں ہم مشورت کریں گے کہ کھیلوں کیلئے وقف کردہ دورانیہ کو کیسے گزاریں اور رنگ بھرنے کو اگلے حصّے میں مخاطب کیا جائے گا۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے گریڈ ا میں کھیل اپنی فطرت میں تعاون پر مبنی ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کھیلوں کو للکار دینے والا ہونا چاہیے اس کے لیے بچوں کو ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ ہمیں جس چیز کا احساس ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ جب بچوں کو ایسے حالات میں ڈالا جاتا ہے جن میں ان کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے تو بعض ناپسندیدہ رویئے اور عادات پروان چڑھ جاتی ہیں جن کا اثر کھیل کے دورانیے سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ ایک تصور یہ بھی ہے کہ کمال صرف مقابلہ کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے

آپ کو اس تصور کی حقیقت کو قریب سے جانچنے کی ضرورت ہے۔ کیا یہ واقعی سچ ہے کہ ہم تعاون کے ذریعے کمال حاصل نہیں کر سکتے؟ مقابلے میں کچھ جیت جاتے ہیں جبکہ کچھ ہار جاتے ہیں۔ حالانکہ تعاون میں ہر کوئی کامیابی کا احساس کرتا ہے۔

پہلے گریڈ کے کھیل بچوں میں ہدایات کو سننے اور ان پر عمل کرنے کی مہارت کو بڑھاتے ہیں۔ وہ یہ بھی جان جائیں گے کہ ہر کھیل پوری کلاس کے لیے ایک مشترکہ مقصد قائم کرتا ہے اور یہ کہ ان کی کوششوں کو مربوط کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کو اسے حاصل کرنے میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے اظہار میں اضافہ کریں گے، استقامت سیکھیں گے اور دوستی کے بندھن کو مضبوط کریں گے جو ان کو یکجا کرتے ہیں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ انہیں صرف کامیابی کا احساس کرنے کے لیے کمال کی حد تک کھیل کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر سبق ا میں تجویز کردہ کھیل کو دیکھیں۔ یہ مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں کیسے اعانت کرتا ہے؟

> اگلی سرگرمی کے لیے گاڑی کا ٹائر زمین پر رکھیں اور پھر بچوں سے کہیں کہ وہ دیکھیں کہ بیک وقت اس میں کتنے بچے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اگر ٹائر دستیاب نہیں ہے تو آپ اس کی بجائے زمین پر چٹائی یا تولیہ یا کوئی ایسی ہی چیز رکھ سکتے ہیں۔ آپ جو چیز بھی منتخب کرتے ہیں وہ اتنی چھوٹی ہونی چاہیے کہ کلاس میں موجود بچوں کی تعداد کے لیے کھیل کو للکار بنا سکے۔

ایک معلم جس طرح کسی کھیل کو متعارف کرواتا ہے اس کا اثر اس بات پر پڑتا ہے کہ بچے اسے کیسے کھیلتے ہیں۔ اس کا مقصد واضح طور پر بیان کیا جانا چاہیے۔ مزید یہ کہ بچوں کو ہدایات دیتے وقت معلم کو دکھانا ہوگا کہ کھیل کیسے کھیلا جائے اور ان کے ساتھ اس کی مشق کرنی ہوگی۔

حصہ 24

فنکارانہ سرگرمیاں بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں اور ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے اہم ہیں اور انہیں کم عمر سے ہی فری اسٹائل ڈرائنگ اور فنکارانہ اظہار کی دیگر اقسام کے ذریعے اپنے تخیل کو استعمال کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ تاہم دنیا کے بہت سے حصوں میں بچوں کو پانچ یا

چھے سال کی عمر سے پہلے ڈرائنگ کرنے کا بہت کم موقع ملا ہو گا اور ان میں سے بھی بہت کم کو رنگین پنسلوں تک دسترس حاصل رہی ہو گی۔ان کے لیے پہلے گریڈ میں اسباق کے ساتھ فراہم کردہ تصویروں میں رنگ بھرنا کلاس کے سب سے دلچسپ وقت میں سے ایک ہے اور یہ ان میں آنے والے گریڈوں میں مزید پیچیدہ فنکارانہ سرگرمیوں کی طرف بڑھنے کے لیے لازمی اعتماد پیدا کرتا ہے۔ یہ ان میں دستی مہارت اور نظم و ضبط کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ رنگ بھرنے کے ذریعے بچوں میں درج ذیل صلاحیتوں، مہارتوں اور روّیوں کو کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟

- ترتیب اور خوبصورتی کو سراہنا
- تفصیلات پر توجہ دینا
- سرِ دست کام پر توجہ مرکوز کرنا
- دوسروں کے ساتھ وسائل بانٹنا
- دوسروں کا احترام کرنا

چند مہارتوں اور روّیوں کو پروان چڑھانے کے علاوہ رنگ بھرنے کے لیے وقف کلاس کا دورانیہ معلم کو اُن صفات پر اپنے شاگردوں سے تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جنہیں گریڈ ا کے اسباق میں مخاطب کیا گیا ہے۔ ڈرائنگ میں خاکوں کے بارے میں سوالات پوچھ کر معلمین بچوں کو خیالات کو بیان کرنے اور اپنے ذہنوں میں رابطہ قائم کرنے کا موقع دے سکتے ہیں کہ تصویر میں کیا ہو رہا ہے اور وہ اس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پہلے سبق کیلئے رنگ بھرنے والے خاکہ دیکھیں اور اپنے ارکین کے ساتھ دریافت کریں کہ آپ اسے بچوں سے کیسے متعارف کرائیں گے۔ نیچے اپنے ان خیالات کو تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

ایک معلم کو اس سرگرمی کے لیے مناسب تیاری کرنی چاہیے۔ بچے ہمیشہ رنگ بھرنے کا بہت شوق ظاہر کرتے ہیں۔ پھر بھی اگر مناسب طریقے سے منظم نہ کیا جائے تو کلاس کا یہ حصہ افراتفری کا شکار ہو سکتا ہے۔ بچوں کے لیے رنگ کرنے کی جگہ کی نشاندہی کی جانی

چاہیے اور ہر سبق کے لیے ڈرائنگ کی کاپیاں پہلے سے تیار کی جانی چاہیے۔ خاص طور پر پہلے چند اسباق میں معلم کو اس بات کے لیے ایک معیار قائم کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے کہ بچے رنگین پنسـ ملیں کس طرح استعمال کریں اور ان میں نظم وضبط اور تعاون کا احساس پیدا کرنا چاہیے۔ ابتدائی طور پر ہر بچے سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ معلم کے پاس رکھے ڈبے میں سے ایک رنگین پنسل کا انتخاب کرے۔ جب وہ رنگ تبدیل کردیں تو وہ پنسل کو دوسرے کے ساتھ بدل لے۔ کئی کلاسوں کے بعد جب وہ ایک وقت میں صرف ایک رنگ رکھنے کے عادی ہو چکے ہونگے تو رنگین پنسلوں کے ڈبے کو درمیان میں چھوڑا جاسکتا ہے۔

اب ذیل کے حالات کو دیکھیں۔ ہر جوڑے میں کون سی صورتحال اس سرگرمی کی تاثیر میں حصہ ڈالے گی؟

____ معلم ایک بچے کو لائنوں کے باہر رنگ کرنے کی اجازت دیتا ہے جب تک کہ وہ اچھی طرح سے رنگ کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

____ تمام بچوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ سختی سے لائنوں کے اندر رنگ کریں۔

____ جب بچے رنگ بھر رہے ہوتے ہیں معلم ان کے درمیان چلتا ہے اور انہیں مدد اور حوصلہ افزئی کرتا ہے۔

____ جب بچے رنگ بھر رہے ہوتے ہیں تو معلم بیٹھ کر اپنا کچھ کام کرتا ہے۔

____ رنگ بھرنے کے لیے دیے گئے وقت کے دوران بچے دیئے ہوئے کام پر توجہ دیتے ہیں۔

____ رنگ بھرنے کے لیے مختص وقت کے دوران بچے ایک دوسرے کی توجہ ہٹاتے ہیں۔

____ جب وہ رنگ بھر رہے ہوتے ہیں تو بچے بالکل خاموش رہتے ہیں۔

____ جب وہ رنگ بھر رہے ہوتے ہیں تو بچے پُر مسرت تعامل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

حصہ 25

بہت سے معلمین ایک نوٹ بک رکھنا مفید پا سکتے ہیں جس میں وہ بچوں کے اس گروپ کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات محفوظ رکھ سکتے ہیں جنہیں وہ پڑھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں دو جدول مددگار ہیں یعنی ایک طلباء کے ناموں اور عمروں کے ساتھ کلاسوں میں ان کی حاضری کو ریکارڈ کرنا اور دوسرا اقتباسات حفظ کرنے پر ان کی پیشرفت پر نظر رکھنے کے لئے۔ اس مؤخر الذکر جدول میں مثال کے طور پر بائیں کالم میں بچوں کے نام اور اوپر کی قطار میں اسباق کے نمبر ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد معلم مناسب حصے میں نشان لگا سکتا ہے کہ بچوں نے کون سے اقتباسات حفظ کر لیے ہیں۔

نوٹ بک میں خود اسباق کے لیے وقف ایک حصہ بھی ہو سکتا ہے جہاں معلمین ہر سبق کے بارے میں اپنے تجزیے، اسے پڑھانے کے لئے خیالات اور بعد میں بچوں کے ساتھ کلاس کیسے گزری پر اپنے تاثرات درج کر سکتے ہیں۔

دوسرے حصے میں معلم ہر بچے کی پیشرفت کے ساتھ ساتھ کوئی خاص واقعہ جس پر ان کے والدین کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے لکھ سکتا ہے۔ کچھ معلمین کو اس حصے میں بچے کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام اور ان کے گھر کے ملاقات کے دوران گفتگو کئے گئے موضوعات کے مختصر خلاصے میں شامل کرنا بھی مفید معلوم ہوتا ہے۔

حصہ 26

بچوں کی کلاس کے معلم کی حیثیت سے آپ کو ہر بچے کے والدین کے ساتھ قریبی اور پیار بھرا تعلق قائم کرنے کی ضرورت ہو گی۔ ان کے ساتھ باقاعدگی سے ملاقات کر کے ان کے بیٹے یا بیٹی کی ترقی پر بات چیت کرنا اور ان کی حمایت حاصل کرنا ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے ہی کتاب ۲ کے مطالعہ کو ختم کرنے کے بعد اُن بچوں کے گھرانوں سے ملاقات کر چکے ہوں جو آپ کے سماج سے کلاسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ اپنی یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے آپ اس کتاب کے تیسرے یونٹ میں حصہ ۱۵ کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ بچوں کی کلاسوں کی معلم ماریبل کس طرح اس بات کے متعلق اپنے خیالات کو مجتمع کرتی ہے کہ وہ ایما کی والدہ سے ان کے گھر پر دوسری ملاقات کے دوران کیا کہے گی۔ وہ فیصلہ کرتی ہے کہ اپنی گفتگو کا آغاز اس خوشی کے اظہار سے کرے گی جو اسے ایما کی کلاس میں موجودگی سے حاصل ہوتی ہے اور ان حیرت انگیز صفات کا ذکر کر کے جو اس نے انکی بیٹی میں دریافت کی ہیں۔ والدین کے لیے اس خوشی اور جوش کو دیکھنا کتنا اہم ہے جس کے ساتھ ایک معلم کسی سماج کے بچوں کی خدمت کرتا ہے؟ چند دیگر اوصاف کیا ہیں جو والدین کے دلوں کو متوجہ کریں گے اور ان کے ساتھ اعتماد کا رشتہ پیدا کریں گے؟

ایک معلم کے لیے یہ کیوں ضروری ہے کہ وہ والدین کی توجہ ان روحانی صفات کی طرف دلائے جو وہ بچوں میں نشو نما پاتا دیکھ رہی یا رہا ہے؟

ماریبل ایما کی والدہ کے ساتھ اس یونٹ کے حصہ ۳ کے اقتباس کو شیئر کرنے اور بچوں کی تربیت پر اس کے اثرات کو دریافت کرنے کا بھی فیصلہ کرتی ہے۔ والدین کے ساتھ ہونے والی بہت سی گفتگوؤں میں آپ کو ان تعلیمی خیالات کی وضاحت کرنے کا موقع ملے گا جنہوں نے بچوں کی کلاس کے پروگرام کو تشکیل دیا ہے۔ ذیل میں کچھ تصورات ہیں جن کا آپ اس یونٹ میں جائزہ لے چکے ہیں۔ آپ والدین کو ان کے بچوں کی روحانی تعلیم کے تناظر میں ہر ایک کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کیا آثارِ مبارکہ میں ان میں سے کسی تصور سے متعلق اقتباسات ہیں جو آپ والدین کے ساتھ اپنی گفتگوؤں میں بانٹیں گے؟

قابلِ ستائش کردار کی نشوونما:

روحانی صفات کا حصول:

بچوں کے قلوب پر دعاؤں کا اثر:

کلامِ الٰہی کو حفظ کرنے کی اہمیت:

حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے کہانیوں کا بچوں پر اصلاح کنندہ اثر:

محبت اللہ اور خشیت اللہ:

نظم و ضبط اور آزادی:

ماریبل اپنے خیالات کی پیشکش کے دوران توقف کرنے کا فیصلہ کرتی ہے اور ایما کی والدہ کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ معلمین اور بچوں کے والدین کے درمیان وقت کے ساتھ ساتھ گہری گفتگو پروان چڑھے گی۔ والدین کے ساتھ ان کی پہلی ہی ملاقات سے معلمین کا انہیں زیرِ غور موضوعات پر اپنی رائے، خیالات اور نظریات پیش کرنے کی دعوت دینا کیوں ضروری ہے ؟

والدین کے ساتھ روحانی صفات کے عمومی تصور کے بارے میں گفتگو کے علاوہ آپ کو سال بھر کے دوران سامنے آنے والے ایسے مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے کہ ان کے ساتھ ان مخصوص صفات کے بارے میں بات کر سکیں جو اسباق ان کی بیٹیوں اور بیٹوں میں نشو ونما دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ سبق ا میں مخاطب کی گئی بصیرتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے جو آپ نے دل کی پاکیزگی کی صفت کے بارے میں حاصل کی ہیں اپنے مطالعاتی گروپ کے اراکین کے ساتھ یہ کھوج لگائیں کہ آپ اس طرح کی گفتگو تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

____

____

____

____

____

ماریبل اس بات سے واقف ہے کہ اس کے اور ایما کی والدہ کے درمیان باہمی مفاہمت اور تعاون کی ضرورت ہے اگر اُن کی بیٹی کو ان کلاسوں سے جن میں وہ شرکت کر رہی ہے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ مثال کے طور پر کلاس میں سیکھی گئی دعائیں اور اقتباسات والدین کی مدد سے گھر میں تلاوت کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح بچے کلامِ الٰہی کو بہتر انداز سے سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں جو ان کے دلوں اور روحوں میں سرائیت کر جائے گا اور ان کے کرداروں کو تشکیل دے گا۔ اپنے گروپ کے اراکین سے مشورہ کریں کہ والدین کن طریقوں سے معلمین کی کوششوں کو تقویت اور مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

____

____

____

____

____

قلب و ذہن کی مطلوبہ صفات ایک طویل عرصے تک درست تعلیم و تربیتکے ذریعے ہی بچوں میں پروان چڑھائی جاسکتی ہیں۔ اب تک یہ واضح ہو چکا ہے کہ والدین کے ساتھ آپ کی باقاعدہ ملاقاتوں میں جس چیز پر زور دیا جانا چاہیے وہ ان کے بچوں کی پیشرفت ہے چاہے وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ جیسے جیسے آپ کی گفتگو آگے بڑھتی ہے آپ والدین کے ساتھ دریافت کر سکتے ہیں کہ ان کامیابیوں پر کیسے تعمیر کیا جائے۔ جب گفتگو کا ایسا مثبت انداز قائم کیا جاچکا ہو تو معلم والدین سے بڑی احتیاط کے ساتھ ان کے بچوں میں اُن دشواریوں پر بات چیت کر سکے گا جو اُس نے

اُن میں مشاہدہ کی ہیں۔ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم کاری کا ایک ایسا ذریعہ تلاش کیا جائے جس سے بچے کو اس کی دشواریوں پر قابو پانے میں مدد ملے۔ والدین کے ساتھ گفتگو کا ایسا تعمیری طریقہ قائم کرنے کی اہمیت پر اپنے گروپ کے ساتھ مشورہ کریں۔

حصہ 27

جیسا کہ یونٹ کے آغاز میں ذکر کیا گیا ہے اس کورس میں شرکت کرنے والے تمام افراد بچوں کی کلاس قائم کرنے کا بیڑا نہیں اٹھائیں گے۔ جو ایسا کرنے کا فیصلہ کریں گے ان میں سے چند صرف کچھ عرصے کے لیے کلاس منعقد کر سکتے ہیں اور پھر خدمت کے کسی اور دائرے کی جانب بڑھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر افراد اپنے آپ کو کاوش کے اس میدان کے لیے وقف کر دیں گے اور ایک طویل عرصہ تک ایسی کلاسیں جاری رکھیں گے جو خدا کی محبت میں بچوں کی نشو و نما کرتی ہیں۔ تاہم اس بات سے قطع نظر کہ شرکاء کون سا راستہ اختیار کرتے ہیں سب ہی کو اپنے سماج کے کم عمر ارکان سے تعامل کرنے کا موقع ملے گا خواہ پڑوسیوں سے ملاقاتوں میں، جلسہ جات اور اجتماعات میں شرکت کرنے میں یا بہن بھائیوں اور والدین کے طور پر۔ صورت حال چاہے کچھ بھی ہو اس یونٹ میں دریافت کیے گئے تصورات اور خیالات، جیسا کہ بیت العدلِ اعظم ہمیں بتاتے ہیں، اپنے "قیمتی ترین خزانے" کی نگہداشت کرنے کی ان کے سماج کی ذمہ داری کے بارے میں شرکاء کو بصیرت فراہم کریں گے۔ خدا کرے کہ ہم سب جو انسانیت کے روشن مستقبل کی طرف اُمید بھری نظروں سے دیکھتے ہیں درج ذیل اقتباسات سے القاء اور قوت حاصل کر سکیں:

"ہم انسانوں کے لئے وہ چیز مقرر کرتے ہیں جو اس کے بندوں کے درمیان کلامِ الٰہی کی سربلندی کا ذریعہ ہو نیز عالمِ وجود کی پیشرفت اور نفوس کی ترقی کا باعث بنے۔ اس مقصد کے لیے عظیم ترین وسیلہ بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔"[38]

"بچوں کی تعلیم و تربیت عالمِ انسانی کے انتہائی قابلِ تعریف کاموں میں سے ایک ہے اور خدائے رحمٰن کے الطاف و عنایت کے نزول کا سبب ہے کیونکہ تعلیم انسان کے تمام کمالات کی ناگزیر اساس ہے اور انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ عزتِ جاودانی کی بلندیوں کی جانب بڑھ سکے۔ اگر بچے کو طفولیت سے ہی تربیت دی جائے تو وہ بہتی ندیوں کے درمیان ایک نہال کی مانند مقدس

باغبان کی محبت و شفقت کے ذریعے علم و دانش کے صاف و شفاف پانیوں سے سیراب ہو گا۔ اور یقیناً وہ شمس حقیقت کی کرنیں منجذب کرے گا اور اس کی روشنی اور حرارت سے ہمیشہ گلستانِ حیات میں تروتازگی کے ساتھ نشو و نما پائے گا۔۔۔"

"اگر اس زبردست کام میں ایک زوردار کوشش کی جائے تو عالم انسانیت ایک اور زینت سے چمکے گی اور ایک اور نورانیت بکھیرے گی۔ تب یہ تاریک جہان نورانی ہو جائے گا اور یہ عالمِ امکان بہشتِ جاودانی بن جائے گا۔"[39]

حوالہ جات:

1۔ بیت العدل عظم الہیٰ کے پیام مورخہ ۲۱ اپریل ۲۰۰۹

2۔ حضرت بہاءاللہ، 'بہائی تعلیمات پر کمپائیلیشن' بیت العدل اعظم الہیٰ کے ریسرچ ڈپارٹمنٹ نے تیار کیا۔

3۔ حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب نمبر 106.1

4۔ حضرت عبدالبہاء، 'بہائی تعلیمات پر کمپائیلیشن' بیت العدل اعظم الہیٰ کے ریسرچ ڈپارٹمنٹ نے تیار کیا

5۔ حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے نمبر 122

6۔ حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب نمبر 108.8

7۔ ایضاً نمبر 110.2

8۔ ایضاً نمبر 100.2

9۔ ایضاً نمبر 99.1

10- ایضاً نمبر 103.5

11- ایضاً نمبر 122.1

12۔ 'اسٹار ویسٹ' میں حوالہ دیئے گئے حضرت عبدالبہاء کی تحریر

13۔ حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے نمبر 136 پیر گراف ۲

14۔ عالمی امن کی ترویج میں شائع، ۵ اگست، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 345 پیرا گراف 6

15۔ دعا اور عبادت میں، حضرت عبدالبہاء نمبر 24

16۔ حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے نمبر 43

17۔ عالمی امن کی ترویج میں شائع، ۲۴ اپریل، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 71 پیرا گراف 1

18۔ حضرت بہاءاللہ، کلمات مکنونہ میں، عربی نمبر ۳

19۔ ایضاً عربی نمبر ۱۲

20۔ ایضاً عربی نمبر ۱۱

21۔ حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے نمبر 728

22۔ 'دا کال اف ڈوائین بلوڈ'، نمبر 2.43 صفحہ نمبر 31

23۔ حضرت بہاءاللہ، کلمات مکنونہ میں، عربی نمبر ۵۹

24۔ عالمی امن کی ترویج میں شائع، ۲۶ مئی، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 204 پیرا گراف 1

25۔ حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب نمبر 129.2

26۔ حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے نمبر 155

27۔ ایضاً نمبر 101

28۔ حضرت بہاءاللہ، کلمات مکنونہ میں، عربی نمبر ۹

29۔ عالمی امن کی ترویج میں شائع، ۲۴ اپریل، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 73 پیرا گراف 4

30۔ حضرت بہاءاللہ 'ایپیسٹل ٹو دا سن اف ولف'، نمبر 27

31۔ کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، نمبر 8.53

32۔ حضرت عبدالبہاء 'دا سیکرٹ آف ڈیوائن سیوی لائزیشن'، نمبر 74

33۔ حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب نمبر 111.1

34۔ ایضاً نمبر 95.2

35۔ ایضاً نمبر 111.4

36۔ ایضاً نمبر 124.1

37۔ حضرت عبدالبہاء بہائی دعاوں میں

38۔ حضرت بہاءاللہ پر نازل لوح سے جو 'سوشل اکشن' میں تحریر ہے

39۔ حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب نمبر 103.1



بچوں کی کلاسوں کے لیے اسباق

گریڈ1

مقصد

پانچ یا چھ سال کی عمر کے بچوں کے لیے کلاسیں لینے کی صلاحیت پیدا کرنا جو کردار کی شائستگی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دعاؤں اور اقتباسات کو زبانی یاد کرنے اور گیت، کہانیوں، کھیل اور رنگ بھرنے پر مشتمل ہوتے ہیں۔

حصہ 1

پچھلے یونٹ میں آپ نے پہلے گریڈ میں اپنی تعلیمی کوشش کی نوعیت کے بارے میں سوچا تھااور اُن مختلف عناصر کا جائزہ لیا تھا جن پر سبق ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ دوسرا یونٹ خود چوبیس اسباق پر مشتمل ہے جو جیسا کہ آپ جانتے ہیں روحانی صفات کی نشوونما کے گرد تشکیل دیے گئے ہیں۔ان ابتدائی حصوں میں آپ کو اسباق کے مواد سے خود کو واقف کروانے اور انہیں سکھانے کی مشق کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ ہم یہ کریں گے کہ ایک وقت میں چار اسباق لیں گے اور ہر سبق میں مخاطب کی گئی روحانی صفات پر غور و فکر کریں گے۔اس کے بعد آپ کو اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ اسباق میں سے تفصیل سے گزرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور مختلف سر گرمیوں کو باری باری انجام دینے کے بعد آپ اگلے چار اسباق کی طرف بڑھیں گے۔

حصہ 2

گریڈ ا میں ہر کلاس کا آغاز افتتاحی دعا سے ہونا چاہیے جو معلم تلاوت کرے گا۔ مدد کے طور پر آپ کے لیے ایک نئی دعا تجویز کی جائے گی جو آپ چار اسباق میں تلاوت کر سکیں گے اور یوں کل چھے (٦) دعائیں ہوں گی۔ اگر آپ ان دعاؤں کو زبانی یاد کرنے کے قابل ہو سکیں تو اس سے بچوں کو زبانی یاد کرنے کی ان کی اپنی کوششوں میں بہت حوصلہ ملے گا۔اسباق اتا۴ کے لیے درج ذیل دعا تجویز کی جاتی ہے:

"اے خدا! ان بچوں کی تربیت فرما۔ یہ بچے تیرے بوستان کے پودے، تیرے سبزہ زار کے پھول اور تیری پھلواری کے گلاب ہیں۔ان پر اپنا مینہ برسا اور اپنی محبت سے اُن پر شمسِ حقیقت چمکا۔اپنی نسیم سے انہیں تر وتازہ کر دے تاکہ یہ تربیت حاصل کریں، نشوونما پائیں اور انتہائی حُسن وجمال کے ساتھ ظاہر ہوں۔تو ہی دینے والا ہے۔تو ہی رحم کرنے والا ہے۔"[1]

مندرجہ بالا دعا کی تلاوت کے بعد آپ چند بچوں کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ وہ ایک دعا تلاوت کریں جو انہیں زبانی یاد ہو۔ ہو سکتا ہے کہ شروع میں تمام بچے کلاس کے اس حصے میں شریک نہ ہو سکیں۔تاہم جوں جوں وہ اس گریڈ میں سیکھی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کریں گے رفتہ رفتہ زیادہ سے زیادہ بچے ایسا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ پچھلے یونٹ کے مطالعہ سے آپ ذیل میں دی گئی دعا سے پہلے ہی سے واقف ہیں جس پر وہ ان ابتدائی چند اسباق میں اپنی کوششوں کو مرکوز کریں گے۔

"وہ خدا ہے! اے خدا، میرے خدا! مجھے موتی جیسا صاف دل عطا فرما۔"[2]

افتتاحی دعا کے لئے وقف کیا گیا دورانیہ انتہائی اہم ہے؛ یہ خدا کی جانب عقیدت کی فضا قائم کرے گا یعنی ایک ایسی فضا جو سیکھنے کے لیے ساز گار ہو۔ حضرت عبدالبہاء ہمیں بتاتے ہیں کہ بچوں کو اکٹھے جمع کرنا اور انہیں دعائیں سکھانا ان کے دلوں کو ''مسرت بخشتا'' ہے۔ خدا کے ساتھ گفتگو ''اعلیٰ فراست کی حس بیدار کرتی ہے''۔

خدا کی تعظیم کا گہرا احساس پیدا کرنے اور دعا کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل درآمد کرنے میں بچوں کی مدد کی جانی چاہیے۔ اپنے دل و دماغ کو مقدس کلام پر مرکوز کرنے میں انہیں مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے خواہ وہ خود دعا کر رہے ہوں یا کسی دوسرے بچے کی تلاوت کی گئی دعا سُن رہے ہوں۔ معلم بچوں سے پوچھ سکتا ہے کہ وہ کس طرح تعظیم کا اظہار کر سکتے ہیں مثلاً انہیں کیسے بیٹھنا چاہیے، انہیں اپنے ہاتھوں کو کیسے رکھنا چاہیے کہ وہ ان کی توجہ کو نہ بٹائیں اور انہیں اپنی آنکھوں کو ادھر اُدھر بھٹکنے سے کیسے بچانا چاہیے۔ معلم ان کو ایسا کر کے دکھانے کو بھی کہہ سکتا ہے کہ وہ دعا تلاوت کرتے وقت خود کو کس طرح تیار کریں گے۔ آپ یاد رکھنا چاہیں گے کہ صرف تین یا چار بچوں کے لیے روحانی ماحول میں دعائیں پڑھنا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ہر بچہ ایک دعا تلاوت کرے جبکہ شور اور ہلچل ہو رہی ہو۔ پس آپ کو تجویز دی جاتی ہے کہ آپ پہلے سے اُن بچوں کا انتخاب کر لیں جو ہر کلاس کے آغاز میں دعا تلاوت کریں گے۔ آپ اس بات کو یقینی بنانا چاہیں گے کہ ہر بچے کو کم از کم تین یا چار کلاسوں کے بعد ایک بار دعا تلاوت کرنے کا موقع دیا جائے۔

سال کے دوران آپ کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کے ساتھ دعا کی نوعیت اور ہم کیوں دعا کرتے ہیں کے بارے میں بات کرنا اہمیت کا حامل ہوگا۔ نیچے دی گئی جگہ میں بیان کریں کہ پہلے چند ہفتوں کے دوران آپ ان سے کیا کہہ سکتے ہیں۔

حصہ 3

اب پہلے چار اسباق کا ایک ایک کر کے اپنے گروپ کے دیگر اراکین کے ساتھ غور سے مطالعہ کریں۔ آپ کو تعارفی تبصروں اور اقتباسات پر خصوصی توجہ دینی چاہیے جنہیں شاگرد زبانی یاد کریں گے۔ یقیناً آپ جانتے ہیں کہ پہلا سبق ''پاکیزگی'' کے موضوع پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ وہ روحانی صفت لکھیں جو اگلے تین اسباق میں سے ہر ایک کا محور ہے۔

سبق ۱: پاکیزگی

سبق ۲: ____________________

سبق ۳: ____________________

سبق ۴: ____________________

ان اسباق کو پڑھانے کی تیاری کرتے ہوئے آپ کو ہر ایک میں مخاطب کردہ صفت پر غور و فکر کرنے میں کچھ وقت صرف کرنا چاہیے جیسا کہ آپ پہلے یونٹ میں دل کی پاکیزگی پر کر چکے ہیں۔ ذیل میں دیگر تین صفات سے متعلق آثارِ مبارکہ سے چند اقتباسات ہیں۔ تجویز دی جاتی ہے کہ اس اقتباس کو ذہن میں رکھتے ہوئے جو آپ کے شاگرد زبانی یاد کریں گے آپ اپنے گروپ کے ساتھ ہر ایک سیٹ کو کئی بار پڑھیں اور مل کر اقتباسات پر غور و فکر کریں۔ اس کے بعد عمومی طور پر ایک فرد کی زندگی میں اور خصوصی طور پر ایک معلم کی حیثیت سے آپ کی کوششوں میں اُس صفت کی اہمیت کے بارے میں اپنے چند خیالات تحریر کریں۔ یاد رکھیں کہ یہ اقتباسات آپ کی کلاس کے بچوں کے لیے نہیں بلکہ آپ کے اپنے غور و فکر کے لیے ہیں۔

انصاف کے بارے ہم پڑھتے ہیں:

''بندوں کے واسطے انصاف ایک چراغ ہے، اسے ظلم و ستم کی ہوا کے جھونکوں سے گل نہ کرو۔ اس سے مقصود بندوں کے درمیان اتحاد کا اظہار ہے۔''[3]

''کوئی روشنی عدل کی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دنیا کے انتظام اور نوع بشر کے سکون کا دار و مدار اِسی پر ہے۔''[4]

''جہان کا تربیت کرنے والا عدل ہے کیونکہ یہ دو ستونوں پر قائم ہے، جزا اور سزا۔ یہ دونوں ستون اہلِ عالم کے لیے زندگی کے چشمے ہیں۔''[5]

''اے فرزندِ روح! انصاف مجھے سب چیزوں سے پیارا ہے۔ اگر تُو مجھے چاہتا ہے تو اس سے منہ نہ پھیر اور غافل نہ ہو تاکہ تُو میرا امین بن سکے۔ اور انصاف کی مدد سے تُو اپنی آنکھ سے دیکھے نہ کہ دوسروں کی آنکھ سے اور اپنے علم کے ذریعے سے جانے نہ کہ اپنے ہمسایہ کے علم سے۔ اس پر اپنے دل میں غور کر کہ تجھے کس طرح سزاوار ہے۔ بے شک انصاف تیرے لیے میرا تحفہ ہے اور پُر محبت مہربانی کا نشان۔ اسے اپنی نظر کے سامنے رکھ۔''[6]

____

____

محبت کی صفت کے بارے میں کلام الٰہی میں بتایا گیا ہے:

''محبت کا جوہر یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو محبوب کی طرف پھیر لے اور اس کے سوا ہر چیز سے خود کو منقطع کر لے، اور کسی چیز کی خواہش نہ کرے سوائے اس کے جو اس کے ربّ کی خواہش ہے۔''[7]

''آج کے دن امر اللہ کی خدمت کرنے کا مطلب احبائے الٰہی کے درمیان محبت اور رفاقت پیدا کرنا ہے۔''[8]

''مقدس مظاہرِ ظہور کے ظاہر ہونے کا مقصد ہمیشہ سے عالم انسانیت میں محبت اور رفاقت کا قیام رہا ہے۔''[9]

''تُو یقین سے جان لے کہ محبت ہی خدا کے مقدس دورِ دین کا راز ہے، محبت ہی تجلیِ رحمان ہے اور فیضِ روحانی کا چشمہ ہے۔ محبت ملکوت کا نور ہے، روح القدس کی دائمی سانس ہے جو روحِ انسانی کو حیات بخشتی ہے۔''[10]

اور سچائی کے حوالے سے ہمیں رہنمائی دی جاتی ہے:

''کہدے: تم اپنے نفوس کو صداقت اور ادب سے زینت دو۔''[11]

''سچائی کے بغیر کسی بھی نفس کے لیے خدا کے تمام عوالم میں ترقی اور کامیابی ناممکن ہے۔''[12]

"سچائی تمام خوبیوں میں سے بہترین خوبی ہے کیونکہ یہ دیگر تمام اوصاف کا احاطہ کرتی ہے۔ سچا آدمی تمام اخلاقی مشکلات سے محفوظ رہے گا، ہر بُرے کام سے بچا رہے گا اور ہر شریر عمل سے محفوظ رہے گا، کیونکہ تمام برائیاں اور بُری عادات سچائی کی متضاد ہیں اور سچا انسان ان سب کو نفرت انگیز خیال کرے گا۔"[13]

اب ان اقتباسات کو یاد کرنے کے علاوہ جو بچے ان اسباق میں زبانی یاد کریں گے آپ ہر سیٹ میں سے کم از کم ایک اقتباس یاد کر سکتے ہیں۔

حصہ 4

مندرجہ بالا غور و فکر کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ کہانیاں دوبارہ دہرائیں جو آپ اپنے شاگردوں کو پہلے چار اسباق میں سنائیں گے۔ جیسا کہ آپ نوٹ کریں گے چار میں سے تین حضرت عبدالبہاء کی زندگی سے اخذ کی گئی ہیں جو اعلیٰ ترین انسانی اقدار کے مجسم ہیں۔ گریڈ ۱ میں آپ جن بچوں کو پڑھائیں گے اُن میں سے چند شاید حضرت عبدالبہاء کی شخصیت سے واقف نہیں ہوں گے چنانچہ آپ کو انہیں مختصر طور پر متعارف کروانا ہوگا۔ کتاب ۲ کے تیسرے یونٹ میں آپ نے جو کچھ سیکھا اس نے حضرت عبدالبہاء کے منفرد مقام کے بارے میں آپ کی اپنی آگاہی بڑھادی ہوگی اور جیسے جیسے آپ کورسوں کے سلسلے کے مطالعہ میں آگے بڑھیں گے آپ اس قیمتی تحفے کیلئے خدا کے شکر گزار ہونگے جو اس نے انسانیت کو حضرت عبدالبہاء کی شخصیت کی صورت میں عطا کیا ہے۔ آپ بچوں کو حضرت عبدالبہاء کے بارے میں کیا بتائیں گے جب وہ گریڈ ۱ میں پہلا سبق شروع کریں گے؟

پہلے یونٹ کے اپنے مطالعہ سے آپ جانتے ہیں کہ بچوں کو کہانیاں سُنانے میں آپ انہیں واقعات تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ انہیں روحانی حقائق کی جھلک حاصل کرنے میں مدد کرنا چاہیں گے۔ آپ کو پہلے ہی یہ سوچنے کا موقع مل گیا تھا کہ کس طرح سبق ۱ میں حضرت عبدالبہاء کے مہمان کی کہانی آپ کے شاگردوں کو پاکیزگی کی صفت کی اہمیت اور اس کے لیے کوشش کرنے کا مطلب سمجھنے میں مدد کرے گی۔ آیئے اگلے تین اسباق میں کہانیوں کا اسی انداز میں جائزہ لیتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا سبق ۲ میں آپ ایک کہانی بیان کریں گے جو انصاف کے لیے حضرت عبدالبہاء کی فکرمندی کو ظاہر کرتی ہے جو کہ سبق کا موضوع ہے۔ اس میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جو اس وقت پیش آیا جب ایک دن حضرت عبدالبہاء عکا سے حیفا کی جانب سفر کر رہے تھے۔ کہانی کو سمجھنے کے لیے چند تفصیلات ہیں جو بچوں کو سمجھنا ہوں گیں۔ مثال کے طور پر یہ کہ ایک عام بگھی میں نشست اور نجی بگھی کی سواری میں نشست کے درمیان کیا فرق ہے۔ اس سے انہیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ حضرت عبدالبہاء اپنے ذاتی آرام کو ترک کرنے کے لیے تیار تھے تاکہ ضرورت مندوں کو روحانی اور مادی امداد فراہم کر سکیں۔ آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ آپ کے شاگرد اس بات کو سمجھ سکیں کہ حضرت عبدالبہاء کی طرزِ زندگی یعنی اپنے اوپر غیر ضروری طور پر خرچ نہ کرنا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا انصاف کی روحانی صفت کو ظاہر کرتی ہے؟ کہانی سنانے سے پہلے وہ چند کونسی تفصیلات ہیں جو آپ کے ذہن میں واضح ہونی چاہئیں؟

پیار سبق ۳ کا موضوع ہے اور یہاں آپ بچوں کو عکا میں ایک ایسے شخص کے بارے میں ایک کہانی سنائیں گے جو اگرچہ ہمیشہ حضرت عبدالبہاء کی بے ادبی کرتا تھا لیکن کئی سالوں تک آپ کی پُر محبت مہربانی حاصل کرتا رہا۔ یقیناً ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے محبت رکھنا آسان ہے جو ہم پر مہربان ہیں۔ لیکن حضرت عبدالبہاء کی محبت بے انتہا اور غیر مشروط تھی۔ کہانی سُناتے ہوئے آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ حضرت عبدالبہاء کی محبت کی یہ خصوصیت بچوں پر آشکار ہو جائے؟ آپ بچوں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں کہ وہ محبت کی قوت کو سراہ

سکیں جو جہالت کی وجہ سے بُرا سلوک کرنے والے شخص کا دل بدل سکتی ہے؟ ایسی کون سی تفصیلات ہیں جنہیں اگر چھوڑ دیا جائے تو بچوں کے لیے کہانی کو سمجھنا اور یہ بصیرت حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا؟

____

____

____

____

____

____

سبق ۴ میں جو سچائی کی صفت پر مرکوز ہے چرواہے کی مشہور کہانی شامل ہے جو بھیڑیا بھیڑیا چلاتا ہے۔ کہانی نوجوان چرواہے کے جھوٹ کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے جنہیں بچے آسانی سے سمجھ جائیں گے۔ لیکن آپ چاہیں گے کہ وہ مزید آگے بڑھیں اور سچ بولنے کا صلہ پہچان سکیں۔ یہ صلہ کیا ہے اور آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ بچے اسے کہانی سے سمجھ سکیں؟

____

____

____

____

____

____

____

حصہ 5

ان حصوں میں آپ نے گریڈ ا کے پہلے چار اسباق میں مخاطب کی گئیں روحانی صفات کے بارے میں غور کیا اور ان کی اہمیت کے بارے میں اپنی سمجھ کو عمیق کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کیسے یہ کہانیاں اُن صفات کی نوعیت کی جھلک پیش کرتی ہیں جو آپ توقع کرتے ہیں کہ اس گریڈ میں آپ کے شاگردوں میں مزید نشو و نما پائیں۔

اگلے چار اسباق پر جانے سے قبل آپ ان پہلے چار اسباق کو پڑھانے کی تیاری کے لیے اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ کچھ وقت لگائیں۔ پچھلے یونٹ میں جن طریقہ کار پر مشورت ہوئی ان سے استفادہ کرتے ہوئے آپ اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ باری باری زبانی یاد کرنے والی دعا کا تعارف پیش کرنے اور ہر سبق میں زبانی یاد کرنے والے اقتباس کے ساتھ زیرِ غور روحانی صفت کو پیش کرنے کی مشق کر سکتے ہیں۔ آپ

کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو کہانیاں سنائیں، کھیل کھیلیں اور گیت گائیں یہاں تک کہ آپ انہیں ایک حد تک اعتماد کے ساتھ سِکھا سکیں۔ اس بارے میں سوچیں کہ آپ رنگ بھرنے والے خاکوں کو کس طرح متعارف کروائیں گے۔ اس مشق کو شروع کرنے سے قبل پہلے یونٹ میں حصہ ۱۷ سے ۲۴ تک کا جائزہ لینا مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ تجویز کردہ مختلف عناصر کی مشق کرنے کے بعد آپ کے گروپ کے ہر رکن کو ایک یا ایک سے زیادہ اسباق سکھانے کے لیے کہا جا سکتا ہے جبکہ دوسرے ارکان شاگردوں کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اپنی صورتحال کے مطابق تین یا چار بچوں کو اکٹھا کر لیں اور ان کے ساتھ اسباق میں سے گزریں۔

مندرجہ بالا مشق کو سرانجام دینے کے دوران آپ شاید ہر سبق کے بارے میں نوٹ لینا چاہیں گے اور اسے سکھانے کے بارے میں اپنے خیالات کو درج کرنا چاہیں گے۔ مزید یہ کہ چند کھیلوں کے لیے آپ کو سبق سے پہلے لوازمات تیار کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بہت سے اساتذہ پہلی یونٹ میں مذکورہ نوٹ بک کا ایک حصہ ایسی تیاریوں کے لیے مختص کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اگرچہ آپ یہ کتاب اور اپنی نوٹ بک اپنے ساتھ یقیناً کلاس میں لے جائیں گے البتہ آپ ان میں سے محض پڑھ کر سُنانا نہیں چاہیں گے۔ جس حد تک آپ اس مواد کو آسانی اور جوش و خروش کے ساتھ پیش کرنے کے قابل ہوں گے اسی قدر آپ کے شاگرد سرگرمیوں میں بھرپور طور پر شامل ہو سکیں گے۔ چنانچہ مشق اور تیاری لازمی ہو گی۔

حصہ 6

اسباق ۵ تا ۸ کے لیے یہ تجویز کی جاتی ہے کہ آپ درج ذیل زبانی یاد کی گئی دعا سے ہر کلاس کا آغاز کریں:

"اے خدائے مہربان! یہ نازک بچے تیرے دستِ قدرت کی کاریگری ہیں اور تیری عظمت کی نشانیاں۔ اے خدا! ان بچوں کو محفوظ رکھ۔ حصولِ تعلیم میں ان کی امداد فرما۔ عالمِ انسانی کی خدمت پر موٴفق کر۔ اے خدا! یہ بچے موتیوں کے دانے ہیں۔ انہیں اپنی عنایت کی سیپی میں پال۔ تُو ہی بخشنے والا اور تُو ہی مہربان ہے۔"[14]

آپ اپنی تدریسی کوششوں کی روشنی میں اِن کلمات پر غور کرنے کے لیے کچھ لمحات لے سکتے ہیں۔ یہ ہر کلاس لینے کے آپ کے طرزِ عمل پر کس طرح اثرانداز ہوں گے؟ یہ بچوں کے نازک دلوں میں خدا کی محبت کو کیسے مستحکم کریں گے؟

____

____

____

____

____

ان اسباق میں آپ اپنے شاگردوں کو ذیل میں دی گئی دعا حفظ کرنے میں مدد کریں گے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایسا کرنا ان کے لیے تب زیادہ آسان ہو گا جب وہ اس کی اہمیت کی کچھ سمجھ رکھتے ہوں گے۔ اس سلسلے میں فراہم کردہ جگہ میں آپ اپنے چند خیالات لکھ سکتے ہیں۔ آپ کے خیال میں کون سے الفاظ انہیں نئے یا ناواقف لگ سکتے ہیں اور آپ ایسی صورتحال کے ذریعے جنہیں بچے آسانی سے سمجھ جائیں ان کی کیسے وضاحت کر سکتے ہیں؟ ایسے الفاظ کے علاوہ آپ کو یہ سمجھنے میں ان کی مدد کرنی ہو گی کہ چراغ اور ستارہ دونوں روشنی بکھیرتے ہیں اور یہ کہ روشنی کے بغیر اندھیرا ہوتا ہے اور ہم دیکھ نہیں سکتے اور گم بھی ہو سکتے ہیں۔ پس دعا میں ہم خدا سے التجا کرتے ہیں کہ ہم روحانی روشنی کے ساتھ چمکیں اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ اپنی قدرت و قوت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

"اے خدا! مجھے ہدایت دے، میری حفاظت فرما، مجھے روشنی دینے والا چراغ اور چمکنے والا ستارہ بنا۔ تو ہی مقتدر اور توانا ہے۔"[15]

____

____

____

____

حصہ 7

اب آپ ایک ایک کر کے اسباق ۵ تا ۸ کا مطالعہ کریں اور ان تعارفی کلمات پر جو آپ شاگردوں کے سامنے پیش کریں گے اور ان اقتباسات پر جنہیں وہ حفظ کریں گے آپ خصوصی توجہ دینا چاہیں گے۔ یہاں ہر سبق میں زیرِ بحث روحانی صفت کی نشاندہی کریں:

سبق ۵: ____

سبق ۶: ____

سبق ۷: ____

سبق ۸: ____

ذیل میں آثارِ مقدسہ سے چند اقتباسات ہیں جو ان چار صفات کے بارے میں بصیرت پیش کرتے ہیں۔ ہر سیٹ پر غور کریں جیسا کہ آپ نے پہلے بھی کیا ہے اور فراہم کردہ جگہ میں اپنے کچھ خیالات لکھیں۔

سخاوت کی صفت کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں:

"جب تمہارے پاس فراوانی ہو تو فیاض بنو اور جب تمہارے پاس نہیں تو صبر کرو۔"[16]

"بڑائی کا آغاز یہ ہے کہ انسان اپنا مال خود پر، اپنے اہل و عیال پر اور اپنے غریب دینی بھائیوں پر خرچ کرے۔"[17]

"انہیں جتنی زیادہ جفا کا سامنا کرنا پڑے اتنی زیادہ وفا دکھانی چاہیے اور جتنے زیادہ دکھ اور مصائب کا سامنا ہو انہیں اتنی زیادہ فیاضی سے نعمتوں کا پیالہ پیش کرنا چاہیے۔ یہی وہ روح ہے جو دنیا کی زندگی بن جائے گی اور یہی قلبِ عالم میں نورِ تابندہ ہے۔۔۔"[18]

" تم فیاضی کے مظاہر، ہستی کے اسرار کے مطالع، الہام کے اُترنے کا مقام، شان و عظمت کے مشارق، نفوس جن کو روح القدس سہارا دیتی ہے، ربّ کے شیدائی، اُس کے سوا ہر ایک سے منقطع، انسانی خصوصیات سے مقدس، آسمانی فرشتوں کی صفات سے ملبوس ہو جاؤ تاکہ تم اس نئے زمانہ، اس شاندار دور میں سب سے اعلیٰ عطیات حاصل کر سکو۔"[19]

ایثار کے بارے میں ہمیں نصیحت کی جاتی ہے:

"۔۔۔آپ کو ایک دوسرے سے لامحدود محبّت ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ دوسرے کو خود پر ترجیح دے۔"[20]

"اے پروردگار! مجھے فنا کا جام پلا دے، مجھے فنا کا لباس پہنا دے، مجھے دریائے فنا کی گہرائی میں پہنچا دے۔ مجھے اپنے احباب کی راہ گذر کا غبار بنا دے۔ مجھے اس سرزمین میں فدا کر دے جس پر تیری راہ میں تیرے پاکباز بندے چلے ہیں، اے عزت و برتری کے مالک!۔"[21]

"انسان وہ ہے جو دوسروں کی خاطر اپنے مفادات کو بھول جائے۔ وہ اپنا سکون دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کر دے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی جان بھی بنی نوع انسان کی زندگی کے لیے قربان کرنے کو تیار رہے۔ ایسا انسان عالمِ انسانیت کی شان ہے۔ ایسا انسان عالم انسانیت کا نور ہے۔ ایسا انسان وہ ہے جو ابدی خوشی حاصل کر لیتا ہے۔ ایسا انسان بارگاہِ الٰہی سے قریب ہے۔ ایسا انسان دائمی خوشی کا مظہر ہے۔"[22]

درج ذیل اقتباسات میں ہم خوشی کی حرکیات کی ایک جھلک دیکھتے ہیں:

"تُو مسرت کے پروں سے خدا کی محبت کی فضا میں بلند ہو۔"[23]

"تمامخوشیاں اُن لوگوں کے لیے ہیں جو اُس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس کے جمال سے مشرّف ہوئے اور اُس کے نغمات سے محظوظ ہوئے اور اُس کے مقدّس و متعال اور عزیز و منیر دہنِ مبارک سے نکلنے والے کلماتِ الٰہیہ سُن کر زندہ ہو گئے!"[24]

"خوشی ہمیں پر و بال عطا کرتی ہے! خوشی کے اوقات میں ہماری قوت زیادہ حیاتی، ہمارا ذہن تیز تر اور ہماری فہم کم دھندلائی ہوئی ہوتی ہے۔"[25]

"جہاں تک ممکن ہو ہر محفل میں محبت کی شمع روشن کرتے رہو اور شفقت سے ہر دل کو شاد و خرم کرتے رہو۔"[26]

ذیل کے اقتباسات ہمیں اخلاص کے بارے میں بتاتے ہیں:

"کہدے: مخلصین قربِ الٰہی کے ایسے مشتاق ہیں جیسے بچہ ماں کی آغوش کا مشتاق ہوتا ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ مشتاق، اگر تم جان سکو! نیز وہ ایسے مشتاق ہوتے ہیں جیسے پیاسا پانی کی آرزو میں تڑپتا ہے یا گناہ گار عفو و مغفرت اور رحم کا طلب گار ہوتا ہے۔"[27]

"ان دنوں سچائی جھوٹ کے پنجوں میں گرفتار ہے اور عدل ظلم کے کوڑوں سے دُکھ اٹھا رہا ہے۔"[28]

"ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنی مختصر سی زندگی کو سچائی اور خلوص سے بسر کرے۔"[29]

"تمہارے دل پاکیزہ اور ارادے پُر خلوص ہونے چاہیئں تاکہ تم ملکوتی عنایات حاصل کرنے کے قابل بن سکو۔"[30]

اوپر دیئے گئے ہر سیٹ میں سے کم از کم ایک اقتباس زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ 8

اب آیئے اسباق ۵ تا ۸ کی کہانیوں کی طرف رجوع کریں اور اس بارے میں سوچیں کہ وہ بچوں کو ان روحانی صفات کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے میں کس طرح مدد کریں گی جنہیں وہ سمجھ رہے ہیں۔ ہر کہانی کو دوبارہ پڑھنے کے بعد درج ذیل سوالات پر غور کریں۔

سبق ۵ میں کہانی کا مرکزی موضوع سخاوت ہے۔اس کہانی میں حضرت عبدالبہاء کے بچپن کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں آپ کے والد بزرگوار کی بھیڑوں کے ریوڑ کا ذکر ہے۔ کہانی کے کونسے حصے مرکزی موضوع سے متعلق ہیں؟ ایسی کون سی چند تفصیلات ہیں جنہیں اگر نکال دیا جائے تو بچوں کے لیے کہانی کو سمجھنا مشکل ہو جائے گا؟ یقیناً سب سے اہم وہ خوشی ہے جو حضرت بہاءاللہ نے چرواہوں کی جانب اپنے فرزند کی فیاضی کے جذبے کے بارے میں جان کر ظاہر کی تھی۔آپ کے بیانات نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ کیسے حضرت عبدالبہاء بڑے ہو کر انسانیت کی فلاح کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے نہ صرف مادی اشیاء بلکہ اپنی پوری ہستی کو۔ آپ یہ کیسے یقینی بنائیں گے کہ بچے حضرت عبدالبہاء کی فیاضی کی وسعت کو جان سکیں جو درحقیقت بے حد و حساب تھی؟

سبق ۶ میں کہانی بچوں کو ایثار کی راہوں کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ حضرت عبدالبہاء نے اس قیمتی کوٹ کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے یہ دکھایا کہ کس طرح آپ دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے تھے۔ آپ کیسے یقینی بنائیں گے کہ بچے آپ کی داستان گوئی سے اس نتیجے پر پہنچ سکیں؟ کہانی سنانے سے پہلے آپ کے ذہن میں کون سی چند تفصیلات واضح ہونی چاہئیں؟

سبق ۷ کا مرکزی موضوع خوشی ہے اور آپ لیروئے آیوئس کے بارے میں ایک کہانی سُنائیں گے جنہوں نے بچپن میں حضرت عبدالبہاء سے ملاقات کی تھی اور جنہوں نے بعد میں اپنی زندگی امر اللہ کی پیشرفت کے لیے وقف کر دی تھی۔ کہانی میں لیروئے فیصلہ کرتا ہے کہ وہ حضرت عبدالبہاء کو پھولوں کا وہ گلدستہ نہیں دے گا جو اس نے آپ لیے خریدا ہے بلکہ اس کی بجائے وہ آپ کو اپنا دل پیش کرنا چاہتا ہے۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ لیروئے نے ایسا کیوں کیا آپ کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ آپ بچوں کے لیے یہ نکتہ واضح کریں کہ انسانی دل کسی بھی مادی چیز سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ جب آپ کہانی کا وہ حصہ سنائیں گے تو کیا آپ کیلئے اپنی آواز کے ذریعے زور دینا کافی ہوگا؟ اگر بچوں کو خیالات کی ترتیب کو سمجھنا ہے اور یہ جاننا ہے کہ کیوں حضرت عبدالبہاء کا لیروئے کو اپنے کوٹ سے سرخ گلاب پیش کرنا اُس کے لیے اس قدر خوشی کا باعث تھا تو آپ کی داستان گوئی میں کن تفصیلات پر زور دینے کی ضرورت ہوگی؟

اپنی پوری زندگی حضرت عبدالبہاء ان سب لوگوں کو مسرت بخشتے تھے جو آپ کے حضور حاضر ہوتے۔ اس کہانی میں ہم دیکھتے ہیں کہ لیروئے ہر چیز سے بڑھ کر حضرت عبدالبہاء کے دل کو مسرور کرنا چاہتا تھا۔ بچوں کے لیے یہ سمجھنا کیوں ضروری ہے کہ خوشی کا سب سے بڑا ذریعہ دوسروں کو خوشی دینا ہے؟

سبق ۸ میں خلوص پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور بچوں کو کہانی کا تعارف کرواتے ہوئے آپ اس بات کی وضاحت کرنا چاہیں گے کہ بعض اوقات کسی صفت کے حامل ہونے کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ہم ایک ایسی کہانی سُن سکتے ہیں جو اس صفت کے نہ ہونے کو ظاہر کرے۔ اس کی ایک مثال اس شخص کی کہانی ہے جو اپنے پڑوسی کو اپنا درخت کاٹنے پر راضی کرتا ہے۔ آپ بچوں کو یہ سمجھنے میں کس طرح مدد کریں گے کہ اس

کا کیا مطلب ہے کہ ظاہری شکلیں کبھی کبھار دھوکا دے سکتی ہیں؟ کہانی سنانے میں آپ کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ بچے یہ نہ سوچ بیٹھیں کہ جو پڑوسی غیر مخلص تھا اسے در حقیقت فائدہ حاصل ہوا۔ آپ بچوں کو غیر مخلص ہونے کے منفی اثرات کو سمجھنے میں مدد کی خاطر کیا بتائیں گے؟

حصہ 9

اب جب کہ آپ نے اسباق ۵تا۸ میں زیرِ بحث روحانی صفات کے بارے میں کچھ بصیرتیں حاصل کر لی ہیں تو آپ کو یہاں رُک کر اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ اسباق اور ان کے مختلف عناصر کو انجام دینے کی مشق کرنی چاہیے جیسا کہ آپ نے پہلے چار اسباق کے لیے کیا تھا۔ یاد رکھیں اپنی نوٹ بک میں آپ ہر سبق کے بارے میں جو بھی نکات یادداشت کرنا چاہتے ہیں انہیں لکھ سکتے ہیں اور اسے پڑھانے کے طریقے کے بارے میں اپنے خیالات درج کر سکتے ہیں۔

حصہ 10

یہ تجویز دی جاتی ہے کہ اسباق ۹ سے ۱۲ کے لیے آپ ہر کلاس کا آغاز درج ذیل دعا سے کریں جسے زبانی یاد کرنے کی آپ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

"الٰہی! اپنے جمال کو میری غذا اور اپنے قرب کو میرا شربت بنا۔ اپنی رضا میں مجھے محویت عطا کر اور میرے اعمال تیرے احکام کے مطابق ہوں میری خدمت اور دعا تیری حضوری میں قبول ہو اور میرا عمل تیری توصیف و تمجید کا عنوان ہو۔ میں صرف تجھ سے ہی مدد کا طلب گار ہوں اور میرا گھر تیرے رہنے کا مقدس مقام ہو۔ بے شک تو ہر جگہ حاضر و ناظر اور محبوب ہے۔"[31]

ان چار اسباق میں آپ اپنے شاگردوں کو مندرجہ ذیل دعا زبانی یاد کرنے میں مدد کریں گے۔ آپ کو کن الفاظ یا عبارات کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ بچے دعا کی اہمیت کو سمجھ سکیں؟

"مبارک ہے وہ جگہ، اور وہ گھر، اور وہ مقام، اور وہ شہر، اور وہ دل، اور وہ پہاڑ، اور وہ پناہ گاہ، اور وہ غار، اور وہ وادی، اور وہ زمین، اور وہ سمندر، اور وہ جزیرہ اور وہ مرغزار جہاں اللہ کا ذکر کیا گیا اور اس کی حمد و ثناء کی گئی۔"[32]

حصہ 11

جیسا آپ نے گزشتہ حصوں میں کیا ہے اب اسباق ۹تا۱۲ کا مطالعہ کریں اور تعارفی کلمات اور زبانی یاد کرنے والے اقتباسات پر خصوصی توجہ دیں۔ ذیل میں اس روحانی صفت کی نشاندہی کریں جس پر ہر سبق مرکوز ہے۔

سبق ۹: ____________________

سبق ۱۰: ____________________

سبق ۱۱: ____________________

سبق ۱۲: ____________________

مندرجہ بالا چار صفات کی اہمیت کے بارے میں آپ کی اپنی سمجھ بڑھانے کے لیے ہر ایک سے متعلق اقتباسات کے انتخاب پر غور کریں۔ جب آپ ایسا کر رہے ہوں تو اُس اقتباس کو ذہن میں رکھیں جسے آپ کے شاگرد زبانی یاد کریں گے۔ اس کے بعد ایک فرد کی زندگی میں اور بچوں کے معلم کے لیے اُس صفت کی اہمیت پر اپنے خیالات تحریر کریں۔

فروتنی کی صفت کے بارے میں آثارِ مبارکہ ہمیں بتاتے ہیں:

"انسان کو اُس کی فروتنی عزت اور اقتدار کے آسمان پر چڑھا دیتی ہے اور اس کا غرور ذلت و خواری کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔"[33]

"ہر نفس جو آج کے دن نہایت خضوع و خشوع سے خدا کے ساتھ چلتا ہے اور اس سے تمسک رکھتا ہے تو اس کو عزت و شان سے نوازا جائے گا اور تمام اچھے اسماء و مراتب اُس کے ہوں گے۔"[34]

"احبائے الٰہی جس محفل میں بیٹھیں اور جس کسی سے ملاقات کریں انہیں چاہیے کہ خدا کے ساتھ اپنی عقیدت اور اس کی عظمت وثناء کے ذکر میں اس قدر عاجزی وانکساری کا اظہار کریں کہ اُن کے قدموں کے نیچے خاک کا ہر ذرہ ان کے خلوص کی گواہی دے۔"[35]

"یہ بات یقینی ہے کہ انسان کا سب بڑا امتیاز اپنے پروردگار کے سامنے انکساری اختیار کرنا اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔۔۔"[36]

شکر گزاری کی اہمیت پر ہم پڑھتے ہیں:

"خوب سمجھ لے کہ میں نے تیری طرف عالمِ قدس کی تمام خوشبوئیں بھیج دی ہیں۔ تجھ پر اپنا قول پورا کر دیا ہے، تیرے ذریعے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تیرے لیے میں نے وہی چاہا جو اپنے لیے چاہا۔ پس مجھ سے راضی ہو اور میرا شکر ادا کر۔"[37]

"خدا ہی تیرے لیے کافی ہے۔ تو اس کی روح کے ساتھ ہم راز ہو اور شکر گزاروں میں شامل ہو جا۔"[38]

"اس لیے تُو خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھے طاقت دی کہ تُو اس کے امر کی نصرت کرے۔ اُس نے علم اور حکمت کے پھول تیرے دل کے باغ میں کھلائے۔ اس طرح تجھ پر اُس کا فضل طاری ہو گیا اور اس نے تمام مخلوق کا احاطہ کر لیا۔"[39]

"حقیقت یہ ہے کہ خدا نے انسان کو ایسی خوبیاں، طاقتیں اور مثالی صلاحیتیں عطا کی ہیں جن سے فطرت بالکل محروم ہے اور جس سے انسان بلند، ممتاز اور اعلیٰ ہے۔ ہمیں ان عنایتوں اور ان طاقتوں کے لیے جو اُس نے ہمیں دی ہیں، اس تاج کے لیے جو اس نے ہمارے سروں پر رکھا ہے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔"[40]

نیچے دیئے گئے اقتباسات ہمیں معافی ودر گزر (بخشش) کے بارے میں آگاہی دیتے ہیں:

"اسے چاہیے کہ گناہگار کو معاف کرے، اور اس کی پست حالت سے ہر گز نفرت نہ کرے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کا اپنا خاتمہ کیسے ہونے والا ہے۔"[41]

"ہر شے کا مرکزی جوہر ہر شے سے یہ شہادت دیتا ہے: 'آج کے دن تمام عفو و معافی خدائے بے مثل، لاشریک، مہیمن، ستّار سے جاری ہے۔'"[42]

"اس لیے کسی کی کوتاہیوں پر نظر نہ کرو۔ معافی و در گزر کی نگاہ سے دیکھو۔ ناقص نظر نقائص کو دیکھتی ہے۔ چشمِ خطا پوش نفوس کے خالق کی طرف ناظر ہوتی ہے۔"[43]

"تمہارا دل کسی سے رنجیدہ نہ ہو۔ اگر کوئی تمہارے ساتھ کوئی خطا یا بُرائی کرے تو تمہیں اسے فوراً معاف کر دینا چاہیے۔"[44]

مندرجہ ذیل اقتباسات دیانت داری کی صفت کو بیان کرتے ہیں جسے ہم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

"کہہ دے کہ انسان کا مرتبہ اس کی دیانت وعفت اور عقل واخلاق کے سبب بلند ہوتا ہے اور خیانت، جھوٹ، جہالت اور منافقت سے وہ پستی میں گرتا ہے۔"[45]

"اے خدا کے دوستو! جو خدا کے شہروں میں رہتے ہو اور اے خدا کے پیارو! جو خدا کی بستیوں میں بستے ہو یہ مظلوم تمہیں امانت اور دیانت کی نصیحت کرتا ہے۔ مبارک وہ بستی جو امانت و دیانت کی روشنیوں سے فائز ہے۔ انہی دونوں کے ذریعہ انسان کا درجہ بلند ہوتا ہے

اور تمام عالمِ امکان کے باشندوں پر اطمینان کا دروازہ کھُلتا ہے۔ مبارک وہ انسان جو دونوں کو مضبوط تھامتا ہے اور اُن کی شان کو پہچانتا ہے اور اُس پر افسوس جو ان دونوں کے مقام سے منکر ہے۔"[46]

"قابلِ اعتماد ہونا، حکمت اور دیانت داری بے شک اپنی مخلوق کے لیے خدا کی عمدہ ترین زینت ہیں۔ یہ خوبصورت لباس ہر انسانی ہیکل کے لیے ایک بہترین پوشاک ہے۔ خوش بخت ہیں وہ جو سمجھتے ہیں اور بھلائی ہے اُن کے لیے جو ایسے فضائل کو اپناتے ہیں۔"[47]

اوپر دیئے گئے ہر سیٹ میں سے کم از کم ایک اقتباس زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ 12

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ ان چار اسباق کی کہانیاں کیسے آپ کے شاگردوں کو مندرجہ بالا روحانی صفات کے بارے میں بصیرتیں فراہم کریں گی۔

سبق ۹ کی کہانی میں اس وقت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جب حضرت عبدالبہاء چند امیر ملاقاتیوں سے ملے۔ یہ کہانی آپ کی سراسر عاجزی کو بچوں کے لیے واضح کرے گی۔ یہ کہ حضرت عبدالبہاء اپنے ساتھ ظاہری شان و شوکت کا سلوک پسند نہیں کرتے تھے اس کہانی کا مرکزی خیال ہے۔ یہ کس طرح آپ کی فروتنی کو ظاہر کرتا ہے؟ بلاشبہ ظاہری شان و شوکت کے مخصوص انداز یعنی پیالہ، پانی اور خوشبودار تولیہ صرف ایک دلچسپ تفصیل ہے اور اس کی وجہ سے آپ کی داستان گوئی میں مرکزی موضوع سے توجہ نہیں ہٹنی چاہیے۔ اس کی بجائے کہانی کے نتیجے پر زور دینا چاہیے۔ یہ کہانی حضرت عبدالبہاء کی عاجزی اور دوسروں کی خدمت کرنے کی آپ کی خواہش کے بارے میں بچوں کی سمجھ کو مزید کیسے بڑھائے گی؟

سبق ۱۰ کا موضوع شکر گزاری ہے اور بچے ایک ایسی خاتون کی کہانی سنیں گے جو حضرت عبدالبہاء سے ملنے جاتی ہے اور آپ کے ساتھ اپنی تمام پریشانیاں اور رنجشیں بانٹنے لگتی ہے۔ بعد ازاں حضرت عبدالبہاء ان کا تعارف مرزا حیدر علی سے کرواتے ہیں جو زندگی میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود خدا کی طرف سے ملنے والی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے کبھی رُکتے نہیں تھے۔ کہانی بیان کرتے ہوئے آپ اپنے شاگردوں پر یہ واضح کرنا چاہیں گے کہ حضرت عبدالبہاء نے محض اتفاقاً اس خاتون سے میرزا حیدر علی کا تعارف نہیں کروایا تھا۔ آپ کے خیال میں اس خاتون نے اُن کی ملاقات سے کیا سیکھا؟ اس کہانی کے ذریعے کیسے یہ سبق دیا گیا ہے؟

معافی و در گذر سبق ۱۱ کا موضوع ہے اور آپ اپنے شاگردوں کو حضرت عبدالبہاء کی ایک کہانی سنائیں گے جو ان لوگوں پر معافی کا اثر دکھاتی ہے جنھیں ہم معاف کرتے ہیں۔ کہانی کی بہت سی تفصیلات ہیں اور اگر بچوں کو خیالات کی ترتیب کو سمجھنا ہے تو آپ کو وہ تفصیلات واضح طور پر بیان کرنا ہونگی۔ یہ کہانی عکا کے ایک گورنر کے بارے میں ہے جو اس شہر میں حضرت عبدالبہاء اور آپ کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہانی میں نہ صرف حضرت عبدالبہاء گورنر کو اس کے کیے پر معاف کرتے ہیں بلکہ آپ اُس گورنر کے ساتھ جس نے اپنا سب کچھ کھو دیا ہے مہربانی کا سلوک کرتے ہیں اور مصیبت کی گھڑی میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کی توقع ہونی چاہیے کہ بچے اس کہانی سے یہ سمجھ سکیں کہ جیسے حضرت عبدالبہاء نے دکھایا معافی و در گذر اس بات سے بڑھ کر ہے کہ ہم اپنے ساتھ بُرا کرنے والوں کے لیے غصے اور ناراضگی کے جذبات نہ رکھیں۔ آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ اِس خیال کو سمجھ چکے ہیں؟

سبق ۱۲ کی کہانی میں بچے دیکھیں گے کہ ایک ایسے ڈرائیور کی جانب حضرت عبدالبہاء کا کیا ردِ عمل تھا جو بگھی کی سواری کے لیے ناجائز کرایہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگرچہ حضرت عبدالبہاء رحمدلی اور شائستگی کا جوہر تھے لیکن آپ لوگوں کو کبھی بھی اپنے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے کام لینے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ آپ کے خیال میں ڈرائیور نے حضرت عبدالبہاء کے جواب سے کیا سیکھا؟ آپ بچوں کو یہ سمجھنے میں کس طرح مدد کریں گے کہ بے ایمانی سے در حقیقت ہم جو کچھ کھوتے ہیں وہ کسی مادی چیز کو کھو دینے سے کہیں زیادہ ہے جیسا کہ ڈرائیور کا اچھی خاصی بخشش سے محروم ہو جانا؟

حصہ 13

اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ اسباق ۹ تا ۱۲ میں سرگرمیوں کو انجام دینے کی مشق کرنے کے بعد آپ اگلے چار اسباق کی جانب بڑھیں گے۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ سبق ۱۳ سے ۱۶ تک کلاس کے دورانیے کا آغاز آپ زبانی یاد کی گئی مندرجہ ذیل دعا سے کریں۔

"اے میرے مہربان رب! یہ تیری خوشنودی کے گلشن میں اُگنے والا سُنبل کا پھول ہے اور علمِ الٰہی کے باغ میں نمودار ہونے والی شاخ ہے۔ اے پروردگارِ عنایت! اسے مسلسل اور ہر وقت اپنی نسیمِ جاں بخش سے تروتازہ رکھ اور اے مہربان خدا! اپنی رحمت کے بادلوں کی پھوار سے اسے سرسبز، تازہ و شاداب بنا۔ بے شک تو ہی جلیل و عزیز ہے۔"[48]

ذیل میں وہ دعا دی گئی ہے جو آپ کے شاگرد اسباق ۱۳ تا ۱۶ میں زبانی یاد کریں گے۔ اس کی اہمیت کو سمجھنے میں ان کی مدد کرنے کے لیے آپ کو ایسے الفاظ یا فقروں کی نشاندہی کرنی ہو گی جو آپ کے شاگردوں کے لیے نئے یا نامانوس ہوں اور ان کی وضاحت کے لیے مناسب جملے وضع کرنا ہوں گے۔ یقیناً وہ دعا میں تصویر کشی کو آسانی سے سمجھ جائیں گے جو اُس دعا سے مطابقت رکھے گی جو آپ اِن اسباق میں زبانی تلاوت کر رہے ہوں گے۔

"اے پروردگار! اس نہالِ تازہ کو اپنے بے پناہ فضل کے باغ میں اُگا، اسے اپنی پُر محبت مہربانی کے فواروں سے پانی دے اور اسے توفیق بخش کہ یہ تیرے فیض و عنایت کی پھوار کے ذریعے ایک دلکش پودا بن سکے۔ تو ہی مقتدر و توانا ہے۔"[49]

حصہ 14

ہر سبق کو معمول کے مطابق اپنے ساتھی شرکاء کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد اسباق ۱۳تا۱۶ میں بیان کردہ صفات ذیل میں درج کریں۔

سبق ۱۳: ____________________

سبق ۱۴: ____________________

سبق ۱۵: ____________________

سبق ۱۶: ____________________

درج ذیل اقتباسات آپ کو ان اسباق میں زیرِ غور روحانی صفات پر مزید غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کریں گے جیسا کہ آپ پہلے بھی کر چکے ہیں۔

ہمدردی ظاہر کرنے کی اہمیت کے بارے ہم پڑھتے ہیں:

"ہمدردی کے چراغ جلاؤتا کہ دل صاف اور پاکیزہ ہو جائیں اور تیری تائیدات سے حصہ پاسکیں۔"[50]

"ہمدرد بنو تا کہ تمہارے اعمال چراغ سے نکلنے والی روشنی کی طرح چمکیں۔"[51]

" تم ایک درخت کے پھل اور ایک شاخ کے پتے ہو۔ تمام نسل انسانی سے ہمدردی و مہربانی سے پیش آؤ۔"[52]

"اب احبائے الٰہی کے لئے لازم ہے کہ ان تعلیماتِ ربانی کے مطابق قیام کریں۔ ابنائے بشر کے لئے پدرِ مہربان اور جوانوں کے لئے برادرِ پُر شفقت اور عمر رسیدہ کے لئے اولادِ جانفشاں بن جائیں۔"[53]

انقطاع کی صفت کے بارے میں ہمیں نصیحت کی جاتی ہے:

"تم اپنے آپ کو میرے سوا سب سے منقطع کر لو اور اپنے چہرے کو میرے چہرے کی طرف کر لو کیونکہ یہ تمہارے لیے ان چیزوں سے بہتر ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں۔"[54]

"تمہیں جو زینتِ دنیا مل گئی ہے اس پر نہ پھولو اور اس پر بھروسہ نہ کرو۔ خدائے بزرگ و برتر کی یاد میں دل لگاؤ۔"[55]

"انقطاع کا جوہر بارگاہِ خداوندی کی جانب متوجہ ہونا، اس تک پہنچنا، اسی کی طرف نظر رکھنا اور اس کی حضوری میں حاضر ہو جانا ہے۔"[56]

"انقطاع سورج کی مانند ہے، جس دل میں بھی یہ چمکتا ہے وہ حرص و طمع اور انا کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جس کی نظر سوجھ بوجھ کی روشنی سے منور ہے وہ یقیناً دنیا اور اس کی جھوٹی شان سے خود کو منقطع کر لے گا۔۔۔ خود کو دنیا اور اس کی شرمندہ کرنے والی باتوں سے پریشان نہ ہونے دو۔ مبارک ہے وہ شخص جسے مال و دولت غرور سے نہیں بھرتی اور غربت غم زدہ نہیں کرتی۔"[57]

درج ذیل اقتباسات ہمیں قناعت کی صفت کے بارے میں بتاتے ہیں:

"اے انسان کے بیٹے! تو زمین کی وسعت میں چلتا چلا جا۔ اور آسمان کے میدان میں بھاگتا پھر۔ تو بھی ہمارے حکم کے آگے جھکنے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے کے بغیر کہیں چین نہ پائے گا۔"[58]

"اے خواہش کے پتلے! حرص و ہویٰ کو چھوڑ کر قناعت اختیار کرنے کی کوشش کر۔ کیونکہ حریص ہمیشہ محروم اور قانع ہمیشہ محبوب و مقبول ہوتا ہے۔"[59]

"لہٰذا تسلیم و رضا کے راستے پر چلو۔ نہ تو کوئی مشکل تمہارے دل کو اداس کرے اور نہ ہی تم دنیاوی چیزوں سے دل لگاؤ۔ خدا کی رضا پر خوش اور مطمئن رہو تاکہ تمہارے قلب و روح کو سکون ملے اور تمہارا باطنی وجود حقیقی خوشی کا لطف اُٹھائے۔"[60]

درج ذیل اقتباسات مہربانی کے بارے میں ہماری سمجھ کو جِلا بخشتے ہیں:

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ہر وقت صلح و اتفاق سے اپنی خوشنودی کے بہشت میں ملتے جلتے دیکھیں اور تمہارے اعمال سے دوستی اور اتحاد، شفقت و مہربانی اور ملنساری و رفاقت کی خوشبو پائیں۔"[61]

"تم خلوصِ دل سے مہربان بنو نہ کہ محض ظاہری طور پر۔ احبائے الٰہی میں سے ہر ایک کو اس بات پر توجہ مرکوز کرنا چاہیے کہ وہ پروردگار کی رحمت بنے اور مالک کا فضل سب انسانوں تک پہنچائے۔ جس سے بھی ملے ہر ایک سے نیکی کرے اور اسے کوئی نفع پہنچائے۔"[62]

"۔۔۔انسان کیوں ایک دوسرے کے ساتھ ناانصاف اور بے رحم ہو اور خدا کی مرضی کے خلاف عمل کرے؟ چونکہ وہ ہم سے محبت کرتا تو ہم دشمنی اور نفرت کا سبب کیوں بنیں؟ اگر خدا سب سے محبت نہ کرتا تو وہ سب کو پیدا نہ کرتا، سب کی تربیت نہ کرتا اور سب کو وسائل فراہم نہ کرتا۔ پُر محبت مہربانی ملکوتی حکمتِ عملی ہے۔"[63]

"تم محض الفاظ کے ذریعے ہی دوستی کے اظہار سے مطمئن نہ ہو رہو، اپنے دل کو ان سب کے لیے پُر محبت مہربانی سے جلنے دو جن کا تمہاری راہ سے گزر ہو۔"[64]

اوپر دیئے گئے ہر سیٹ میں سے کم از کم ایک اقتباس زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ 15

اسباق ۱۳ تا ۱۶ میں مخاطب کی گئی روحانی صفات کے بارے میں اپنی سمجھ کو گہرا کرنے کے بعد آپ ان 4 کہانیوں کو دوبارہ پڑھیں اور نیچے دیئے گئے سوالات پر اپنے گروپ کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔

سبق ۱۳ کا موضوع ہمدردی ہے اور آپ جو کہانی سُنائیں گے وہ ایک خاتون کی ہے جس نے حضرت عبدالبہاء سے ملنے کی اُمید میں اُس گھر کے دروازے پر دستک دی تھی جہاں آپ مقیم تھے لیکن اُسے وہاں سے واپس بھیج دیا گیا تھا۔ کہانی کا کون سا حصہ خاتون کی جانب حضرت عبدالبہاء کی ہمدردی کو ظاہر کرتا ہے؟ ایسی کونسی تفصیلات ہیں جو کہانی کو سمجھنے میں بچوں کی مدد کریں گی اور اس بات کا ادراک کرنے میں مددگار ہوں گی کہ ایک دردمند دل جو اگرچہ سب کے لیے یکساں طور پر فکرمند ہوتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لیے زیادہ حساس ہوتا ہے جو مشکلات، پریشانی یا غم میں مبتلا ہوں؟

سبق ۱۴ انقطاع کی روحانی صفت پر مرکوز ہے۔ اس کہانی میں دو دوست شامل ہیں جو ارضِ اقدس کے سفر پر جانے کا فیصلہ کرتے ہیں جن میں ایک امیر ہے اور دوسرا اتنا امیر نہیں ہے۔ بے شک انقطاع کی روحانی صفت کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے کیلئے بچوں کو اس بات کی شناخت کرنے کی ضرورت ہو گی کہ ارضِ اقدس کا سفر خدا کے قریب ہونے کی علامت ہے۔ آپ بچوں کو جو بات سمجھانا چاہیں گے وہ یہ ہے کہ انقطاع کا انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ ہمارے پاس کتنا زیادہ یا کتنا کم ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ آیا ہم خدا کے قریب تر ہونے میں اپنی املاک کو رکاوٹ بننے دیتے ہیں۔ کہانی اس تفہیم کو پروان چڑھانے میں کس طرح مدد کرے گی؟

سبق ۱۵ کی کہانی بچوں کو قناعت کی صفت کے بارے میں بصیرت فراہم کرے گی جو کہ مرکزی موضوع ہے۔ حضرت عبدالبہاء اپنے ساتھیوں کو بتاتے ہیں کہ وہ سجنِ عکا میں قید کے دوران خوش تھے کیونکہ آپ نے وہ دن خدمت کے راستے پر گزارے۔ یہ بیان قناعت کے بارے میں بچوں کی سمجھ کو کیسے متاثر کرے گا؟ وہ کیسے سمجھیں گے کہ جسمانی طور پر قید ہونے کے باوجود حضرت عبدالبہاء کی روح کو کبھی بھی اسیر نہیں کیا جا سکتا تھا؟

سبق ۱۶ کی کہانی کو بیان کرتے ہوئے جو ایک شخص کے بارے میں ہے جو غصے اور نفرت سے بھرا ہوا تھا آپ کو چند مخصوص تفصیلات پر زور دینا ہوگا۔ بصورت دیگر بچے یہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ یہ کہانی مہربانی کے مرکزی موضوع سے کیسے متعلق ہے۔ یہ تفصیلات کیا ہیں؟ حضرت عبدالبہاء اس شخص کو کیسے سبق سکھاتے ہیں جو اتنے عرصے تک اپنے غصے اور نفرت سے چمٹا رہا؟

حصہ 16

امید کی جاتی ہے کہ اسباق ۱۳ تا ۱۶ کا آپ کا تجزیہ باثمر رہا ہوگا اور آپ اور آپ کے ساتھی شرکاء نے اکٹھے مختلف عناصر کی مشق کرنے سے لطف اٹھایا ہوگا۔ جہاں تک اسباق ۱۷ تا ۲۰ کا تعلق ہے آپ ہر کلاس کے آغاز میں زبانی یاد کی ہوئی درج ذیل دعا تلاوت کر سکتے ہیں:

"الٰہی الٰہی! یہ تیرا بندہ تیری جانب بڑھا ہے، تیرے صحرائے عشق میں بیتابی سے بھٹک رہا ہے، تیری خدمت کی راہ پر چل رہا ہے، تیرے کرم کی آس لگائے تیرے فضل کی امید کر رہا ہے، تیری ملکوت پر بھروسا کر رہا ہے اور تیری شرابِ عنایت سے سرمست ہے۔ اے میرے خدا! تیرے لیے اِس کی چاہت کی شدت، تیری حمد و ثنا میں اس کی ثابت قدمی اور تیرے لیے اس کی حرارتِ محبت میں اضافہ کر دے۔

بے شک تو ہی فیاض اور فضل و کرم کا مالک ہے۔ تیرے سوا کوئی خدا نہیں، تو ہی غفور و رحیم ہے۔"[65]

ان اسباق میں بچے درج ذیل دعا کو حفظ کرنے پر توجہ مرکوز کریں گے اور پہلے کی طرح آپ یہ درج کرنا چاہیں گے کہ آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ وہ ان الفاظ کی کچھ سمجھ حاصل کر رہے ہیں جنہیں وہ زبانی یاد کر رہے ہیں۔ یہ دعا پچھلی دعاؤں سے قدرے طویل ہے اور اگر بچوں کو یہ دعا یا دوسری دعائیں ان چار مختص کردہ اسباق میں زبانی یاد کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہو تو آپ ضرورت کے مطابق مناسب ردوبدل کر سکتے ہیں۔

"اے میرے خدا! تیرا نام میری شفا، تیری یاد میری دوا ہے۔ تیرا قرب میری دلی تمنا اور تیری محبت مونس و ہمدم ہے۔ تیرا فضل و کرم میرا طبیب اور دنیا و آخرت میں میرا حامی و مددگار ہے۔ بے شک تُو ہی عطا فرمانے والا علیم و حکیم ہے۔"[66]

____

____

____

____

____

حصہ 17

اسباق ۱۷ تا ۲۰ کا جائزہ شروع کرنے کیلئے ان کو معمول کے مطابق ایک ایک کر کے پڑھیں اور ان روحانی صفات کو درج کریں جو آپ بچوں کے ساتھ مل کر ان اسباق میں دریافت کریں گے۔

سبق ۱۷: ______________________________

سبق ۱۸: ______________________________

سبق ۱۹: ______________________________

سبق ۲۰: ______________________________

ذیل میں چند اقتباسات ہیں جو آپ کو اور آپ کے ساتھی شرکاء کو مندرجہ بالا صفات کی اہمیت کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے میں مدد کریں گے۔ یاد رکھیں کہ ان پر نہ صرف فرد کی زندگی کے نقطہ نظر سے گفتگو کریں بلکہ یہ بھی سوچیں کہ آپ جیسے بچوں کے معلم کے لیے ان کی کیا اہمیت ہے۔

شجاعت کی صفت پر ہمیں نصیحت کی جاتی ہے:

"جس قدر ممکن ہو تم ملکوت کی طرف متوجہ ہونے کی سخت کوشش کرو تا کہ تم باطنی شجاعت اور مثالی قوت پا سکو۔"[67]

"خدا کرے کہ تم شکستہ دل کیلئے راحت کا منبع بنو۔ خدا کرے کہ تم بھٹکے ہوؤں کی پناہ بنو۔ خدا کرے کہ تم خوفزدہ کے لئے ہمت کا ذریعہ بنو۔ اس طرح خدا کے فضل و نصرت سے انسانیت کی خوشی کا علم دنیا کے وسط میں بلند ہو اور آفاقی مفاہمت کا پرچم لہرایا جائے۔"[68]

امید کی اہمیت کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں:

"تُو اپنی تمام امیدیں خدا کے ساتھ وابستہ کر اور اس کی عنایت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ۔ اس کے سوا مخلص کو کون غنی کر سکتا ہے اور گرے ہوئے کو ذلت سے نجات دے سکتا ہے؟"[69]

"اے چلتی پھرتی مٹی! میں تجھ سے مانوس ہوں اور تُو مجھ سے مایوس۔ گناہوں کی تلوار نے تیرے درختِ اُمید کو کاٹ ڈالا ہے۔ میں ہر حال میں تیرے پاس ہوں اور تُو تمام احوال میں مجھ سے دور ہے۔ میں نے تیرے لیے لازوال عزت پسند کی اور تُو نے بے انتہا ذلت اپنے لیے پسند کی۔ اب جو کچھ وقت باقی ہے اس میں رجوع کر اور اس مہلت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔"[70]

"انسان تمام حالات میں خدا کے الطاف کے سمندر میں مستغرق ہوتا ہے۔ اس لیے تم کسی حالت میں بھی مایوس نہ ہو بلکہ پُرامید رہو۔"[71]

"اگر دل خدا کی عطا کردہ عنایات سے روگردانی کر جائے تو یہ خوشی کی اُمید کیسے کر سکتا ہے؟ اگر یہ خدا کی رحمت پر اُمید اور بھروسہ نہیں کرتا تو اسے کہاں سکون ملے گا؟ دیکھو خدا پر ہی توکل کرو کیونکہ اس کا فیضان ابدی ہے۔ اور اس کے فیوضات پر بھروسہ کرو کیونکہ وہ عظیم الشان ہیں۔"[72]

____

____

____

____

____

اور امانت داری کے بارے میں آثارِ مقدسہ ہمیں بتاتے ہیں:

"اے لوگو! امانت داری آج کے دن خدا کی نظر میں بہترین لباس ہے۔ تمام فضل اور عزت اُس نفس کے لیے ہیں جو خود کو اس عظیم ترین زیور سے آراستہ کرتا ہے۔"[73]

"امانت داری انسانیت کے شہر کے لیے قلعہ اور انسانی ہیکل کے لیے آنکھوں کی مانند ہے۔ جو کوئی اس سے محروم رہے گا خدا کی بارگاہ میں وہ بصارت سے محروم شمار کیا جائے گا۔"[74]

"تم ہر سرزمین پر خدا کی امانت داری کے مظہر بنو۔ تم اس صفت کو اس قدر کمال کے ساتھ ظاہر کرو کہ اگر تم سونے کے ڈھیروں سے ڈھکے ہوئے شہروں میں سے بھی گزرو تو ایک لمحے کے لیے بھی اس کی چمک دمک کی طرف تمہاری نگاہیں راغب نہ ہوں۔"[75]

مزید براں یہ کلمات ہمیں شعلہ ور ہونے کے بارے میں بتاتے ہیں:

"اے دوستو! آج کے دن تم سب عشقِ الٰہی کی آگ سے اسقدر شعلہ ور ہو جاؤ کہ اس کی حرارت تمہاری رگوں، تمہارے ارکان و اعضائے بدن میں ظاہر ہو اور دنیا کی اقوام اس حرارت سے شعلہ زن ہو جائیں اور محبوب کے افق کی طرف راغب ہوں۔"[76]

"تم اپنی روح کو اس کی نہ بجھنے والی آگ کے شعلے سے جو دنیا کے قلب کے اندر بھڑک رہی ہے اس طرح شعلہ ور بنا دو کہ پوری کائنات کے سمندر اس کی گرمیِ جذبات کو سرد کرنے پر قادر نہ ہو سکیں۔"[77]

"تُو اس کبھی نہ بجھنے والی آگ سے شعلہ ور ہو جا جو خدائے رحمٰن نے خلق کے قلوب میں بھڑکائی ہے تاکہ تیرے ذریعہ اس کی محبت کی حرارت مقبلین کے دلوں کو گرما دے۔ میری راہ پر چل اور بندگانِ الٰہی کو میرے عزیز اور بلند ذکر سے منجذب کر۔"[78]

"عشق کی آگ کو بھڑکا اور سب چیزوں کو پھونک دے؛ پس قدم اٹھا اور کوچۂ عاشقاں میں رکھ۔"[79]

مندرجہ بالا اقتباسات کے ہر سیٹ سے کم از کم ایک اقتباس کو زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ 18

اب آیئے اسباق ۱۷تا ۲۰ تک کی کہانیوں کی طرف آتے ہیں۔ ہر ایک کو دوبارہ پڑھنے کے بعد اپنے گروپ کے دیگر اراکین کے ساتھ نیچے دیئے گئے سوالات پر غور کریں۔

سبق ۱۷ میں آپ علی اصغر کی کہانی سنائیں گے جسے ایک بدعنوان اہلکار کی دھمکی کے باوجود بھی جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ بچے پہلے سے ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جھوٹ خدا کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ کہانی انہیں یہ سمجھنے کے قابل بنائے گی کہ خدا کی تعلیمات کی اطاعت کس طرح ہمت کا ذریعہ ہے جو کہ سبق کا موضوع ہے۔ کہانی کے کون سے حصے اس تعلق کو بنانے میں ان کی مدد کریں گے؟ اگر بچوں نے کہانی کو سمجھنا اور اس اہم نکتے کو جاننا ہے تو واقعات کو بیان کرنے میں آپ کیلئے کن تفصیلات پر زور دینا ضروری ہوگا؟

____
____
____
____

سبق 18 امید کی صفت کے گرد گھومتا ہے اور آپ بچوں کو ایک مایوس آدمی کی کہانی سنائیں گے جس کی امید حضرت عبدالبہاء نے بحال کردی تھی۔ آپ آدمی پر رحم فرماتے ہیں اور اسے یاد دلاتے ہیں کہ وہ خدا کی بادشاہت میں امیر ہے۔ خدا کی بادشاہی میں امیر ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس بہت زیادہ مادی دولت ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبدالبہاء کی یاد دہانی انسان کا خدا کی نعمتوں پر بھروسہ کیسے بڑھاتی ہے؟ آپ بچوں کی یہ پہچاننے میں کس طرح مدد کریں گے کہ، خدا پر بھروسہ کئے بغیر امید پر رہنا مشکل ہے؟

____
____
____
____

سبق ۱۹ کا موضوع امانتداری ہے، اور اس صفت کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے آپ اپنے طلباء کو محمد تقی کی کہانی سنائیں گے، جن پر حضرت عبدالبہاء نے مقدس سرزمین پر ڈاک وصول کرنے اور بھیجنے کا کام سونپا تھا۔ کہانی بیان کرتے وقت آپ کو بہت سی تفصیلات ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہوگی تاکہ بچے اس کے مرکزی خیال سے محروم نہ ہوں۔ وہ کیا ہیں؟ محمد تقی کی وضاحت میں، آپ "قابل اعتماد" اور "قابل بھروسہ" کے الفاظ استعمال کریں گے۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ ایک ہی وقت میں لاپرواہ اور ایماندار ہونا ممکن ہے؟

سبق ۲۰ میں کہانی کے مرکزیت تھامس ویل کی شخصیت ہیں جس کا تعلق شعلہ ور ہونے سے ہے۔ایک روشن موم بتی، ایک چمکتا ہوا شعلہ، ایک بھڑکتی ہوئی آگ کا استعارہ اکثر تحریروں میں ہمیں شعلہ ور ہونے کی اس صفت کو سمجھنے میں مدد کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو خدا کے لیے ہمارے دلوں میں موجود محبت کی شدت ہے۔ آپ کو اعتماد ہونا چاہیے کہ، اس استعارے کے ذریعے، آپ کے طالب علموں کو کچھ احساس ہو جائے گا کہ شعلہ ور ہونے کا کیا مطلب ہے۔ علیحدہ سوچنے کی صلاحیت بچوں میں چھوٹی عمر سے ہی موجود ہوتی ہے، اور ان کی یہ سہولت بولنے کے ساتھ بڑھتی ہے۔ان خیالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اس بات کی نشاندہی کریں کہ کہانی کے کونسے حصے دکھاتے ہیں کہ کس طرح تھامس بریک ویل خدا کی محبت کی آگ سے شعلہ ور ہو گیا تھا۔ کچھ تفصیلات کیا ہیں جو کہانی کو دلفریب بناتی ہیں؟

حصہ 19

یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی شرکاء اسباق ۱۷تا۲۰ کے عناصر کی مشق سے متاثر ہوئے ہوں گے اور اب آپ گریڈ ۱ کے آخری چار اسباق ۲۱تا۲۴ کی جانب بڑھنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ ہر کلاس کے آغاز میں حفظ کی گئی یہ دعا تلاوت کرنا چاہیں گے۔

"مجھ میں ایک قلبِ پاک پیدا کر، اے میرے خدا اور مجھ میں ایک پُر سکوں ضمیر تازہ فرما، اے میری امید۔ اپنی قوت کی روح سے مجھے اپنے امر پر مضبوط کر دے، اے میرے محبوب اور اپنے نورِ عظمت سے مجھے اپنی راہ دکھا، اے میرے مقصود۔ مجھے اپنی قدرتِ رفعت سے تُو اپنے آسمانِ قُدس پر لے جا، اے میرے آغاز اور مجھے اپنی ہوائے بے نیازی سے شاداب فرمادے، اے میرے انجام۔ اپنے سرمدی نغمات سے مجھے استراحت دے، اے میرے مونس اور اپنے جلوۂ قدم کی دولت سے مجھے اپنے ماسوا سے بچالے، اے میرے آقا اور اپنے دائمی جوہر کے ظہور کی بشارات سے مجھے سرشار فرمادے، اے وہ جو ظاہر میں سب سے زیادہ ظاہر ہے اور جو باطن میں سب سے زیادہ باطن ہے!"[80]

ذیل میں اس گریڈ میں زبانی یاد کرنے والی آخری دعا ہے۔ اگرچہ وہ آسانی سے اس کی بیشتر اہمیت کو سمجھ جائیں گے لیکن آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ آپ اُن الفاظ یا فقروں کی وضاحت کیسے کریں گے جو ان کے لیے نئے یا نامانوس ہوں:

"اے مہربان خدا! میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں، مجھے اپنی ملکوت میں داخل کر کے بزرگ فرما۔ میں زمینی ہوں مجھے آسمانی بنا۔ میں ناسوتی ہوں مجھے ملکوتی فرما۔ اداس ہوں شاد و خرم ہونے قابل بنا۔ مادی ہوں مجھے روحانی کردے اور مجھے توفیق بخش کہ میں تیرے لامتناہی فیوضات کو ظاہر کرسکوں۔ تو ہی ہے قوی، سب سے زیادہ پیار کرنے والا۔" [81]

____

____

____

____

____

حصہ 20

اب اُن آخری چار اسباق کو پڑھیں جو آپ گریڈ ا میں پڑھائیں گے اور ہمیشہ کی طرح اُن خیالات پر خاص توجہ دیں جو آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ زبانی یاد کرنے والے اقتباسات کو متعارف کرنے کے لیے شئیر کریں گے۔ نیچے وہ صفت تحریر کریں جس پر ہر سبق میں توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

سبق ۲۱: ______________________________

سبق ۲۲: ______________________________

سبق ۲۳: ______________________________

سبق ۲۴: ______________________________

مندرجہ ذیل اقتباسات آپ کو اور آپ کے گروپ کے دیگر اراکین کو ان اسباق میں مخاطب کی گئی روحانی صفات پر مل کر غور کرنے کا موقع فراہم کریں گے جیسا کہ آپ نے پچھلے حصوں میں بھی کیا تھا۔

روشن دلی کی اہمیت کے بارے میں آثارِ مبارکہ میں ذکر ہے:

"اے خدا کی محبت کے شعلے! کرن کو نور بکھیرنا چاہیے اور سورج کو طلوع ہونا چاہیے۔ ماہِ کامل کو چمکنا چاہیے اور ستارے کو دمکنا چاہیے۔ چونکہ تم ایک کرن ہو پس خدا سے التجا کرو کہ وہ تمہیں اس قابل بنائے کہ تم روشنی اور روشن خیالی ظاہر کرو، آفاق کو درخشاں کرو اور خدا کی محبت کی آگ سے دنیا کو جلادو۔" [82]

"اے لوگو! تم خوشی اور روشن دلی سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرو۔"[83]

"محبت کرنے والے خدا نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ملکوتی روشنی چمکائے اور اپنے اقوال و اعمال اور اپنی زندگی کے ذریعے دنیا کو روشن اور منور کردے۔"[84]

"انسانیت کی خدمت خدا کی خدمت ہے۔ سلطنتِ الٰہی کی محبت اور روشنی کو تمہارے وجود سے ظاہر ہونا چاہیے یہاں تک کہ سب دیکھنے والے اس کے عکس سے منور ہو جائیں۔ ستاروں کی مانند بنو جو اپنے آسمانی مقام کی بلندی میں منور اور چمکدار ہیں۔"[85]

ان اقتباسات سے ہم وفاداری کی صفت کے بارے میں بصیرت حاصل کرتے ہیں:

"تجھ پر، ہر ثابت و راسخ دل پر اور ہر مستقل اور وفادار نفس پر خدا کا جلال نازل ہو۔"[86]

"رحمٰن کی کنیزوں کو یہ پیغام دینا کہ جب ایک آزمائش شدید ہو جاتی ہے تو انہیں بہاء کی محبت میں ثابت قدم اور وفادار رہنا ہوگا۔ سردی کے موسم میں طوفان آتے ہیں اور زوردار ہوائیں چلتی ہیں لیکن پھر بہار اپنے تمام تر حسن کے ساتھ نمودار ہوتی ہے اور پہاڑوں اور میدانوں کو خوشبودار پودوں اور نادر گلِ لالہ سے سجاتی ہے جو آنکھوں کو بھاتے ہیں۔"[87]

"آج کے دن درگاہِ کبریا پر وہی محبوب ہے جو ساغرِ وفا کا دور چلاتا ہے، جو اپنے دشمن کو بھی لعل و جواہر سے نوازتا ہے اور جو شکست خوردہ ستم گر کی طرف بھی مدد کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو اپنے شدید ترین دشمن کا خیر خواہ دوست بنے گا۔"[88]

ذیل میں دی گئی عبارات ہمیں صبر کے بارے میں بتاتی ہیں:

''اے پسرِ انسان! ہر چیز کی علامت ہوتی ہے، محبت کی علامت میرے فیصلہ پر ثابت قدمی اور میری طرف سے آزمائشوں پر صبر کرنا ہے۔''[89]

''مبارک ہیں وہ صابر جو دُکھوں اور مصیبتوں میں صبر واستقلال سے کام لیتے ہیں اور خود پر وارد ہونے والی کسی چیز سے نہیں گھبراتے اور صبر وقرار کی راہوں پر چلتے ہیں۔''[90]

''خدا کے امرِ ابرم سے جو کچھ نازل ہوا اس پر قناعت کرنا۔ تم صبر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔''[91]

''جس نے اپنا چہرہ افقِ اعلیٰ کی جانب کر لیا ہے اسے چاہیے کہ صبر کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے اور خدا پر بھروسہ کرے جو مہیمن و مختار ہے۔''[92]

اور ہم استقامت کے بارے میں درج ذیل اقتباسات پڑھتے ہیں:

''اولین اور سب سے علیم فرض جو لوگوں پر خدائے برحق پر ایمان لانے کے بعد عائد ہوتا ہے وہ اس کے امر پر استقامت ہے۔''[93]

امر اللہ میں تیری استقامت ایسی ہو کہ دنیا کی کوئی چیز تجھے اِس فرض سے نہ روک سکے۔''[94]

''تُو استقامت کے ساتھ خدا کی محبت میں چل اور اُس کے امر پر سیدھا قائم رہ۔ اور اس کی اپنے بیانات سے نصرت کر۔''[95]

''اور اس طرح یقین کے قدموں سے ہم حق الیقین کی شاہراہ کے راہی بنیں تا کہ شاید رضا کی نسیم قبولیتِ الٰہی کے چمنستان سے چلے اور ان فانیوں کو ملکوتِ جاودانی تک پہنچا دے۔''[96]

''تم ثابت قدم اور پُر اعتماد رہو۔ تمہاری خدمات کو ملکوتی قوتوں کی تائیدات حاصل ہیں کیونکہ تمہارے ارادے بلند اور تمہارے مقاصد پاکیزہ اور نیک ہیں۔''[97]

اقتباسات کے مندرجہ بالا ہر سیٹ میں سے کم از کم ایک عبارت زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ 21

آیئے اب اُن آخری چار کہانیوں پر نظر ڈالیں جو آپ اپنے شاگردوں کو سنائیں گے جن کے ساتھ آپ نے کئی خوبصورت گھڑیاں گزاری ہوں گی اور وہ روحانی صفات جن کے بارے وہ سیکھ رہے ہیں اُن میں پروان چڑھانے کی کوشش کی ہو گی۔ ہر کہانی کو دوبارہ پڑھنے کے بعد اپنے گروپ کے ساتھ نیچے دیئے گئے سوالات پر گفتگو کریں۔

سبق ۲۱ میں بچے ڈوروتھی بیکر کی کہانی سنیں گے جو ایک کم سن بچی تھیں جب وہ پہلی بار حضرت عبدالبہاء سے ملیں۔ کہانی کے دوران بچے دیکھیں گے کہ کس طرح ڈوروتھی آپ کی روشن دلی کی گرویدہ ہو جاتی ہے جو کہانی کا مرکزی موضوع ہے۔ حضرت عبدالبہاء کی روشن دلی ڈوروتھی پر کیا اثر ڈالتی ہے؟ آپ کیا توقع کرتے ہیں کہ یہ کہانی حضرت عبدالبہاء کے ساتھ بچوں کی وابستگی میں کیسے اضافہ کرے گی؟

سبق ۲۲ کا مرکزی موضوع وفاداری ہے جس صفت کو اسفندیار کی کہانی سے واضح کیا گیا ہے۔ کہانی کے کون سے حصے اس مرکزی موضوع سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں؟ دیگر کونسی روحانی صفات کا اظہار اسفندیار کرتا ہے جو اسے وفادار رہنے میں مدد دیتی ہیں؟ آپ اپنی داستان گوئی میں کون سی تفصیلات ضرور شامل کرنا چاہیں گے؟

سبق ۲۳ صبر کی صفت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس کہانی میں لی ژن اپنے آڑو کے درخت کی دیکھ بھال کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کرتا ہے جوں جوں وہ نشوونما کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے یعنی ایک چھوٹے بیج سے ایک درخت تک جو بالآخر پھل دیتا ہے۔ کہانی طویل مشقت کے

دوران صبر سے حاصل ہونے والی خوشی پر زور دیتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ کیسے کئی بار اپنی محنت کا پھل دیکھنے سے پہلے ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ بچوں کے لیے صبر کی روحانی صفت کو اس انداز سے دیکھنا کیوں ضروری ہے؟ اپنے شاگردوں کو کہانی سناتے وقت آپ اپنے ذہن میں کون سی تفصیلات واضح طور پر رکھنا چاہیں گے؟

سبق ۲۴ میں آپ بچوں کو حضرت عبدالبہاء کی بہن بہیہ خانم کی زندگی کے بارے میں ایک کہانی سنائیں گے۔ یہ انہیں بتائے گی کہ بہیہ خانم نے کس طرح مصائب کا سامنا کرتے ہوئے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن آپ یہ بھی چاہیں گے کہ وہ اس سمجھ کو حاصل کریں کہ خدا کی محبت میں ثابت قدم رہنا کسی ایک مخصوص بحران یا مشکل پر قابو پانے سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کی زندگی کی کہانی بچوں کو اس طاقت اور ثابت قدمی کی جھلک کیسے دکھائے گی جس کا امر اللہ میں استقامت تقاضا کرتی ہے؟

حصہ 22

اس یونٹ میں آپ نے ان روحانی صفات کے بارے میں غور و فکر کی ہے جو آپ پہلے گریڈ کے بچوں کے ساتھ دریافت کریں گے اور ان چوبیس اسباق کے مختلف عناصر کو انجام دینے کی مشق کی ہے جو آپ ان کے کردار کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کی امید میں انہیں سکھائیں گے۔ اب ایک لمحہ کے لئے اپنے ذہن میں ان تمام روحانی صفات کو لائیں جنہیں گریڈ ا میں آپکو اپنے شاگردوں میں پروان چڑھانے میں مدد کرنے کی عنایت حاصل ہو گی۔ پس یہ مناسب ہے کہ ان صفات میں سے خدا کی محبت میں ثابت قدمی وہ موضوع ہے جس پر بچے اسباق کا اختتام کریں بالکل ویسے جیسے پہلے بھی بیان کیا گیا کہ ان کے لیے دل کی پاکیزگی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اسباق کا آغاز کرنا لازمی ہو گا۔ جب آپ اپنی پہلی تدریسی کوشش کا آغاز کریں گے تو آپ کو اکثر اس بات پر غور و فکر کرنا ہو گا کہ خدا کی محبت میں ثابت قدمی کس طرح آپ کے زیر نگہداشت شاگردوں میں پوشیدہ تمام جواہر جیسی صفات کو ظاہر کرنے میں مدد کرے گی۔

بچوں کے لیے ۲۴ اسباق

سبق ۱

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ملکوتی برکات کو منجذب کرنے اور ایک روحانی ماحول تخلیق کرنے کے لیے کلاس کا آغاز ایک دعا کی تلاوت سے کریں جو آپ کو زبانی یاد ہو جیسا کہ حصہ 2 میں تجویز کیا گیا ہے۔ پھر آپ بچوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ آیا ان میں سے کسی کو کوئی دعا حفظ ہے جو وہ کلاس میں تلاوت کر سکے ۔اس کے بعد وہ نیچے دی گئی دعا زبانی یاد کریں گے۔ اس کی اہمیت کو سمجھنے میں ان کی مدد کرنے کے لیے ایسے الفاظ کی نشاندہی کریں جن کے بارے میں آپ کے خیال میں ٹھوس مثالوں کے ساتھ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ بہت سے بچے اسے آسانی سے سیکھ لیں گے لیکن آپ کو اسے ان کے ساتھ اگلی تین کلاسوں کے آغاز میں دہرانا ہوگا تاکہ سبق ۵ تک جب وہ نئی دعا سیکھنا شروع کریں گے اس وقت تک یہ دعا ان کے دل و دماغ پر نقش ہو چکی ہو گی۔

"وہ خدا ہے اے خدا، میرے خدا! مجھے موتی جیسا صاف دل عطا فرما۔"

چونکہ ان ابتدائی چند اسباق میں بچے جو دعا حفظ کر رہے ہونگے وہ مختصر ہے اس لیے آپ کو ان کے ساتھ دعا کے احترام اور نوعیت کے بارے میں حصہ 2 میں مذکورہ چند خیالات پر گفتگو کرنے کے متعدد مواقع ملیں گے۔

ب۔ گیت

دعاؤں کے لیے وقف کیے گئے دورانیئے کے بعد بچے درج ذیل گیت گانا سیکھ سکتے ہیں جو اُس اقتباس کو ایک نظم کے انداز میں پیش کرتا ہے جو سبق کے موضوع دل کی پاکیزگی سے متعلق ہے اور جسے بعد میں وہ زبانی یاد کریں گے۔ چونکہ کچھ الفاظ کم سنوں کے لیے مشکل ہو سکتے ہیں اس لیے آپ گیت کی پہلی چار لائنیں سیکھنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں اور باقی گیت آپ خود گا سکتے ہیں۔

میری پہلی نصیحت

اے فرزندِ روح!

اے فرزندِ روح!

میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ

میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ

تو ایک خالص، نیک اور روشن دل کا مالک بن

تا کہ تو ایک دائمی

ازلی، ابدی سلطنت کا مالک بن جائے

دائمی، ازلی اور ابدی

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

اگلی سرگرمی کے طور پر بچے بہائی آثارِ مقدسہ سے ایک اقتباس زبانی یاد کریں گے۔ آپ سبق کے موضوع اور زبانی یاد کرنے والے اقتباس کو درج ذیل طریقے سے متعارف کروا سکتے ہیں:

ہمارے دل آئینے کی طرح ہیں۔ ہمیں انہیں ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے۔ کسی سے بغض رکھنا، کسی سے حسد کرنا اور کسی کے ساتھ کسی بھی وجہ سے ناشائستہ روّیہ رکھنا یہ وہ خاک ہے جو ہمارے دلوں کے آئینے کو ڈھانپ دیتی ہے۔ جب ہمارے دل خالص ہوتے ہیں تو وہ خدا کی روشنی اور اُس کی صفات کی عکاسی کرتے ہیں یعنی مہربانی، پیار اور فیاضی جیسی صفات اور ہم دوسروں کے لیے خوشی کا باعث بنتے ہیں۔ اپنے دلوں کو پاک رکھنے میں مدد کے لیے آیئے حضرت بہاءاللہ کا یہ اقتباس یاد کریں:

"اے فرزندِ روح! میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ تُو ایک خالص، نیک اور روشن دل کا مالک بن..."[99]

اگر بچے اسے اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کو اقتباس یاد کرنے میں آسانی ہو گی۔ اس لیے تجویز کی جاتی ہے کہ آپ کچھ وقت ان کے ساتھ الفاظ اور فقروں کے معنی پر گفتگو کرنے میں گزاریں۔ اس سلسلے میں یہاں چند جملے دیئے گئے ہیں جو آپ کی مدد کریں گے:

نصیحت

۱۔ ایک دن جیرارڈ (Gerard) اور میری (Mary) کچھ خاکوں میں رنگ بھر رہے تھے۔ جیرارڈ کو پیلے رنگ کے کھریے کی ضرورت تھی لیکن میری اسے نہیں دینا چاہتی تھی۔ معلم نے میری سے کہا کہ اسے بانٹنا چاہیے۔ معلم نے میری کو اچھی نصیحت کی۔

۲۔ پیٹریشیا (Patricia) کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا وہ اپنے پیسے مٹھائی پر خرچ کرے یا کہانی کی کتاب پر۔ اس کے والدین اسے کہانی کی کتاب خریدنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ پیٹریشیا کے والدین اس کو اچھی نصیحت کرتے ہیں۔

مالک

۱۔ تینائے (Tinaye) سونے سے پہلے دعائیں تلاوت کرنا پسند کرتی ہے۔ اس کے پاس پڑھنے کے لیے دعا کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ تینائے دعا کی ایک چھوٹی سی کتاب کی مالک ہے۔

۲۔ ہم اپنے باغ میں بہت سی مزیدار سبزیاں اگاتے ہیں۔ ہم ایک اچھے قطعۂ زمین کے مالک ہیں جس سے ہمیں بہت سی تازہ سبزیاں ملتی ہیں۔

خالص دل

ا۔ کیتھی(Cathy)غصے میں آگئی اوراس نے اگوٹ(Agot)سے ناشائستہ الفاظ کہے۔اگوٹ اداس تھا لیکن جلد ہی کیتھی کو معاف کر دیا۔اگوٹ ایک خالص دل کا مالک ہے۔

۲۔ گستاوو(Gustavo)اپنے بسکٹ تمام بچوں کے ساتھ بانٹنا پسند کرتا ہے یہاں تک کہ حورخے(Jorge)کے ساتھ بھی جو دوسروں کے ساتھ کچھ بھی نہیں بانٹتا۔گستاوو ایک خالص دل کا مالک ہے۔

نیک دل

ا۔ جب اس کے والدین دوستوں کو اپنے گھر مدعو کرتے ہیں تو منگ لنگ (Ming Ling)خوشی سے انہیں کھانا پیش کرتی ہے۔منگ لنگ ایک نیک دل کی مالک ہے۔

۲۔ جناب رابرٹسن(Robertson)بہت بوڑھے ہیں۔جمی(Jimmy)ان کی پھلوں کی پیداوار کو بازار لے جانے میں مدد کرتا ہے۔ جمی ایک نیک دل کا مالک ہے۔

روشن دل

ا۔ جب میں اداس ہوتا ہوں تو میری والدہ ہمیشہ میرا دل بہلاتی ہیں اور مجھے خوش کر دیتی ہیں۔ میری والدہ ایک روشن دل کی مالک ہیں۔

۲۔ اوبویا(Obuya)بیمار ہو گیا اور اسے اپنا سارا وقت بستر پر گزارنا پڑا۔اس نے بہت دعائیں کیں، اُداس نہیں ہوا اور خوشی کا اظہار کرتا رہا۔اوبویا ایک روشن دل کا مالک ہے۔

د۔ کہانی

جب بچے اس اقتباس کو زبانی یاد کر لیں تو آپ انہیں حضرت عبدالبہاء کے بارے میں نیچے دی گئی کہانی سُنا سکتے ہیں جو دل کی پاکیزگی کی اہمیت کو ان کے لیے مزید واضح کرے گی۔ یاد رکھیں اگر آپ کی کلاس کے چند بچے حضرت عبدالبہاء سے ناواقف ہیں تو آپ کو کہانی شروع کرنے سے پہلے حضرت عبدالبہاء کے بارے میں چند کلمات کہنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

حضرت عبدالبہاء ہمیشہ جان جاتے تھے کہ کسی شخص کے دل میں کیا ہے اور وہ ایسے لوگوں سے بے حد محبت کرتے تھے جن کے دل خالص اور روشن تھے۔ ایک خاتون تھیں جنہیں عشائیہ میں حضرت عبدالبہاء کی مہمان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب وہ وہاں بیٹھی آپ کی پُر حکمت باتیں سن رہی تھیں تو انہوں نے اپنے سامنے رکھے پانی کے گلاس کی طرف دیکھا اور سوچا، "کاش کہ حضرت عبدالبہاء میرے دل کو اپنے اختیار میں لے کر اسے ہر دنیاوی خواہش سے خالی کر دیں اور پھر اسے خدائی محبت اور سوجھ بوجھ سے بھر دیں، بالکل ویسے جیسے کہ اس پانی کے گلاس کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔"

یہ خیال تیزی سے اُن کے ذہن سے گزر گیا اور انہوں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ لیکن جلد ہی کچھ ایسا ہوا جس سے انہیں محسوس ہوا کہ حضرت عبدالبہاء کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی تھیں۔ اپنی گفتگو کے دوران آپ نے ایک خادم کو بُلانے کے لیے توقف کیا اور دھیرے سے اُسے کچھ کہا۔ خادم خاموشی سے خاتون کے پاس آیا، اُن کا گلاس اٹھایا، خالی کیا اور واپس اُن کے سامنے رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد حضرت عبدالبہاء نے بات جاری رکھتے ہوئے میز سے پانی کی ایک صراحی اٹھائی اور انتہائی فطری انداز میں خاتون کے خالی گلاس کو آہستہ آہستہ بھر دیا۔ کسی نے بھی محسوس نہیں کیا کہ کیا ہوا ہے لیکن خاتون جان گئی تھیں کہ حضرت عبدالبہاء اُن کی دلی خواہش پوری کر رہے ہیں۔ وہ خوشی سے بھر گئیں۔ وہ جان چکی تھیں کہ دل و دماغ حضرت عبدالبہاء کے لیے کھلی کتابوں کی طرح ہیں جنہیں آپ بے حد محبت اور شفقت سے پڑھتے ہیں۔

ہ۔ کھیل: "بانٹنا"

اگلی سرگرمی کے لیے گاڑی کا ایک ٹائر زمین پر رکھ دیں اور پھر بچوں سے کہیں کہ وہ یہ دیکھیں ایک ہی وقت میں ان میں سے کتنے بچے اس میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اگر ٹائر میسر نہ ہو تو آپ اس کی بجائے ایک چھوٹی چٹائی یا تولیہ، یا اس قسم کی کوئی اور چیز زمین پر رکھ سکتے ہیں ۔آپ جس چیز کا بھی انتخاب کریں گے اُسے اتنا چھوٹا ہونا چاہیے کہ کلاس میں موجود بچوں کی تعداد کے لیے کھیل کو ایک للکار بنا سکے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ا

کھیل کے بعد آپ بچوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور ہر ایک کو ڈرائنگ ا کی کاپی رنگ بھرنے کے لیے یہ بتاتے ہوئے دے سکتے ہیں کہ انہوں نے جو اقتباس حفظ کیا ہے وہ صفحہ کے نچلے حصے پر لکھا ہے اور پھر آپ پہلے سے تیار کیے گئے کچھ کلمات کہہ سکتے ہیں جو تصویر اور سبق کے موضوع کے درمیان تعلق کو واضح کریں گے۔

ز۔ اختتامی دعائیں

کلاس کا اختتام کرنے کے لیے آپ دو یا تین بچوں کو دعا یا اقتباس تلاوت کرنے کے لئے کہہ سکتے جو انہیں زبانی یاد ہے۔ اس کے بعد آپ ایک اختتامی دعا تلاوت کر سکتے ہیں۔

سبق ۲

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

یہ تجویز دی جاتی ہے کہ آپ اس کلاس کا اور اگلی دو کلاسوں کا آغاز اُس دعا سے کریں جو آپ نے سبق ا کے آغاز میں تلاوت کی تھی۔ پھر آپ پہلے سے منتخب چند بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دعا تلاوت کریں جو انہیں یاد ہے۔ اس کے بعد پچھلے سبق میں متعارف کی گئی دعا کو زبانی یاد کرنے میں اپنے شاگردوں کی مدد کریں۔

ب۔ گیت

اگلی سرگرمی کے لیے بچے دو گیت گا سکتے ہیں؛ ایک وہ جسے آپ نے گزشتہ کلاس میں گایا تھا اور یہ نیا گیت جو انصاف کے بارے میں ہے اور اس سبق کا موضوع ہے۔

راہِ انصاف

یہ رستہ ایک انصاف کا ہے
جو دل کو روشن کرتا ہے

ہیں لوگ ضرورت منداس کے
انصاف ہی ایک اجالا ہے
اک نور چمکنے والا ہے

ہم سنتے آئے ہیں اکثر
سرکار آقا جو رکھتے تھے

وہ سب کو عنایت کرتے تھے

تھی سادہ اتنی حیات ان کی
سب دیکھ کے خوش ہو جاتے تھے

ہم اُن کو رکھیں پیش نظر
اور خوشیاں دیں جھولی بھر کر

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

دو گیتوں کے بعد آپ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ وہ حضرت بہاء اللہ کے آثارِ مبارکہ سے ایک اقتباس یاد کریں۔ سبق کے موضوع اور تجویز کردہ اقتباس پیش کرنے کے لیے آپ کے لیے چند خیالات نیچے درج ہیں:

خدا کو انصاف پسند ہے۔ جب انصاف ہوتا ہے تو ہر ایک زندگی کی اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ ہر بچہ اسکول جا سکتا ہے، ہر خاندان کے پاس ایک آرام دہ گھر ہو سکتا ہے اور وہ جنہیں خدا کی زیادہ عنایات حاصل ہیں وہ ان میں سے خوش دلی سے دوسروں کی بھلائی کے لیے بخشتے ہیں۔ جب ہم دوسروں کے ساتھ عدل و انصاف سے برتاؤ کرتے ہیں تو خدا ہم سے راضی ہوتا ہے۔ جب ہم کسی کے ساتھ بدسلوکی ہوتا دیکھیں تو ہمیں ان کی مدد کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے دوستوں اور پڑوسیوں سے ان کا حق نہیں لینا چاہیے۔ جب کسی چیز کو بانٹنا ہو تو ہمیں یقینی بنانا چاہیے کہ کوئی نظرانداز نہ ہو جائے اور یہ کہ ہر کسی کو انصاف کے مطابق حصہ ملے۔ باانصاف بننے میں مدد کی خاطر آئیں ہم حضرت بہاء اللہ کے اس اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"انصاف کی راہ پر چلو کیونکہ یقیناً یہی سیدھی راہ ہے۔"[100]

یہ یقینی بنانا ضروری ہو گا کہ بچوں کو اقتباس زبانی یاد کرنے سے پہلے اس کی بنیادی سمجھ حاصل ہو۔ نیچے چند جملے دیے گئے ہیں جو آپ کو ان الفاظ کے معنی سمجھانے میں مدد دیں گے جو بچوں کے لیے نئے ہو سکتے ہیں۔

چلنا

ا۔ جنگل میں درختوں سے اتنے سارے پتے گرے ہیں کہ انہوں نے پورے راستے کو ڈھانپ دیا ہے۔ فومیکو (Fumico) اس راستے سے گزرتی ہے۔ وہ پتوں سے ڈھکی ہوئی راہ پر چلتی ہے۔

۲۔ پیدرو(Pedro)اپنے سب دوستوں کی اکٹھے ہنسی خوشی کھیلنے میں مدد کرنا پسند کرتا ہے۔ پیدرو اور اس کے دوست آپس میں بہت متحد ہیں۔پیدرو اتحاد کی راہ پر چلتا ہے۔

راہ

۱۔ لوئیس(Luis) کے پاس ایک گدھا ہے۔ وہ اسے چرانے کے لئے وادی میں لے جاتا ہے اور وہیں چھوڑ کر آجاتا ہے۔ گدھا خود ہی راہ تلاش کر لیتا ہے۔

۲۔ اسکول تک دو راستے جاتے ہیں۔ ملی(Millie)ہمیشہ اس راہ سے جانا پسند کرتی ہے جو اس کی نانی کے گھر کے پاس سے گزرتا ہے۔

انصاف

۱۔ کارلوس(Carlos) کو رنگین پنسلیں دی گئیں۔ پنسلیں دس تھیں اور بچے پانچ تھے۔ کارلوس نے ہر بچے کو دو پنسلیں دے دیں۔ کارلوس نے پنسلیں تقسیم کرنے میں انصاف سے کام لیا۔

۲۔ اینا(Anna) کے کنویں میں بہت پانی ہے لیکن کبھی کبھی اس کی پڑوسن کا کنواں سُوکھ جاتا ہے۔ اینا اپنے پڑوسیوں کو مشکل میں نہیں رہنے دیتی اور ہمیشہ اُسے خوشی سے پانی بھرنے دیتی ہے۔ اینا کو انصاف پسند ہے۔

د۔ کہانی

جب بچے اقتباس کو زبانی یاد کر لیں تو آپ انہیں حضرت عبدالبہاء کی درج ذیل کہانی سُنا سکتے ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ کس قدر منصف تھے:

ایک دن حضرت عبدالبہاء عکا سے حیفا جانا چاہتے تھے۔ آپ ایک عام سی بگھی پر معمولی سیٹ لینے گئے جو عموماً لوگوں سے بھری ہوتی تھی۔ ڈرائیور بہت حیران تھا اور اُس نے یہ ضرور سوچا ہوگا کہ حضرت عبدالبہاء اس قدر کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے کیوں اس عام سواری پر سفر کر رہے ہیں؟ وہ بے ساختہ بول پڑا: ''یقیناً آپ حضرت پرائیوٹ سواری پر سفر کرنا چاہیں گے!'' سرکار آقا نے جواب دیا: ''نہیں''، اور آپ نے اُسی عام بگھی میں حیفا تک کا سفر کیا۔ جوں ہی آپ حیفا میں بگھی سے اُترے تو ایک پریشان حال مچھیرن آپ کے پاس آئی اور آپ سے مدد طلب کی۔ وہ پورا دن کچھ نہ پکڑ سکی تھی اور اب اسے خالی ہاتھ اپنے بھوکے گھر والوں کے پاس لوٹنا پڑ رہا تھا۔ حضرت عبدالبہاء نے اسے اچھی خاصی رقم بخش دی اور پھر ڈرائیور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''جب اتنے سارے لوگ فاقہ کشی کر رہے ہیں تو میں کیوں پُر آسائش سفر کروں؟''

ہ۔ کھیل: "پیاس کی آگ"

داستان گوئی کے لیے مختص دورانیئے کے بعد بچے کھیل کھیلنے کے لیے بے تاب ہوں گے۔ان کے بازوؤں پر چھڑیاں باندھ دیں تاکہ وہ اپنی کہنیوں کو موڑنہ سکیں اور انہیں بتائیں کہ وہ یہ ظاہر کریں جیسے وہ اکٹھے صحرا میں چل رہے ہیں اور سب کے سب بہت زیادہ پیاسے ہیں۔ جب وہ پانی کے اُن گلاسوں تک پہنچیں گے جو آپ نے ان کے لیے تیار رکھے ہیں تو انہیں اسے پینے کے لیے کوئی طریقہ تلاش کرنا ہو گا۔ وہ یہ دریافت کر لیں گے کہ پانی پینے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ پانی پینے میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور ساتھ ہی یہ احتیاط بھی کریں کہ ایک دوسرے کو بھیگنے نہ دیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۲

اگلی سر گرمی کے طور پر ہر بچے کو رنگ بھرنے کے لیے ڈرائنگ ۲ کی ایک کاپی فراہم کریں۔آپ کو بچوں کو یہ یاد دلانا چاہیے کہ جو اقتباس انہوں نے حفظ کیا ہے وہ صفحے کے نچلے حصے پر درج ہے اور آپ کو چند کلمات کہنے کے لیے تیار رہنا چاہیے جو سبق کے موضوع اور دی گئی تصویر کے درمیان تعلق کو واضح کرے۔

ز۔ اختتامی دعا

جب بچے رنگ بھر چکیں تو آپ ان میں سے چند کو اس سبق یا پچھلے سبق میں زبانی یاد کی گئی دعا یا اقتباس تلاوت کرنے کی دعوت دے سکتے ہیں۔اسکے بعد آپ ایک اختتامی دعا تلاوت کر سکتے ہیں۔

سبق ۳

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

کلاس کے آغاز کے لیے ایک زبانی یاد کی گئی دعا تلاوت کریں اور پہلے سے منتخب چند بچوں سے بھی باری باری ایک دعا تلاوت کرنے کو کہیں۔اس کے بعد آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ اس دعا کو دہرانے میں کچھ وقت گزار سکتے ہیں جو انہوں نے سبق ا میں سیکھنا شروع کی تھی۔

ب۔ گیت

اگلی سر گرمی کا آغاز بچوں کے ساتھ وہ دو گیت گا کر کریں جو انہوں نے پچھلے اسباق میں سیکھے ہیں۔ پھر انہیں درج ذیل گیت سکھائیں جس کا تعلق سبق کے موضوع محبت سے ہے۔

پیار کرو

پیار کرو تم پیار کرو
تم نوع بشر سے پیار کرو
پیار کرو تم پیار کرو   تم نوع بشر سے پیار کرو

یہ پیار کے باعث ہے ساری
مخلوق خدا نے پیدا کی
مخلوق خدا سے پیار کرو
پیار کرو تم پیار کرو   تم نوع بشر سے پیار کرو

جو چاہو تم سے راضی ہو
گر اس کے تم متقاضی ہو
تم اپنے خدا سے پیار کرو
مخلوق خدا سے پیار کرو
پیار کرو تم پیار کرو   تم نوع بشر سے پیار کرو

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

زبانی یاد کرنے والا اقتباس پیش کرنے کے لیے آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ درج ذیل خیالات بیان کر سکتے ہیں جو سبق کے موضوع سے متعلق ہیں:

اللہ تعالی کا پیار سورج کی کرنوں کی طرح تمام انسانوں پر چمکتا ہے۔ سورج کی کرنیں خشک ریگستانوں اور سرسبز باغات پر یکساں طور پر پڑتی ہیں۔ اس کی حرارت سے زرخیز زمین میں لگائے گئے بیج اُگتے ہیں اور پسندیدہ پھل لاتے ہیں۔ پس ہمیں اپنے دلوں کی پاک مٹی میں خدا کی محبت کے بیج بونے چاہیئں جو اس کی محبت بھری نگہداشت کی گرمی میں بڑھیں اور پھلیں پھولیں گے۔ تب ہماری محبت پروان چڑھے گی اور ہم سب کے ساتھ محبت کا اظہار کریں گے یہاں تک کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی جو کبھی کبھار ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ تمام انسانیت سے محبت کرنے میں ہماری مدد کے لیے آئیں حضرت بہاءاللہ کا یہ اقتباس زبانی یاد کریں:

"اے دوست! اپنے دل کے باغ میں محبت کے پھولوں کے سوا اور کچھ نہ بو..."[101]

اس اقتباس میں صرف ایک ہی فقرے کو تشریح کی ضرورت ہو سکتی ہے جو کہ ''کے سوااور کچھ نہ''ہے، جس کا مطلب ''اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں''۔

1- ڈینیو(Dineo)سورج اور پھولوں کے بارے میں گیت گانا پسند کرتا ہے اور وہ کسی اور چیز کے بارے میں گیت نہیں گاتا ہے۔ڈینیو سورج کی روشنی اور پھولوں کے سوااور کچھ نہیں گاتا۔

2- تاژن(Ta Jen)دریا کے کنارے جانا چاہتا تھا لیکن اس نے اپنے گھر کے کام پورے نہیں کیے تھے۔اس کے والد نے اسے کہا کہ وہ جب تک اپنا کام ختم نہیں کر لیتا تب تک نہیں جاسکتا اور بے چارہ تاژن دُکھی ہو گیا۔اس کی دادی نے کہا،''بیٹا تمہارے پاس اپنے والد کا کہا ماننے کے سوااور کچھ نہیں۔''

د۔ کہانی

زبانی یاد کرنے کے لیے مختص دورانیئے کے بعد آپ اپنے شاگردوں کو درج ذیل کہانی سُنا سکتے ہیں:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب حضرت عبدالبہاء شہرِ زندان عکا میں رہتے تھے۔اس شہر میں ایک آدمی تھا جو آپ سے بہت بُرا سلوک کرتا تھا۔وہ سوچتا تھا کہ حضرت عبدالبہاء اچھے آدمی نہیں اور بہائیوں سے جتنا بُرا سلوک بھی کیا جائے خدا کچھ نہیں کہے گا۔حقیقت تو یہ تھی کہ وہ مانتا تھا کہ بہائیوں سے نفرت کا اظہار کر کے وہ خدا سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔وہ دل کی گہرائی سے حضرت عبدالبہاء سے نفرت کرتا تھا۔وہ نفرت اس کے اندر بڑھتی اور گہری ہوتی جاتی تھی اور کبھی کبھار باہر بھی چھلک پڑتی تھی جس طرح ٹوٹے ہوئے برتن سے پانی چھلک کر گرتا ہے۔مسجد میں جب لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تو یہ شخص وہاں چیخ چیخ کر حضرت عبدالبہاء کے بارے میں انتہائی بُری باتیں کرتا۔جب کبھی سڑک پر حضرت عبدالبہاء کے قریب سے اس کا گزر ہوتا تو وہ اپنی عبا میں اپنا چہرہ چھپالیتا تاکہ اس کی نظر آپ پر نہ پڑے۔

یہ آدمی بہت ہی غریب تھا اور اس کے پاس نہ تو کھانے کو کچھ ہوتا اور نہ ہی تن ڈھانپنے کو گرم کپڑے۔آپ کے خیال میں حضرت عبدالبہاء کیا کرتے ہوں گے؟آپ اس سے مہربانی کا سلوک کرتے،اس کے لیے کھانا اور کپڑے بھجواتے اور اس بات کا دھیان رکھتے کہ اس کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔مثال کے طور پر ایک مرتبہ جب وہ شخص بیمار پڑ گیا تو حضرت عبدالبہاء نے اس کے پاس ڈاکٹر روانہ کیا ،اس کی دوائیوں اور کھانے کی قیمت ادا کی اور اسے کچھ پیسے خرچ کے لیے بھی دیئے۔اس نے حضرت عبدالبہاء سے تحفے تو وصول کر لیے لیکن آپ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔بلکہ جب اس نے اپنا ایک ہاتھ ڈاکٹر کو نبض دیکھنے کے لیے دیا تو دوسرے سے اپنے چہرے کو چھپا رکھا تھا تاکہ اس کی نظر حضرت عبدالبہاء پر نہ پڑے۔اور اسی طرح سالہا سال گزرتے رہے۔آخر کار ایک روز اس شخص کا دل بدل گیا۔وہ حضرت عبدالبہاء کے گھر گیا،آپ کے قدموں میں گر پڑا اور ایک بوجھل دل اور دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کی بہتی لڑیوں کے ساتھ

روتے ہوئے بولا: ''جناب عالی! مجھے معاف کردیں۔ چوبیس سال تک میں آپ کے ساتھ بُرا سلوک کرتا رہا۔ چوبیس سالوں تک آپ میرے ساتھ صرف بھلائی کرتے رہے۔اب میں جان چکا ہوں کہ میں ہی غلطی پر تھا۔ براہِ مہربانی مجھے معاف کردیں!''اس طرح حضرت عبدالبہاء کے عظیم پیار کو نفرت پر فتح ملی۔

د۔ کھیل: ''پُل''

اگلی سرگرمی کے لیے آپ زمین پر بنچوں، بورڈوں، اینٹوں یا ٹائلوں کو استعمال کرکے ایک قطار بنا سکتے ہیں۔ یہ ایک ''پُل'' ہے۔ بچوں کو دو گروہوں میں تقسیم کریں اور اُنہیں بتائیں کہ دونوں گروہوں کو بیک وقت مخالف سمتوں میں جاتے ہوئے اس پُل کو پار کرنا ہے اور یہ خیال رکھنا ہے کہ کوئی پُل سے گرنے نہ پائے۔ بچے یہ دریافت کریں گے کہ کامیاب ہونے کے لیے انہیں ایک دوسرے کو اپنی جگہ تبدیل کرنے میں مدد دینی ہوگی اور ایک ایک کرکے گزرنا ہوگا۔

ان کی مدد کے لیے آپ بچوں کو ان کے ابتدائی نکتے تک لے جانے میں رہنمائی کر سکتے ہیں اور انہیں قدم بقدم کھیل سمجھا سکتے ہیں۔ سب بچوں کو ایک ساتھ پل پر چڑھانے کی بجائے آپ ان میں سے چند کے ساتھ مشق کر سکتے ہیں مثلاً ایک وقت میں دو بچوں کے ساتھ۔ کئی مشقوں کے بعد پُل پر بچوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے جب تک سب شریک ہو جائیں۔

ہ۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 3

کھیل کے بعد آخری سرگرمی کے طور پر آپ ہر بچے کو رنگ بھرنے کے لیے ڈرائنگ ۳ کی ایک کاپی دے سکتے ہیں۔اس تصویر سے سبق کے موضوع کے تعلق کے بارے میں چند کلمات بیان کرنا یاد رکھیں۔

ز۔ اختتامی دعائیں

کلاس ختم کرنے کے لیے اپنے شاگردوں کو خاموشی سے بیٹھنے کو کہیں جبکہ ان میں سے دو یا تین کوئی زبانی یاد کی ہوئی دعا یا اقتباس تلاوت کریں گے۔ پھر آپ یا بچوں میں سے کوئی ایک اختتامی دعا تلاوت کر سکتا ہے۔

سبق ۴

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ابتدائی دعاؤں کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ اس دعا کو دہرائیں جو وہ پچھلے چند اسباق سے زبانی یاد کرتے آرہے ہیں۔

ب۔ گیت

اگلی سرگرمی کے لیے بچوں کو گزشتہ اسباق میں سیکھے گئے گیت گانے کو کہیں اور اس کے بعد انہیں یہ نیا گیت سکھائیں جو سچائی کے موضوع پر ہے:

سچی باتیں

وہ آئینہ جس پر ہو گرد و غبار
دکھائے وہ سورج کہاں تابدار
وہ پنچھی کہ مٹی میں لتھڑے ہوں پَر
کرے کیسے پرواز افلاک پر
کرے کیسے پرواز افلاک پر
کرے کیسے پرواز افلاک پر

ہمیشہ جو ہم بات سچی کریں
تو روحیں ہماری ترقی کریں
ہے سچائی بنیاد اوصاف کی
پتہ ہے یہ ہم جانتے ہیں سبھی
پتہ ہے یہ ہم جانتے ہیں سبھی
پتہ ہے یہ ہم جانتے ہیں سبھی

پھٹے ہوں جہازوں کے جب بادباں
سمندر میں کیسے وہ ہوں گے رواں
وہ آنکھیں کہ جن پر ہوں پردے پڑے
انہیں راہ کوئی دکھائی نہ دے
انہیں راہ کوئی دکھائی نہ دے
انہیں راہ کوئی دکھائی نہ دے

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

یہ تجویز کی جاتی ہے کہ آپ سبق کے موضوع اور حفظ کرنے والے اقتباسات کو اس انداز میں پیش کریں:

سچائی اُن اہم ترین روحانی صفات میں سے ایک ہے جو ہر انسان میں ہونی چاہیے۔ ہمیں چھوٹے سے چھوٹا جھوٹ بھی نہیں بولنا چاہیے خواہ کسی کو پتہ نہ بھی چلے۔ بعض اوقات لوگ اس لیے جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ وہ سچ بولنے سے ڈرتے ہیں۔ البتہ ہم سب جانتے ہیں کہ خدا ہمارے سب کاموں سے واقف ہے اور ہم اس سے کوئی بات چھپا ہی نہیں سکتے۔ ہمیں سچ سے محبت کرنی چاہیے۔ اگر ہم سچے نہیں ہیں تو ہمارے لیے اپنی دوسری صفات جیسے انصاف، محبت اور مہربانی کو ترقی دینا مشکل ہو جائے گا اور ہم خدا کے قریب نہیں ہو پائیں گے۔ اب آیئے حضرت عبدالبہاء کے درج ذیل اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"سچائی تمام انسانی خوبیوں کی بنیاد ہے۔"[102]

ذیل میں آپ کی مدد کے لیے چند جملے ہیں جو درج بالا اقتباس میں ان الفاظ کے معنی سمجھانے میں مددگار ہوں گے جو بچوں کو مشکل لگ سکتے ہیں۔

سچائی

ا۔ سنجے (Sanjay) سے ایک گلاس گر کر ٹوٹ گیا۔ جب اس کی والدہ نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا تو اس نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا اور جھوٹ نہیں بولا۔ سنجے نے سچائی سے کام لیا۔

۲۔ ایک شام گیتا (Geeta) نے کھیلنے میں اتنا وقت صرف کیا کہ وہ اپنا گھر کا کام ختم نہ کر سکی۔ اگلے دن جب گھر کا کام دکھانے کا وقت آیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے معلم کو سچ بتائے گی اگرچہ وہ جانتی تھی کہ وہ ناراض ہوں گے۔ گیتا نے سچائی سے کام لیا۔

بنیاد

ا۔ الوک (Alok) کے والد ایک مکان بنا رہے تھے۔ دیوار اٹھانے سے پہلے انہوں نے جہاں دیوار کھڑی کرنی تھی اس کے نیچے پتھر اور سیمنٹ کی چنائی کی۔ یہ پتھر اور سیمنٹ اس گھر کی بنیاد بناتے ہیں۔ یہ مکان کو کھڑا رہنے میں مدد دیتی ہے۔

۲۔ پڑھنا اور لکھنا سیکھنے سے قبل آپ حروف اور ان کی آوازیں سیکھتے ہیں۔ حروف کی آوازیں سیکھنا پڑھنا اور لکھنا سیکھنے کی بنیاد ہے۔

خوبیاں

ا۔ آرورا (Aurora) ملنسار، خوش اخلاق اور مہربان ہے۔ ملنساری، خوش اخلاقی اور مہربانی اس کی کئی خوبیوں میں سے چند ہیں۔

۲۔ مسز پٹیل (Mrs. Patel) بچوں کو انصاف، فیاضی، فروتنی اور دیانتداری کے بارے میں سکھاتی ہیں۔ یہ وہ اہم ترین خوبیاں ہیں جو سب میں ہونی چاہیئں۔

د۔ کہانی

اگلی سر گرمی کے طور پر آپ اپنے شاگردوں کو درج ذیل کہانی سنا سکتے ہیں، جس سے انہیں سچائی کی صفت کے بارے میں سوچنے میں مدد ملے گی:

بہت دنوں کی بات ہے دور کسی گاؤں میں ایک نوجوان چرواہا رہا کرتا تھا۔ اس کے والد کھیتوں میں کام کیا کرتے تھے اور والدہ گھر بار سنبھالا کرتی تھی۔ نوجوان چرواہے کے ذمہ نزدیکی وادی میں خاندان کی بھیڑوں کو چرانا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ چرواہا بہت اکتا گیا اور اس نے سوچا کہ اپنے پڑوسیوں سے ایک مذاق کرے۔ اس نے اچانک شور مچانا شروع کر دیا، "بھیڑیا! بھیڑیا! بھیڑیا بھیڑوں کو کھا رہا ہے!" اُس کے سب دوست اس کی آواز سن کر بھیڑیے کو بھگانے کے لیے دوڑ کر آ گئے لیکن جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ نوجوان چرواہا اُن پر ہنس رہا ہے کیونکہ وہ خوفزدہ ہو گئے تھے اور وہاں تو بھیڑیے کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اس کے دوست اُسے یہ کہتے ہوئے اپنے کام پر لوٹ گئے کہ اس نے بہت غلط حرکت کی ہے۔

اگلے روز اُس لڑکے نے اپنے اسی مذاق کو دہرایا": بھیڑیا! بھیڑیا! میری مدد کرو! میری مدد کرو!"۔ پڑوسیوں میں سے چند اس بار پھر بھاگے بھاگے اس کی مدد کو پہنچے تو دیکھا کہ وہ نوجوان چرواہا اُن پر ہنس رہا تھا کیونکہ اس بار بھی یہ جھوٹ تھا کہ بھیڑیا آ گیا تھا۔ تیسرے دن جب لوگوں نے شور سنا کہ بھیڑیا! بھیڑیا! بھیڑیا میری بھیڑوں کو کھائے جا رہا ہے! خدا کے لیے میری مدد کو آؤ!" تو کسی نے اس کی پکار پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ انہوں نے سوچا کہ یہ ایک اور جھوٹ ہے۔ اُس روز بھیڑیا واقعی آ گیا تھا اور اس کی بھیڑوں کو کھا گیا تھا! نوجوان چرواہا بہت دُکھی ہوا لیکن اس نے ایک اچھا سبق سیکھ لیا تھا۔ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو ایک دن ایسا بھی آئے گا جب ہمارے والدین، ہمارے بھائی بہن اور ہمارے دوست ہماری سچی باتوں پر بھی اعتبار نہیں کریں گے۔

ہ۔ کھیل: "پچ ٹیلیفون"

اوپر دی گئی کہانی سنانے کے بعد آپ بچوں کو ایک کھیل کھیلنے کو کہہ سکتے ہیں۔ انہیں ایک قطار میں کھڑے ہونے کو کہیں۔ سب کا رُخ ایک ہی سمت میں ہونا چاہیے اور آخری بچہ دیوار یا درخت پر لٹکے ہوئے کاغذ کے ایک ٹکڑے یا اگر بلیک بورڈ دستیاب ہو تو اُس کی جانب دیکھ رہا ہو۔ اسے لکھنے کے لیے کسی چیز کی ضرورت ہو گی۔ اگر بچے زیادہ تعداد میں ہوں تو ایک سے زیادہ قطاریں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

اب اپنی انگلی کا استعمال کرتے ہوئے پہلے بچے کی پیٹھ پر ایک ڈرائنگ بنائیں جو بعد میں دوسرے بچے کی پیٹھ پر اس ڈرائنگ کو بنائے گا۔ دوسرے بچے کو بھی اسی طرح تیسرے بچے کی پیٹھ پر وہی ڈرائنگ بنانی ہو گی اور یوں سلسلہ چلتا جائے گا یہاں تک کہ آخری بچے تک پہنچے جو پھر کاغذ یا بلیک بورڈ پر وہی ڈرائنگ بنا دے۔ اب آپ آخری بچے کی ڈرائنگ کے ساتھ وہ ڈرائنگ بنائیں جو آپ نے پہلے بچے کی پیٹھ پر اپنی انگلی کے ساتھ بنائی تھی۔ آپ کی ڈرائنگ کو سادہ ہونا چاہیے تا کہ ہر بچہ اس کی نقل کر سکے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۴

اگلی سرگرمی کے طور پر آپ معمول کے مطابق رنگ کرنے کے لیے بچوں کو ڈرائنگ ۴ کی کاپیاں دے سکتے ہیں۔

ز۔ اختتامی دعائیں

ہمیشہ کی طرح کلاس کا اختتام کرنے کے لیے دعائیں اور اقتباسات کی تلاوت کے دوران بچوں کو خاموشی سے بیٹھنے کو کہیں۔

سبق ۵

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اس سبق اور اگلے تین اسباق کے لیے آپ کو ایک اور دعا سے کلاس کا آغاز کرنا چاہیے جو آپ کو زبانی یاد ہو اور اس مقصد کے لیے حصہ 6 میں ایک دعا تجویز کی گئی ہے۔ ابتدائی دعاؤں کی تلاوت میں چند بچوں کی شمولیت کے بعد آپ درج ذیل دعا اُن کو حفظ کرنے کے لیے متعارف کروا سکتے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سب اس کلاس میں دعا کا کم از کم ایک حصہ سیکھ سکیں گے اور سبق ۸ تک اسے پوری طرح زبانی یاد کر لیں گے۔

"اے خدا! میری رہنمائی کر، میری حفاظت فرما، مجھے ایک روشنی دینے والا چراغ اور چمکنے والا ستارہ بنا۔ تو مقتدر اور توانا ہے۔"[103]

ب۔ گیت

اس سبق کے لیے بچوں کو درج ذیل گیت سکھانے کے علاوہ آپ ان کے ساتھ کچھ دوسرے گیت بھی گا سکتے ہیں جو انہیں پہلے سے آتے ہیں۔

فیاضی کا سرچشمہ

فیاض بنو

اس چشمہ کی مانند رہو

جو ہر دم بہتا رہتا ہے

یہ سچ ہے، اگر تم کر پاؤ

پھر ساری خوشیاں تم دیکھو

فیاض بنو

ہر روز اپنے دل میں جھانکو
تم جان لٹا دو دل دے دو
پھر ساری خوشیاں تم دیکھو

یہ سچ ہے اگر تم کر پاؤ
اس چشمہ کے مانند رہو
جو ہر دم جاری رہتا ہے
پھر ساری خوشیاں تم دیکھو

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

مندرجہ ذیل خیالات آپ کو سبق کے موضوع اور اُس اقتباس کو متعارف کرانے میں مدد کریں گے جسے بچے اس سبق میں زبانی یاد کریں گے:

خدا اپنی مخلوق کے لیے بہت سخی ہے۔ وہ پودوں پر بارش برساتا ہے اور جانوروں اور انسانوں کو خوراک اور پرورش فراہم کرتا ہے۔ وہ ہم سب کا خیال رکھتا ہے۔ اس نے ہمیں بہت سے ساری نعمتوں سے نوازا ہے مثلاً آنکھیں جن سے ہم پہاڑوں، دریاؤں، ستاروں اور اپنے ارد گرد کی خوبصورتی کو دیکھ سکتے ہیں۔ کان جن سے ہم مدُھر گیت، پرندوں کی چہچہاہٹ، اپنے والدین کی نصیحتیں اور خدا کا کلام سن سکتے ہیں۔ اُس نے ہمیں ذہانت دی ہے جس سے ہم کائنات کے اسرار کے بارے میں جان سکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اس نے ہمیں روحانی قوتیں دی ہیں جن سے ہم اسے جان سکتے ہیں اور اس سے محبت کر سکتے ہیں۔ جس طرح خدا ہمارے لیے فیاض ہے ہمیں دوسروں کے لیے فیاض ہونا چاہیے۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اس میں سے ہمیں دوسروں کو بخشنا چاہیے یعنی اپنی کھانے، اپنے مال، اپنے وقت اور اپنے علم سے تاکہ دوسروں کی ضروریات پورا ہوں۔ ہمیں اپنی محبت، اپنی خوشی اور وہ اچھی چیزیں جو ہم گھر اور اسکول میں سیکھتے ہیں بانٹنا چاہیے۔ فیاض بننے کی ہماری کوششوں میں مدد کے لیے آئیں حضرت بہاءاللہ کا یہ اقتباس زبانی یاد کریں جو ہمیں خدا کی سخاوت کی یاد دلاتا ہے:

"سخاوت و بخشش میری صفات ہیں۔ مبارک ہے وہ انسان جو میری صفات کے زیور سے خود کو آراستہ کرتا ہے۔"[104]

سخاوت

۱۔ رام(Ram)اور راجیش(Rajesh)نے کچھ رقم جمع کی تھی۔انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے کتابیں خریدیں گے۔رام اور راجیش میں سخاوت کی صفت ہے۔

۲۔ مسز مرفی(Mrs.Murphy)نے صبح کا پورا وقت کیک بنانے میں صرف کیا۔جب وہ انہیں بیچنے کے لیے بازار جانے لگیں تو پہلے انہوں نے ان میں سے دو بڑے کیک ہمسایوں کے گھر بھجوا دئے۔مسز مرفی میں سخاوت کی صفت ہے۔

خصلت

۱۔ پتھر بہت سخت ہوتا ہے۔سختی پتھر کی ایک خصلت ہے۔

۲۔ ٹیچر نے شارلین(Charlene)سے کہا:''تمہاری ایک خصلت یہ ہے کہ تم بہت محنتی ہو۔''

آراستہ

۱۔ آج رات کمیونٹی سینٹر میں ایک جلسہ دعا ہے۔بچوں نے کمرۂ اجلاس میں رکھنے کے لیے کچھ پھول توڑے۔کمرہ پھولوں سے آراستہ ہے۔

۲۔ لی فنگ(Li Feng)کی مسکراہٹ دلکش ہے۔اس کا چہرہ اکثر ایک مسکراہٹ سے آراستہ رہتا ہے۔

د۔ کہانی

اس سبق میں آپ بچوں کو درج ذیل کہانی سنائیں گے جو اُن کو سخاوت کے تصور کو منعکس کرنے میں مدد کرے گی:

ایک دن حضرت بہاءاللہ کی بھیڑوں کی رکھوالی کرنے والے شخص نے حضرت عبدالبہاء کو دیہات میں چرواہوں کے ساتھ ایک دن گزارنے کی دعوت دی۔ حضرت عبدالبہاء اس وقت چھوٹے بچے تھے اور یہ اس سے بہت پہلے کی بات ہے جب حضرت بہاءاللہ اور آپ کے گھرانے کو اپنے محبوب آبائی وطن کو چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ حضرت بہآءاللہ پہاڑوں میں اچھی خاصی زمین اور بھیڑوں کے بہت بڑے ریوڑ کے مالک تھے۔اپنی والدہ کی اجازت سے حضرت عبدالبہاء نے چرواہوں کے ساتھ ایک خوشگوار دن گزارا جنھوں نے نغمات گائے، رقص کیا اور ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا۔جب دن کا اختتام ہوا اور آپ واپس لوٹنے کیلئے تیار تھے تو تمام چرواہے آپ کے گرد جمع ہوئے اور آپ کے لئے الوداعی تقریریں کیں۔آپ کے ہمراہ جو خادم تھا اس نے وضاحت کی کہ یہ ایک رواج ہے کہ جو لوگ بھیڑوں اور زمین کے مالک ہوتے ہیں وہ رخصت کے وقت تحائف پیش کرتے ہیں۔ حضرت عبدالبہاء کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔آپ کے پاس انہیں دینے کے لیے کچھ بھی تو نہیں تھا تاہم خادم زور دے رہا تھا کہ چرواہے انعام کے منتظر ہیں۔تب حضرت

عبدالبہاء کو ایک خیال آیا: آپ نے فیصلہ کیا کہ ہر چرواہے کو اُس ریوڑ سے چند بھیڑیں دے دی جائیں جن کی وہ دیکھ بھال کرتے ہیں۔جب حضرت بہاءاللہ کو حضرت عبدالبہاء کی چرواہوں کے لیے فیاضی کا علم ہوا توآپ بے حد مسرور ہوئے۔آپ نے مزاحاًفرمایا کہ سب کو چاہیے کہ حضرت عبدالبہاء کا بہت خیال رکھیں ورنہ وہ کسی روز خود کو بھی بخش دیں گے۔بے شک حضرت عبدالبہاء نے عمر بھر یہی کیا۔آپ کے پاس جو کچھ بھی تھا نیز آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ انسانیت کے لیے، ہمیں متحد کرنے کے لیےاور ہمیں حقیقی خوشی سے ہمکنار کرنے کے لیے وقف کردیا تھا۔

ہ۔ کھیل: ''جڑواں بچے''

کہانی سنانے کے بعد بچے معمول کے مطابق ایک کھیل کھیلیں گے۔انہیں جوڑیوں میں تقسیم کریں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ ایک ہی قد کے بچے ایک ساتھ کام کریں۔ہر جوڑے کو پیٹھ سے پیٹھ ملا کر اکڑوں بیٹھنے کو کہیں۔پھر انہیں کہنیوں میں کہنیاں ڈال کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کو کہیں۔ایک بار جب وہ کامیاب ہو جائیں تب تین یا چار بچوں کے گروپوں کو ایسا کرنے کو کہیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 5

آخری سرگرمی کے طور پر آپ بچوں کو رنگ بھرنے کیلئے ڈرائنگ 5 کی کاپیاں دے سکتے ہیں۔

ز۔ اختتامی دعائیں

کلاس معمول کے مطابق دعاؤں اور اقتباسات کے ساتھ اختتام پذیر ہو سکتی ہے جنہیں آپ اور چند بچے تلاوت کر سکتے ہیں۔

سبق 6

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

جب آپ اور چند شاگرد ابتدائی دعائیں تلاوت کر لیں تو آپ سبق 5 میں متعارف کروائی گئی دعا کو زبانی یاد کرنے میں بچوں کی مدد کرنا جاری رکھ سکتے ہیں۔

ب۔ گیت

اگلی سرگرمی کے طور پر بچوں کو درج ذیل گیت سکھائیں جو سبق کے مرکزی خیال سے متعلق ہے۔وہ چند اور گیت بھی گا سکتے ہیں جن سے وہ خصوصی طور پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ترجیح دو اپنے بھائی کو

تعریف کے لائق جب تم ہو
ترجیح دو اپنے بھائی کو
ترجیح بہن کو دو اپنی
جب سوچ تمہاری ایسی ہو
تعریف کے لائق جب تم ہو

جب دیکھو تم وہ پیاسے ہیں
خود پیاسا رہ کر پانی دو
اور ان کی پیاس بجھا ڈالو
جب سوچ تمہاری ایسی ہو
تعریف کے لائق جب تم ہو

جب دیکھو تم وہ بھوکے ہیں
خود بھوکا رہ کر کھانا دو
اور ان کی بھوک مٹا ڈالو
جب سوچ تمہاری ایسی ہو
تعریف کے لائق جب تم ہو

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق میں بچے حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے ایک اقتباس تلاوت کرنا سیکھیں گے جو ہمیں ایثار کی طرف بُلاتا ہے۔ آپ اس موضوع کو درج ذیل طریقے سے پیش کر سکتے ہیں:

خدا ہم میں سے ہر ایک سے محبت کرتا ہے اور اُس نے انسانی دل کو اُسے جاننے اور اُس سے پیار کرنے کے لیے خلق کیا ہے۔ جب ہمارے دل پاک ہوتے ہیں تو ہم خدا کی نشانیوں کی جھلک اس کی مخلوق میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اس کی سخاوت، اس کی مہربانی اور اس کی رحمت کو دیکھتے ہیں۔ خدا کے لیے اپنی محبت میں ہم ان تمام لوگوں کو خوشی اور شادمانی دینا چاہتے ہیں جو ہمارے ارد گرد ہیں یعنی اپنے والدین کو، اپنے بھائی بہنوں کو، اپنے دوستوں کو اور اپنے پڑوسیوں کو۔ ہماری محبت اس قدر بے پناہ ہے کہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ خوشی دیتی ہے

وہ دوسروں کو خوشی دینا اور ان کے آرام کو ترجیح دینا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بارے میں سوچنے سے پہلے اپنے ساتھی انسانوں کے بارے میں سوچیں۔آیئے حضرت بہاءاللہ کے درج ذیل اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"مبارک ہے وہ شخص جو اپنے بھائی کو خود پر ترجیح دیتا ہے۔"[105]

مبارک

۱۔ امیلیا (Amelia) کی والدہ نے اسے دکان پر جا کر پانچ چیزیں خریدنے کو کہا۔اس نے کوئی فہرست نہیں بنائی لیکن اس کو سب چیزیں خریدنا یاد رہا اور ایک چیز بھی نہیں بھولی۔امیلیا مبارک ہے کہ اس کی یادداشت اچھی ہے۔

۲۔ وکٹر کا خاندان ہر روز صبح اپنے گھر میں مل کر دعا و مناجات تلاوت کرتا ہے۔وکٹر کا خاندان جس گھر میں رہتا ہے وہ خدا کی یاد سے مبارک ہے۔

ترجیح

۱۔ انوشکا (Anoushka) کی دادی کو لیموں اور پودینے والی چائے دونوں پسند ہے لیکن جب انہیں ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو تو وہ پودینے والی چائے کا انتخاب کرتی ہیں۔وہ پودینے والی چائے کو ترجیح دیتی ہیں۔

۲۔ ویسنا (Veasna) چاہے تو گھر سے باہر جا کر کھیل سکتی ہے یا باغ میں اپنے والد کی مدد کر سکتی ہے۔وہ باغ میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کا فیصلہ کرتی ہے۔ویسنا اپنے والد کی مدد کو ترجیح دیتی ہے۔

ج۔ کہانی

درج ذیل کہانی اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ کیسے اپنے قول اور عمل کے ذریعے حضرت عبدالبہاء ہمیں ایثار کے راستوں کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔

حضرت عبدالبہاء اپنے لیے کم قیمت والے لباس کو ترجیح دیتے تھے۔مکمل احتیاط کے ساتھ صاف ستھرا ہونا آپ کے لیے زیادہ اہم تھا۔ جب بھی آپ کے پاس اضافی کپڑے ہوتے تو ہمیشہ آپ دوسروں کو دے دیا کرتے تھے۔ایک دن آپ عکا کے گورنر کی میزبانی کرنے والے تھے۔آپ کی حرم مبارک (بیگم) نے سوچا کہ آپ کا کوٹ بہت پرانا ہو چکا ہے اور اس موقعے کے لیے یہ مناسب نہیں۔اس موقعے سے کافی پہلے آپ درزی کے پاس گئیں اور اسے ایک اچھا کوٹ (عبا) تیار کرنے کو کہا۔جب گورنر سے ملاقات کا دن آیا تو نیا کوٹ آپ کے پہننے کے لیے رکھ دیا گیا۔لیکن حضرت عبدالبہاء اپنا پرانا کوٹ تلاش کرنے لگے۔یہ کیسے ممکن تھا کہ اس قدر مہنگا کوٹ جیسا

وہاں رکھا تھا آپ کا ہوتا؟ اس ایک کوٹ کی قیمت میں پانچ معمولی کوٹ بنائے جا سکتے تھے۔ آپ نے حرم مبارک سے فرمایا: ''دیکھیں اس صورت میں نہ صرف مجھے ایک نیا کوٹ مل جائے گا بلکہ چار اور بھی ملیں گے جو میں دوسروں کو دے سکوں گا!''

ہ۔ کھیل: گھونگے

اگلی سرگرمی کے لیے بچوں کو بتائیں کہ وہ گھونگا بننے جا رہے ہیں۔ کامیاب ہونے کے لیے انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر قطار میں کھڑا ہونا ہوگا۔ قطار کے ایک سرے پر جو بچہ ہے وہ مرکز ہوگا اور اسے بہت مضبوطی سے ایک جگہ کھڑے رہنا ہے۔ قطار کے دوسرے سرے پر موجود بچے نے باقی سب بچوں کی رہنمائی کرنی ہے کہ وہ مرکز میں موجود بچے کے گرد گھومتے جائیں۔ دھیرے دھیرے انہیں گھوم گھوم کر ایک لچھے کی شکل اختیار کر لینی چاہیے اور اس طرح ایک گھونگا بن جائے گا۔

مندرجہ بالا کھیل کے متبادل کے طور پر بچوں کو دوبارہ ایک قطار میں کھڑے ہونے اور ہاتھ پکڑنے کو کہیں۔ پھر ایک سرے پر موجود بچے سے کہیں کہ وہ ایک دائرے میں گھومنا شروع کر دے اور آہستہ آہستہ دوسرے بچوں کو اپنے ارد گرد گھما لے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسا کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے کے پاؤں پر پاؤں نہ رکھیں۔

اگر وقت ہو تو ایک بار جب بچے گھونگا بنا لیں تو درمیان میں موجود بچوں کو نیچے جھکنے کے لیے کہیں اور مرکز میں موجود بچے کو اپنے ساتھ والے بچے کے بازوؤں کے نیچے گزرنے کو کہیں۔ وہ دوسروں کے بازوؤں کے نیچے سے تب تک گزرتا جائے جب تک وہ گھونگے سے باہر نکل آئے۔ دوسرے بچے بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اُس کے پیچھے ایک دوسرے کے بازوؤں کے نیچے سے گزرتے رہیں یہاں تک کہ وہ سب گھونگھے سے باہر آ کر ایک بار پھر ایک قطار بنا لیں۔ ظاہر ہے کہ اس کھیل کو انجام دینے کے لیے کلاس میں آپ کے پاس بچوں کی کافی تعداد ہونی چاہیے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ٦

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق ۷

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

جب آپ اور دیگر چند بچے ابتدائی دعائیں تلاوت کر لیں تو آپ بچوں کے ساتھ سبق 5 میں حفظ کی ہوئی دعا کو دہرا سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

خوشی اونچا اڑاتی ہے

خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے
عطا کرتی ہے بال وپَر، یہ طاقتور بناتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے

خوشی سے ہی تو ملتی ہے ہمیں تاب و توانائی
خوشی جلوہ دِکھاتی ہے، فراست مُسکراتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے

خوشی کے فیض ہی سے ہے، جہاں میں علم و دانائی
خوشی سے عقل و دانش اور ذہانت جگمگاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے

جو منڈلانے لگیں سائے اُداسی کے کبھی ہم پر
بصیرت ماند پڑ جاتی ہے، دانش روٹھ جاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے
خوشی پرواز دیتی ہے، خوشی اونچا اڑاتی ہے

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

درج ذیل بیان اُس اقتباس کو پیش کرنے میں آپ کی مدد کرے گا جو بچے اِس کلاس میں زبانی یاد کریں گے جو خوشی کے موضوع پر مرکوز ہے۔

حضرت عبدالبہاء ہمیں بتاتے ہیں کہ خوشی ہمیں بال وپَر عطا کرتی ہے اور یہ کہ جب ہم مسرور ہوتے ہیں تو ہم زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اور جب ہم خوش ہوتے ہیں تو ہماری سمجھ تیز ہو جاتی ہیں۔ خوشی انسانی دل کی ایک صفت ہے۔ جب دل خوشی سے بھرے ہوں تو ہمیں اپنے اردگرد خدا کی عنایات دکھائی دیتی ہیں مثلاً پُر محبت والدین کی عنایت، دوستی کی عنایت اور سب سے بڑھ کر خدا کو جاننے اور اس سے

محبت کرنے کی عنایت۔ ہمیں تمام حالات میں خوش اور پُر مسرت رہنا چاہیے اور دوسروں کو خوشی دینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت عبدالبہاء یہ چاہتے ہیں کہ بچے روشن چراغوں کی طرح ہر طرف خوشی کی روشنی بکھیریں۔ اس بات کو یاد رکھنے کے لیے کہ ہمیں ہمیشہ خوش رہنا چاہیے آیئے ہم درج ذیل اقتباس کو حفظ کر لیں:

"اے فرزندِ انسان! اپنے دلی سُرور سے مسرور ہو تا کہ تُو میری ملاقات کے قابل ہو جائے اور میرے جمال کو مُنعکس کر سکے۔"[106]

مسرور ہونا

1۔ رونالڈ(Ronald) اپنے دادا دادی سے بہت دور رہتا ہے۔ جب اُس نے سنا کہ وہ اسکول کی چھٹیوں میں اُن سے ملنے جائے گا تو وہ بہت خوش ہو گیا۔ اس کا دل مسرور ہو گیا۔

2۔ مژگان(Mouzghan) نے باغ میں کھیرے کے بیج بونے میں اپنی امی اور ابّو کی مدد کی۔ اس کا دل تب مسرور ہو گیا جب پہلے ننھے کھیرے اُبھرنا شروع ہوئے۔

قابل ہونا

1۔ شُونا(Sjona) نے بڑی محنت سے پڑھائی کی اور اچھے گریڈز حاصل کیے۔ معلم نے اس کی کوشش اور محنت پر اس کی تعریف کی۔ شُونا کی محنت معلم کی تعریف کے قابل تھی۔

2۔ ڈیوڈ(David) ہمیشہ اپنے بھائی بہنوں کا خوب خیال رکھتا تھا۔ اس کے والدین جانتے تھے کہ وہ بچوں کے معاملے میں اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ڈیوڈ اپنے والدین کے بھروسے کے قابل تھا۔

منعکس کرنا

ا۔ اماری(Amari) نے پتھر کو اتنا چمکایا کہ وہ روشنی منعکس کرنے لگا۔

۲۔ پاکیزہ دل خدا کی صفات کو منعکس کرتے ہیں۔

جمال

ا۔ ایلانا (Ilana) کی والدہ کو آسمان میں پرندوں کو اُڑتا، پھولوں کو کھلتا اور سمندر کی لہروں کو ساحل پر بل کھاتے دیکھنا بہت اچھا لگتا ہے۔ وہ فطرت میں جمال کا مشاہدہ کرتی ہیں۔

۲۔ بعض اوقات کسی گیت کا جمال ہمارے دلوں کو اس قدر چھو جاتا ہے کہ ہماری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

۳۔ جب بھی منیر (Munir) دعاؤں کی تلاوت کرتا ہے وہ خدا کے جمال، اُس کی محبت، اُس کی فیاضی اور اُس کی حکمت کو یاد کرتا ہے۔

ہ۔ کہانی:

درج ذیل کہانی بچوں کے لیے یہ واضح کرے گی کہ حضرت عبدالبہاء اپنے ارد گرد کے لوگوں کے دلوں کو کس طرح مسرور کیا کرتے تھے۔

لیروئے آیوئس (Leroy Ioas) ایک ممتاز بہائی تھے جن کے بارے میں آپ شاید بڑے ہو کر مزید جانیں گے۔ 1912 میں جب سرکار آقا نے شکاگو شہر کا دورہ کیا تھا اس وقت لیروئے ایک نوجوان تھے۔ کیا آپ اس روحانی بچے کے جوش و خروش کا اندازہ لگا سکتے ہیں جسے حضرت عبدالبہاء کے حضور مشرف ہونے کا موقع ملا ہو؟ ایک دن جب وہ اور اُن کے والد اس ہوٹل کی جانب جا رہے تھے جہاں حضرت عبدالبہاء کا قیام تھا تو لیروئے کو ایک خیال آیا: اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ حضرت عبدالبہاء کے لیے کچھ پھول لے جائیں۔ ان کے پاس جو تھوڑی سی رقم تھی اس سے انھوں نے سفید گلناری کے پھولوں کا ایک گلدستہ خرید لیا۔ لیکن ہوٹل پہنچتے پہنچتے اُنہوں نے اپنا خیال بدل لیا۔ انہوں نے طے کیا کہ وہ حضرت عبدالبہاء کو کوئی مادی چیز نہیں دینا چاہیے حتیٰ کہ خوبصورت پھول بھی نہیں۔ وہ حضرت عبدالبہاء کو اپنا دل پیش کریں گے۔ ان کے پاس آپ کو پیش کرنے کے لیے یہی سب سے اہم ترین چیز تھی۔ پس لیروئے کے والد نے وہ گلدستہ حضرت عبدالبہاء کی خدمت میں پیش کر دیا اور یہ نہیں بتایا کہ اسے کون لایا ہے۔

پھر حضرت عبدالبہاء نے اُن دوستوں کو خطاب کیا جو ہوٹل میں آپ سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ خطاب کے دوران لیروئے آپ کے قدموں میں بیٹھے آپ کی پُر حکمت اور پُر محبت باتیں سنتے رہے۔ اس کے بعد سرکار آقا کھڑے ہوئے اور مہمانوں میں سے ہر ایک سے ہاتھ ملایا اور اپنے پیار کی نشانی کے طور پر ایک سفید گلناری پھول پیش کیا۔ اب لیروئے سرکار آقا کے پیچھے کھڑے تھے۔ نوجوان نے سوچا: "اے کاش! آپ پیچھے مڑ جائیں اور مجھے بھی ان پھولوں میں سے ایک دے دیں!"۔ شاید دل ہی دل میں وہ یہ چاہتے تھے کہ سرکار آقا کو معلوم ہو جائے کہ دراصل وہ خوبصورت پھول ان کے لیے کون لایا ہے۔ لیکن ایک ایک کر کے وہ گلناری پھول سب میں تقسیم ہوتے جا رہے تھے اور اس بات کا امکان کم ہی نظر آ رہا تھا کہ لیروئے کو ایک بھی نصیب ہو۔ پھر اچانک سرکار آقا پیچھے کی طرف مڑے اور لیروئے آیوئس پر نظریں جمالیں۔ آپ کے چہرے سے پیار جھلک رہا تھا اور آپ کی آنکھوں میں شفقت بھری ہوئی تھی۔
اور کیا حضرت عبدالبہاء نے اُنہیں ایک سفید گلناری پھول دیا؟ نہیں۔ حضرت عبدالبہاء نے لیروئے اس سے بھی کہیں زیادہ نایاب چیز دی۔ آپ نے اپنے کوٹ پر ایک خوبصورت سرخ گلاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے اسے نکالا اور نوجوان کو پیش کر دیا۔ لیروئے کا دل خوشی سے اُچھلنے لگا۔ آخر کار سرکار آقا جانتے تھے کہ آپ کے لیے پھول کون لایا ہے۔

و۔ کھیل: ''اژدہے کی دُم پکڑنا''

اگلی سرگرمی کا آغاز کرنے کے لیے بچوں کو کہیں کہ قطار میں کھڑے ہو جائیں اور اپنے سامنے کھڑے بچے کے کندھوں یا کمر پر ہاتھ رکھیں۔ قطار میں کھڑا پہلا بچہ اژدہے کا سر ہے۔ آخری بچہ اژدہے کی دُم ہے جو یہاں وہاں لہرا کر سر سے بچنے کی کوشش میں ہے۔ جب تک ''جاؤ'' کا اشارہ نہ کیا جائے تو اژدہے کو ایک سیدھی قطار میں کھڑے رہنا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ گنتی کرے: ''ایک۔ دو۔ تین۔ جاؤ!'' ''جاؤ'' کے اشارے پر سر دُم کی طرف جائے اور اسے پکڑنے کی کوشش کرے۔ پورے جسم کو سر کے ساتھ بغیر ٹوٹے حرکت کرنا چاہیے۔ اگر سر دُم کو ہاتھ لگانے میں کامیاب ہو جائے یا اگر جسم اس سے پہلے ٹوٹ جائے تو قطار میں اگلا بچہ سر بن جائے گا۔ کھیل اسی طرح جاری رہے گا جب تک ہر بچے کو کم از کم ایک دفعہ سر اور دم بننے کا موقع مل جائے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 7

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق ۸

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

معمول کے مطابق کلاس کا آغاز ایک حفظ دعا کی تلاوت سے کریں اور پہلے سے منتخب شاگردوں کو بھی دعا تلاوت کرنے کو کہیں۔ اس کے بعد آپ بچوں کے ساتھ دعا کو دہرا سکتے ہیں جو انہوں نے سبق ۵ میں سیکھنا شروع کی تھی۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

ہمہ وقت

ہر وقت میں سچ کہتا ہوں — ہر حال اخلاص دکھانا ہے
سب لوگوں کو سمجھانا ہے — اخلاص انمول خزانہ ہے

جو بات کسی سے کہتا ہوں — اخلاص سے دل سے کہتا ہوں
اخلاص مرا پیمانہ ہے — اخلاص انمول خزانہ ہے

میں امر کی خدمت کرتا ہوں　　میں امر اللہ کا عاشق ہوں
اک شمع اک پیمانہ ہوں　　اخلاص انمول خزانہ ہے

اخلاص کے موتی چنتا ہوں　　اخلاص کی تانی بنتا ہوں
اخلاص کا تانا بانا ہے　　اخلاص انمول خزانہ ہے

الفاظ مناسب میرے ہیں　　سب لوگ مخاطب میرے ہیں
سب لوگوں سے یارانہ ہے　　اخلاص انمول خزانہ ہے

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

آج زبانی یاد کرنے کے لیے اقتباس کو پیش کرنے کے لیے آپ ان خیالات کا استعمال کر سکتے ہیں جو اس سبق کے موضوع سے متعلق ہیں:

اگر ہمارے الفاظ اور اعمال سے وہی منعکس ہوتا ہے جو ہمارے دل میں ہے تو ہم خلوص کی صفت ظاہر کرتے ہیں۔ خلوص ہمیں دوسروں کے ساتھ معاملات میں سچائی اور وفاداری برتنے کا جذبہ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے کسی کیے پر افسوس ہے اور ہم اپنے دل میں جانتے ہیں کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اپنی غلطیوں کو نہ دُہرائیں تو ہم خلوص سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ اس صفت کی اہمیت کو یاد رکھنے میں اپنی مدد کے لیے ہم حضرت عبدالبہاء کے بیانات سے اس اقتباس کو زبانی یاد کریں گے:

''ہمیں ہر دم اپنی سچائی اور خلوص ظاہر کرنا چاہیے...''[107]

ظاہر کرنا

۱۔ چابا(Csaba) نے ساحل پر ملے گھونگے کو اچھی طرح صاف کیا اور اتنا چمکایا کہ وہ صاف اور چمکدار ہو گیا۔ جب اس نے یہ کام کر لیا تو گھونگے کی اصل خوبصورتی ظاہر ہو گئی۔

۲۔ جوں ہی سورج نکلا دُھند غائب ہوئی اور پہاڑوں کی شان و شوکت ظاہر ہو گئی۔

خلوص

۱۔ لیو(Leo) کے ہم جماعت پڑھنے کی بجائے اکثر کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں۔ لیو پریشان ہے کہ اس طرح اسکول میں ان کی کارکردگی اچھی نہیں رہے گی۔ اس لیے وہ تجویز دیتا ہے کہ وہ مل کر پڑھائی کریں اور ایسے طریقے سوچنے کی کوشش کرتا ہے جس سے وہ سیکھنے میں ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے لیے لیو کی فکرمندی میں خلوص ہے۔

۲۔ روزا(Rosa)اپنی والدہ سے وعدہ کرتی ہے کہ وہ ہر روز اسکول سے ملنے والا کام مکمل کر لیا کرے گی۔ جب اس کے والدین گھر پر نہیں ہوتے تو بھی وہ پوری توجہ سے اسکول سے ملنے والا کام کرتی ہے۔ روزا اپنے وعدے میں پُر خلوص ہے۔

ج۔ کہانی

اس سبق میں آپ بچوں کو جو کہانی سُنائیں گے وہ انہیں اس بارے میں سوچنے میں مدد کرے گی کہ خلوص کی صفت کا مالک ہونے کا کیا مطلب ہے اور جب یہ صفت نہ ہو تو کیا ہوتا ہے۔

کئی سالوں تک ایک بہت بڑا درخت ایک گھر کے پیچھے لگا رہا جس میں ایک میاں بیوی اور ان کے کئی بچے رہا کرتے تھے۔ جوں جوں یہ درخت بڑھتا جا رہا تھا اس کی شاخیں پھیلتی جا رہی تھیں اور اس گھر کے پچھلے حصے پر خوب سایہ دے رہی تھیں۔ سردیوں کی ایک صبح والد درخت کے نیچے سے گزر رہا تھا جب اس کی ملاقات ایک ہمسائے سے ہو گئی۔ انہوں نے مختصراً گاؤں کے حالات پر گفتگو کی۔ کچھ دیر بعد ہمسایہ تناور درخت کی طرف غور کرنے لگا اور آدمی سے کہا، ''لگتا ہے اب تو اس بڑے سے درخت کو کاٹنے کا وقت آگیا ہے۔ یہ کتنے بے تکے انداز میں پھیلتا جا رہا ہے۔ کہیں اس کی کوئی شاخ آپ کے گھر کی چھت پر نہ گر جائے یا اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہو سکتی ہے کہ کہیں یہ نیچے کھیلتے ہوئے آپ کے کسی بچے کے سر پر نہ گر پڑے۔'' جب دونوں جدا ہوئے تو آدمی نے اپنے ہمسائے کے مشورے پر غور کیا۔ یہ درخت اس کی یادداشت سے بھی قبل کا یہاں کھڑا تھا اور اس سے کبھی کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ گرمیوں میں یہ خوب سایہ دیتا تھا اور سردیوں کی شدید ہواؤں سے گھر کو محفوظ رکھتا تھا۔ یہ قوی اور مضبوط نظر آتا تھا۔ ''پھر بھی شاید میرا ہمسایہ ٹھیک ہی کہتا ہے'' اس نے دل ہی دل میں کہا۔ ''بے شک ظاہری صورت سے بعض اوقات دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ درخت اتنا قوی اور مضبوط نہ ہو جتنا دکھائی دیتا ہے تو کیا ہوگا؟'' اور اس طرح اس نے درخت کو کاٹ دینے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ بہت ہی مشکل کام تھا کیونکہ درخت بہت ہی بڑا تھا اور موٹی موٹی شاخوں میں سے چند تو بہت ہی اونچی تھیں۔ جیسے ہی آدمی نے اپنا کام ختم کیا اس کا ہمسایہ اپنے دو بیٹوں اور ریڑھی کے ساتھ پہنچ گیا۔ لکڑیوں کے ڈھیر کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا ''میں جانتا تھا کہ آپ نے درخت کاٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو انہیں یہاں سے ہٹانے کے لئے مدد کی ضرورت ہو گی۔ شاید ہم مدد کر سکتے ہیں۔ میں اپنی ریڑھی اور اپنے دو بیٹوں کو لے آیا ہوں اور ہمیں خوشی ہو گی کہ یہ سب آپ کے صحن سے اُٹھا لیں۔'' اس کا جواب سننے سے پہلے ہی اس کے بیٹوں نے ریڑھی پر لکڑیاں لادنا شروع کر دیں۔ لکڑیوں سے لدی ریڑھی کو جاتا دیکھ کر آدمی اُس درخت کے کٹے تنے پر بیٹھ گیا جس نے اتنا لمبا عرصہ اس کے گھر کو سایہ دیا تھا۔ اس وقت اسے احساس ہوا کہ اس کا ہمسایہ دراصل اس کے خاندان کی حفاظت کے بارے میں فکر مند نہیں تھا بلکہ ایندھن کے ذخیرے کی فکر میں تھا جو سردی کے مہینوں میں اسے گرم رکھے گا۔ ایک آہ بھرتے ہوئے اس نے کہا، ''یقیناً ظاہری صورت سے بعض اوقات دھوکہ ہو سکتا ہے۔'' افسوس کہ اُس دن اس خاندان نے اپنا خوبصورت

درخت کھو دیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ افسوس اس بات پر کہ ہمسائے نے اپنے دوست کا بھروسہ اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا موقع گنوا دیا۔

ہ۔ کھیل: ''ٹھنڈا یا گرم''

ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں اور اسے گروپ سے دور چلے جانے کو کہیں۔ اس کے بعد دوسروں کو ایک چھوٹی سی چیز مثلاً پنسل یا رنگ کہیں چھپانے کو کہیں اور پھر اُس پہلے بچے کی آنکھوں کی پٹی ہٹا کر اُسے وہ چیز تلاش کرنے کو کہیں۔ وہ بچہ اب اُس چھپی ہوئی چیز کو تلاش کرے گا۔ دوسرے بچے اس طرح اُس کی رہنمائی کریں کہ جب وہ چھپی ہوئی چیز کے نزدیک جاتا جائے تو وہ تیز تیز تالیاں بجائیں۔ اگر بچہ چھپی چیز سے دور ہو رہا ہو تو تالیاں ہلکی سے ہلکی ہوتی جائیں۔ تالیاں بجانے کی بجائے جب ڈھونڈنے والا بچہ چیز کے قریب ہوتا جائے تو باقی بچے ''گرم''، ''زیادہ گرم''، ''بہت ہی گرم'' بھی کہہ سکتے ہیں اور جب اس چیز سے دور جا رہا ہو تو ''ٹھنڈا''، ''زیادہ ٹھنڈا''، ''بہت ہی ٹھنڈا'' پکار سکتے ہیں۔ بچوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ ڈھونڈنے والے بچے کو غلط بتا کر گمراہ نہ کریں ورنہ وہ دوسروں پر اعتماد کھو دے گا اور کھیل بے کار ہو جائے گا۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۸

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 9

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اس اور اگلی تین کلاسوں کا آغاز کرنے کیلئے زبانی تلاوت کرنے کے لیے ایک دعا کا انتخاب کریں جیسا کہ حصہ 10 میں تجویز دی گئی ہے۔ چند شاگرد آپ کے ساتھ ابتدائی دعاؤں میں شامل ہو سکتے ہیں جس کے بعد آپ زبانی یاد کرنے کے لیے درج ذیل دُعا کو متعارف کروا سکتے ہیں۔ یہ دُعا پچھلی دو حفظ کی ہوئی دُعاؤں سے زیادہ طویل ہے لیکن یہ بچوں کے لیے سمجھنا اور یاد کرنا مشکل نہیں ہو گا اور سبق 12 تک وہ سب اسے زبانی یاد کرنے کے قابل ہوں گے۔

''مبارک ہے وہ جگہ، اور وہ گھر، اور وہ مقام، اور وہ شہر، اور وہ دل، اور وہ پہاڑ، اور وہ پناہ گاہ، اور وہ غار، اور وہ وادی، اور وہ زمین، اور وہ سمندر، اور وہ جزیرہ اور وہ مرغزار جہاں اللہ کا ذکر کیا گیا اور اس کی حمد و ثناء کی گئی۔'' [108]

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

تم بن کے رہو مانند زمیں

یہ کتنی فروتن دھرتی ہے
یہ ساری دولت رکھتی ہے
انساں کو ضرورت جتنی ہے
کیا تم نے سنا کہتے یہ کہیں
میں تم سے بڑی ہوں دولت میں
میں تم سے بڑی ہوں عظمت میں
یہ اس کو کوئی غرور نہیں
تم بن کے رہو مانند زمیں

اس پیڑ کو دیکھو تم بڑھ کر
یہ کتنا عجز دکھاتا ہے
ہیں پھل سے جھکی شاخیں اس کی
کیا تم نے سنا کہتے یہ کہیں
میں تم سے بڑا ہوں دولت میں
میں تم سے بڑا ہوں عظمت میں
تم دھرتی، پیڑ مثال رہو
کہ ان کو کوئی غرور نہیں
تم بن کے رہو مانند زمیں

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

نیچے دیئے گئے خیالات آپ کو اس سبق کے موضوع اور زبانی یاد کرنے کے لیے اقتباس کو متعارف کروانے میں مدد دیں گے۔

ایک بہت ہی اہم انسانی صفت فروتنی ہے۔ وہ جو خدا کے سامنے عاجزی اختیار کرتے ہیں وہ خدا اور اس کی مخلوق کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اُس کی مدد اور فضل کے بغیر ہم میں سے کوئی بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ قادرِ مطلق اور توانا ہے۔ اور جس

طرح ہم خدا کے سامنے کبھی فخر نہیں کرتے اسی طرح ہم اس کی تمام مخلوقات کے سامنے بھی عاجز رہتے ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ زمین اور اس پر موجود ہر شے اُس کی تخلیق ہے اور اُس کی نشانیوں اور صفات کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم فطرت کا لحاظ کرتے ہیں اور دل سے یہ میں جانتے ہیں کہ ہم اپنے ارد گرد سے ہمیشہ کچھ نہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ آیئے درج ذیل اقتباس حفظ کرتے ہیں:

"اے انسان کے بیٹے! میرے سامنے فروتنی اختیار کر تاکہ میں تیری تواضع کروں۔"[109]

فروتنی

1۔ زینب (Zainab) توجہ دے کر اپنے ریاضی کا کام کرتی ہے اور ہمیشہ اچھی طرح کرتی ہے۔ وہ فروتنی ظاہر کرتی ہے اور کبھی اپنی کامیابیوں پر نہیں اتراتی۔

2۔ یونگ فو (Yong Fu) کے محلے کے بچے سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں اور اس سے کہا گیا کہ وہ بچوں کی ایک کلاس تشکیل دے۔ اگرچہ اسے بہت کم تجربہ ہے اور خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا، وہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور اپنی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ وہ فروتنی سے اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے۔

تواضع

1۔ کینڈیس (Candace) کے خاندان نے چند پڑوسیوں کو اپنے گھر کھانے کے لئے مدعو کیا ہے۔ جب مہمان آتے ہیں تو کینڈیس ان کا گرم جوشی سے استقبال کرتی ہے اور شربت سے اُن کی تواضع کرتی ہے۔

2- جیوانی (Giovanni) نے اپنے بوڑھے پڑوسی کو سبزی کے تھیلے لے کر گھر جاتے دیکھا تو اس نے انھیں مدد کی پیشکش کر کے اُن کی تواضع کی۔

د۔ کہانی

فروتنی حضرت عبدالبہاء کی سب سے زیادہ نمایاں صفات میں سے ایک تھی۔ بہت سے لوگ آپ کو بڑے بڑے القاب سے نوازنا چاہتے تھے لیکن آپ صرف "عبدالبہاء" کہلانا چاہتے تھے جس کا مطلب ہے "بہاء کا خادم"۔ آپ کی سب سے بڑی آرزو خدمت کرنا تھی۔ ایک بار چند امیر ملاقاتیوں نے کھانے سے پہلے آپ کے ہاتھ دُھلانے کے لیے ایک مفصل اہتمام کیا۔ انہوں نے ایک خاص پوشاک پہنے لڑکے کا انتظام کر رکھا تھا جو ہاتھوں میں "صاف و شفاف پانی" کا ایک نفیس سا پیالہ لیے ہوئے تھا اور انہوں نے ایک خوشبودار تولیہ بھی آپ کے لیے رکھا ہوا تھا۔ جب دوستوں کا یہ گروہ اُس لڑکے، جگ اور تولیے کے ساتھ حضرت عبدالبہاء کی طرف بڑھ رہا

تھاتو آپ اُن کاارادہ جان گئے۔ آپ تیزی سے قریب ہی موجود پانی کی طرف بڑھے، اپنے ہاتھ دھو لیے اور باغبان کے پاس موجود ایک کپڑے سے پونچھ لیے۔ پھر آپ خندہ پیشانی سے اُس گروہ کے خیر مقدم کے لیے بڑھے۔ اور وہ سب اہتمام جو آپ کے افتخار میں کیا گیا تھاآپ نے اپنے مہمانوں پر نوازااور انہیں پُر محبت انداز میں پانی اور خوشبودار تولیہ پیش کیا!

ہ۔ کھیل: "کبھی ہم لمبے ہوتے ہیں"

ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اور باقی بچوں کو اس کے گرد دائرہ بنا کر کھڑا ہونے کو کہیں۔ سب ساتھ مل کر کہیں:

"ہم بہت لمبے ہیں" (وہ اپنے پنجوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو کھینچ کر جتنا لمبا کر سکتے ہیں کر لیتے ہیں)

"ہم بہت چھوٹے ہیں" (وہ اکڑوں بیٹھ جاتے ہیں اور خود کو جتنا چھوٹا کر سکتے ہیں کر لیتے ہیں)

"ہم کبھی لمبے ہوتے ہیں" (وہ پھر سے پنجوں کے بل کھڑے ہو جاتے ہیں)

"ہم کبھی چھوٹے ہوتے ہیں" (وہ پھر سے اکڑوں بیٹھ جاتے ہیں)

اب اشارہ کر کے انہیں بتائیں کہ آیا انہیں لمبا ہونا ہے یا اکڑوں بیٹھنا ہے اور پھر وہ ساتھ مل کر کہیں:

"بتاؤ! اب ہم کیا ہیں؟"

جس بچے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے وہ آواز کی سمت سے اندازہ لگاتا ہے کہ اس وقت بچے "چھوٹے" ہیں یا "لمبے"۔ باری باری ہر بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھی جانی چاہیے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 9

ز۔ اختتامی دُعائیں

سبق 10

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ابتدائی دعاؤں کے بعد بچے پچھلے سبق میں متعارف کروائی گئی دُعا کو حفظ کرنا جاری رکھیں گے۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

خدا کی حمد

تیری حمد یارب ہے تیری عنایت
سجایا ہے سر پہ میرے تاجِ رحمت
ہمیشہ رہے جگمگاہٹ سلامت
تیری حمد یارب ہے تیری عنایت
مجھے تو نے توفیق یارب عطا کی
جو نعمت ہے علم و محبت کی پائی
دکھائی مجھے تو نے راہِ ہدایت
تیری حمد یارب ہے تیری عنایت
میرے دل کو تو نے عطا کی بصیرت
میری آنکھ کو تو نے بخشی بصارت
عطا کی مجھے دین و دنیا کی نعمت
تیری حمد یارب ہے تیری عنایت

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

زبانی یاد کرنے والے اقتباس کو آپ اپنے شاگردوں کو اس انداز میں متعارف کروا سکتے ہیں:

جب کوئی ہمیں چھوٹا سا تحفہ بھی دیتا ہے تو ہم اس شخص کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پھر ہمیں خدا کی اُن بے شمار نعمتوں اور عنایتوں کا کتنا زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے جیسے کہ ہمارا خیال رکھنے کے لیے پُر شفقت نظریں، ہم سے پیار کرنے والے دل اور وہ سب کچھ جو اُس نے پیدا کیا ہے تاکہ ہم پلیں بڑھیں اور ترقی کریں۔ حضرت عبدالبہاء ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں اپنی بے پناہ عنایات سے نوازا ہے اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دیا ہے۔ ہمیں تمام حالات میں حتیٰ کہ مشکل وقت میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ خدا کا شکر ادا کرنا ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم اس کے لا متناہی فیوضات حاصل کر سکیں۔ آیئے مندرجہ ذیل اقتباس کو حفظ کرتے ہیں:

"تم خوش رہو۔ تم شکر گزار بنو۔ خدا کی بارگاہ میں شکرانہ ادا کرنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتا کہ تمہاری شکر گزاری عنایات کو بڑھانے میں مددگار ہو سکے۔"[110]

اُٹھ کھڑے ہونا

ا۔ سلمیٰ اپنی نانی کو طویل علالت کے بعد بستر سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور سیر کے لیے جاتا دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

2- بچے ہر روز صبح سویرے دعائیں تلاوت کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

مددگار

ا۔ نادیہ (Nadia) ہمیشہ صاف ستھری رہتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ صفائی روحانی ترقی کے لئے اہم ہے۔ صفائی روحانیت میں مددگار ہے

۲۔ سیف (Seff) کا گھرانے کے ارکان تمام اہم معاملات پر تعاون کرتے ہیں اور ایک دوسری کی مدد کرتے ہیں۔ چونکہ وہ تعاون کرتے ہیں اس لئے ہم آہنگی سے رہتے ہیں۔ تعاون ہم آہنگی کے لیے مددگار ہے۔

بڑھانا

ا- پچھلے سال ماریہ (Maria) کے اسکول میں صرف پانچ اساتذہ تھے۔ اس سال آٹھ اساتذہ ہیں۔ اسکول میں تین اساتذہ بڑھ گئے ہیں۔

۲۔ شایان ایک خوش مزاج لڑکا ہے اور جب وہ دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہوتا ہے تو اس کی خوشی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب وہ دوسروں کی خدمت کرتا ہے تو اس کی خوشی بڑھ جاتی ہے۔

د۔ کہانی

ایک دن ایک مالدار خاتون بہت دور سے ارضِ اقدس میں حضرت عبدالبہاء سے ملاقات کے لیے آئی۔ بڑی تفصیل کے ساتھ وہ آپ کو ایک ایک کر کے اپنی چھوٹی چھوٹی پریشانیاں بتانے لگی۔ حضرت عبدالبہاء کافی دیر تک صبر اور مہربانی کے ساتھ اُس کی بات سُنتے رہے یہاں تک کہ آخرکار آپ کو ایک اور ملاقات کے لئے بلوالیا گیا۔ البتہ اپنے مہمان سے رخصت لینے سے پہلے آپ نے کھڑکی سے باہر چلتے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "وہ ایک آدمی جا رہا ہے جسے میں آپ سے ملوانے کے لئے بلاؤں گا۔ اُس کا نام میرزا حیدر علی ہے۔" حضرت عبدالبہاء نے وضاحت کی: "وہ چلتا تو زمین پر ہے لیکن جنت میں رہتا ہے۔ اس نے بہت سے مصائب کا سامنا کیا ہے اور وہ آپ کو ان کے بارے میں بتائے گا۔"

میرزا حیدر علی کو واقعی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ ایران کے رہنے والے تھے جہاں بہائیوں کے ساتھ ناانصافی اور بہت ظلم کیا جاتا تھا۔ چند کو گرفتار اور بے جا قید کیا گیا جبکہ چند کو نفرت اور غصے سے بھرے لوگوں نے مارا پیٹا تھا۔ ان تمام مصائب کے بارے میں سن کر جو میرزا حیدر علی نے اپنی زندگی میں برداشت کیے تھے آپ کے دل بہت اداس ہوں گے۔

پھر حضرت عبدالبہاء میرزا حیدر علی کو لینے گئے اور انہیں اپنے مہمان سے ملوانے کے لئے اندر لے آئے۔ خاتون سے انہیں متعارف کروا کر حضرت عبدالبہاء رخصت ہو گئے۔ میرزا حیدر علی نے فوراً بڑی مسرت اور عاجزی کے ساتھ اُس سے اس شاندار دور کے بارے میں جس میں ہم رہتے ہیں اور خدا کی عنایات جو ہمیں ملنے والی ہیں پر گفتگو کرنا شروع کر دی۔ مہمان کچھ دیر تک سنتی رہی لیکن پھر بے صبری سے بات کاٹتے ہوئے بولی: ''لیکن حضرت عبدالبہاء نے کہا تھا کہ آپ مجھے اپنے مصائب کے بارے میں بتائیں گے۔'' میرزا حیدر علی نے اُسے حیرت سے دیکھ کر کہا: ''مصائب؟'' اس نے جواب دیا: ''لیکن محترمہ، مجھے تو کبھی مصائب کا سامنا نہیں ہوا، مجھے معلوم نہیں کہ مصیبتیں کیا ہوتی ہیں۔'' بلاشبہ حضرت عبدالبہاء جانتے تھے کہ میرزا حیدر علی کو اگرچہ بہت بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن وہ اُن کی خوشی کو چھو بھی نہ سکے تھے اور وہ صرف اُن تمام نعمتوں پر ہی نگاہ رکھتے تھے جو خدا نے انہیں زندگی میں عطا کی تھیں جن کے لئے وہ شکر گزار تھے۔

ہ۔ کھیل: ''تیز لہر''

بچوں سے کہیں کہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دائرے بنا کر کھڑے ہو جائیں۔ پہلے انہیں اپنے بائیں ہاتھ کو دبانے کی مشق کرنے کو کہیں اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کو۔ پھر انہیں سمجھائیں کہ انہیں گروپ میں ایک ''نبض'' کا اشارہ بھیجنا ہے۔ ایک بچہ تیزی سے اپنے دائیں ہاتھ پر کھڑے بچے کا ہاتھ دبا کر شروع کرے، جو پھر اگلے بچے کو اشارہ بھیجے اور یوں چلتا جائے جب تک پہلے بچے تک اشارہ واپس پہنچ جائے۔ بچوں کو ایک خاص وقت میں کھیل ختم کرنا ہوگا اور اُن کے سامنے للکار یہ ہے کہ انہیں تیز سے تیز تر ہونا ہے۔ ایک دفعہ جب بچے بنیادی کھیل سیکھ جائیں تو آپ انہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مخالف سمت پر نبض کا اشارہ بھیجیں یا پھر ہر نبض پر ہاتھ دبانے کی تعداد میں اضافہ کر لیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 10

ز۔ اختتامی دُعائیں

سبق 11

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

معمول کے مطابق کلاس کا آغاز حفظ کی ہوئی دُعا کی تلاوت سے کریں اور چند شاگردوں کو دعا کی تلاوت کی دعوت دیں۔ اس کے بعد آپ شاگردوں کو اس دُعا کو حفظ کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو انہوں نے سبق 9 میں سیکھنا شروع کی تھی۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

اچھائی کی تلاش

ہدف ہے کہ حاصل کروں میں کمال
مگر ہے یہ رستہ طویل و محال

مددگار ہوگا یہ میرے لیے
یہ میں جانتا ہوں پتہ ہے مجھے

میں دیکھوں گا ہر اک کی اچھائیاں
جو دیکھوں تمہاری کبھی غلطیاں

نہ اس گیت میں کچھ بتاؤں گا میں
نہ پھر ان کے بارے میں سوچوں گا میں

کہ میں تم میں دیکھوں گا اچھائیاں
میں دیکھوں گا بس تم میں اچھائیاں

جو تم چاہتے ہو میرے واسطے
وہی چاہتا ہوں تمہارے لیے

ہے اچھائی مجھ میں خدا کو پسند
خدا کو پسند ہے خدا کو پسند

چھپاؤں گا اوروں کی میں خامیاں
خدا ڈھانپ دے گا میری غلطیاں

دانا تھے بہت سرکار آقا
آنکھوں میں پڑھتے حالِ دل اس طرح
وہ دیکھتے تھے جب کوئی خطا
دکھاتے اُسے اِک نیا راستہ

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

تجویز دی جاتی ہے کہ سبق کے موضوع اور زبانی یاد کرنے والے اقتباس کو اپنے شاگردوں کے ساتھ درج ذیل خیالات بانٹتے ہوئے متعارف کروائیں:

معافی خدا کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ حضرت عبدالبہاء ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ ایک دوسرے کو معاف کر دینا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کو معاف کرنے والی نظر سے دیکھنا چاہیے اور ایک دوسرے کی غلطیوں پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔ اگر ہم حضرت عبدالبہاء کی مثال کی پیروی کریں گے تو ہم نہ صرف اپنے دوستوں کو معاف کر دیں گے بلکہ ان لوگوں کو بھی معاف کر دیں گے جو ہم پر مہربان نہیں ہیں۔ معافی کی صفت پیدا کرنے کی اپنی ان کوششوں میں مدد کے لیے آیئے یہ اقتباس حفظ کرتے ہیں:

"...معافی اور رحم نیز اُس چیز کو اپنی آرائش بناؤ جو خدا کے پسندیدہ بندوں کے دلوں کو مسرور کرتی ہے۔"[111]

رحم

1- بارش کئی دنوں تک جاری رہی۔ جب گاؤں میں سیلاب آگیا تب بھی بارش نہیں رُکی۔ بارش نے رحم نہیں دکھایا۔

2- جب ہم خدا سے دُعا مانگتے ہیں تو وہ ہماری غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے۔ وہ ہم پر رحم کرتا ہے۔

مسرور

1۔ اُرزلا (Ursula) کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اس کی سہیلی ایلسی (Elsie) اس کے لئے پھول لے کر آئی اور کافی دیر تک اس کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی اور قصے سناتی رہی۔ ایلسی کی اس ملاقات سے اُرزلا کا جی بہت ہلکا ہوا اور وہ بہتر محسوس کرنے لگی۔ اُس کی ملاقات نے اُرزلا کے دل کو مسرور کیا۔

2۔ مسز سانچیز (Mrs.Sanchez) کو اپنے شوہر کا ایک طویل خط موصول ہوا۔ وہ کچھ دنوں سے کام کے سلسلے میں کسی دوسرے شہر گئے ہوئے تھے۔ خط یہ خوش خبری لایا کہ وہ جلد ہی گھر واپس آنے والے ہیں۔ اُس خبر نے مسز سانچیز کو بہت مسرور کیا۔

پسندیدہ

1۔ استانی اپنے تمام شاگردوں سے پیار کرتی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔ وہ سب اُس کے پسندیدہ شاگرد ہیں۔

2۔ جیمز (James) کو اسکول میں پڑھائے جانے والے تمام مضامین اچھے لگتے تھے لیکن وہ سائنس میں بہت اچھا تھا۔ سائنس اس کا پسندیدہ مضمون تھا۔

د۔ کہانی

یہ ان دنوں کی بات ہے جب سرکار آقا عکا میں رہتے تھے۔ عکا کا ایک گورنر تھا جو بار بار بہائیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک موقع پر اس نے ایک منصوبہ بنایا کہ بہائیوں کے روزی کمانے کے ذرائع کو تباہ کر دے: اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ سب بہائیوں کی دکانوں پر تالہ لگادیں اور چابیاں لاکر اسے دے دیں۔ لیکن حضرت عبدالبہاء کو گورنر کے منصوبے کا علم ہو گیا اور آپ نے تمام بہائیوں سے کہا کہ کل دکانیں نہ کھولیں۔ آپ نے ان سے کہا کہ انتظار کریں اور دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے۔

تصور کریں کہ گورنر کی حیرانگی کا کیا عالم ہوا ہو گا جب اسے یہ نے سُنا کہ سپاہی اس لئے چابیاں حاصل نہیں کر پائے کیونکہ دکانیں ہی نہیں کھولی گئیں۔ لیکن اس سے قبل کہ وہ کوئی اور ترکیب سوچتا ایک انہونی بات ہو گئی۔ اسے اپنے افسران بالا کا ایک تار موصول ہوا جس کے مطابق اسے شہر کے گورنر کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اور اس طرح بہائیوں کی دکانیں بچ گئیں۔

سابقہ گورنر کو حکم ملا تھا کہ وہ عکا چھوڑ کر دمشق چلا جائے۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اب کیا کرے۔ اسے فوراً تنہا روانہ ہونا تھا۔ اب اس کے خاندان کا کیا بنے گا؟ کسی ایسے شخص کی مدد کون کرتا جو حکومت کی حمایت کھو چکا تھا؟ سرکار آقا نے یہ خبر سُنی تو اس سے ملنے تشریف لے گئے۔ آپ اس اُداس شخص سے اس طرح بے حد مہربانی سے پیش آئے گویا کہ وہ کبھی بھی امر اللہ کا دشمن نہ تھا۔ ایک بار بھی آپ نے اس کی ماضی کی غلطیوں کا ذکر نہیں فرمایا۔ اس کی بجائے اسے آپ نے اپنی ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔ سابقہ گورنر اپنی بیوی اور بچوں کو پیچھے چھوڑ جانے کی وجہ سے پریشان تھا۔ حضرت عبدالبہاء نے اسے یقین دلایا کہ آپ اس معاملے کو سنبھال لیں گے۔ بعد میں آپ نے ایک آرام دہ سفر کا انتظام کیا، اُس کے بیوی بچوں کے ہمراہ ایک قابل اعتماد شخص روانہ کیا، تمام اخراجات ادا کئے اور اس کے خاندان کو دمشق کی جانب روانہ کر دیا۔

جب سابقہ گورنر دوبارہ اپنے خاندان سے ملا تو بہت مسرور ہوا۔ تشکر بھرے دل سے اس نے اُس شخص سے سفر کے اخراجات کے بارے میں سوال کیا جس نے اسکے خاندان کی ہمراہ سفر کیا تھا۔ اُس نے بتایا کہ تمام اخراجات حضرت عبدالبہاء نے ادا کر دیئے ہیں۔ تب سابقہ گورنر نے سفر کے دوران اس کی انتھک جانفشانی اور مہربانی کے عوض اُس شخص کو تحفہ پیش کرنا چاہا۔ لیکن اُس شخص نے یہ تحفہ

لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ تو محض حضرت عبدالبہاء کی اطاعت کر رہا تھا اور اس خدمت کے بدلے کوئی چیز وصول نہیں کرنا چاہتا۔ تب سابقہ گورنر نے اُس شخص سے کہا کہ رات اس کے گھر پر مہمان رہے۔ لیکن اُس شخص نے کہا کہ وہ سرکار آقا کی ہدایات پر عمل کر رہا ہے اور انہوں نے اسے حکم دیا ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے عکا لوٹ آئے۔ سابقہ گورنر نے اس سے کہا کہ کم از کم اتنا انتظار کرے کہ وہ حضرت عبدالبہاء کے نام ایک خط لکھ سکے۔ وہ اس بات پر راضی ہو گیا اور عکا پہنچ کر اس نے یہ خط حضرت عبدالبہاء کے حضور پیش کر دیا۔ خط میں لکھا تھا: "اے عبدالبہاء! میں آپ سے معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ میں نہیں سمجھا تھا۔ میں آپ کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے آپ کے ساتھ بہت بُرا کیا ہے۔ لیکن آپ نے بہت بڑی بھلائی سے مجھے نوازا ہے۔"

د۔ کھیل: "لوگ سے لوگ"

بچوں سے کہیں کہ وہ ادھر ادھر بکھر کر چلتے رہیں اور تالیاں بجاتے ہوئے کہیں: "لوگ سے لوگ"۔ جب آپ کہیں "پُشت سے پُشت"، تو انہیں رُک کر اس طرح کھڑے ہو جانا چاہیے کہ ہر بچے کی پُشت اس کے ساتھی کی طرف ہو۔ آپ کے اشارے پر وہ دوبارہ ادھر ادھر چلنا شروع کر دیں اور تالیاں بجاتے ہوئے کہتے رہیں "لوگ سے لوگ"۔ جب آپ کہیں "آمنے سامنے"، تو بچے رُک کر اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ ہر ایک سر جھکا کر اپنا چہرہ اپنے ساتھی کی طرف کر لے۔ اسی طرح ان دو ہدایات کو دہراتے ہوئے کھیل کچھ دیر تک جاری رہ سکتا ہے۔ بعد میں دوسری ہدایات بھی شامل کی جا سکتی ہیں مثلاً "گھٹنے سے گھٹنا" اور "کہنی سے کہنی" وغیرہ۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۱۱

ز۔ اختتامی دُعائیں

سبق 12

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ہمیشہ کی طرح کلاس کا آغاز ابتدائی دُعاؤں سے ہونا چاہیے۔ اس کے بعد آپ شاگردوں کے ساتھ اس دُعا کو دہرا سکتے ہیں جو وہ پچھلے تین اسباق سے سیکھ رہے ہیں۔ آپ کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ سب اسے اچھی طرح سُنا سکتے ہیں کیونکہ آپ سبق 13 میں زبانی یاد کرنے کے لیے انہیں ایک نئی دُعا متعارف کروائیں گے۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

تم سچائی کو اپناؤ

جو سورج سے ہے روشن تر
اس سچائی کے زیور سے
تم اپنی زباں کو زینت دو
تم سچائی کو اپناؤ
تم دیانتداری اپناؤ
جو روح کو فرحت دیتی ہے
جو سورج سے ہے روشن تر
تم دیانتداری اپناؤ
تم سچائی کو اپناؤ

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ سبق کے موضوع یعنی ایمانداری اور زبانی یاد کرنے والے اقتباس کو پیش کرنے کے لیے درج ذیل خیالات بانٹ سکتے ہیں۔

باغات مختلف شکلوں اور رنگوں کے پھولوں سے سجے ہوتے ہیں۔ موسم بہار میں پھل دار درخت خوشبودار پھولوں سے سجے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو صاف اور بے داغ لباس سے سجاتے ہیں۔ یہ تمام سجاوٹیں حُسن پیدا کرتی ہیں۔ تاہم ان مادی چیزوں سے بڑھ کر روحانی صفات کی روشنی ہے جو انسانوں کو خوبصورت بناتی ہے اور ہمارے دلوں کو مسرور کرتی ہے۔ ہم جن خوبصورت صفات سے اپنی زندگیوں کو سجا سکتے ہیں ان میں سے ایک صفت دیانتداری ہے۔ جب ہم خود کو دیانتداری سے سجاتے ہیں تو ہم بغیر اجازت دوسروں کی کوئی چیز نہیں لیتے، ہم کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیتے یا چالاکی سے دوسروں سے کوئی کام نہیں کرواتے۔ دیانتداری کی صفت کو یاد رکھنے میں مدد کے لیے آئیں ہم حضرت بہاءاللہ کے بیان مبارک سے اس اقتباس کو یاد کرتے ہیں:

"اے قوم تم اپنی زبانوں کو سچائی سے زینت دو اور اپنے نفوس کو دیانت داری کے زیور سے سجاؤ۔"[112]

زینت

1۔ مالِٹ (Malit) نے باغ میں خوبصورت گلاب اُگائے۔ گلابوں نے باغ کو زینت دی ہے۔

2۔ سُنیل(Sunil)صرف سچ بولتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے الفاظ کو سچائی سے زینت دیتا ہے۔

د۔ کہانی

اپنی زندگی کے آخری حصے میں حضرت عبدالبہاء دنیا کے مختلف مقامات پر سفر کرنے کے قابل ہوئے۔آپ جہاں جاتے وہاں زندگی کے مختلف پس منظر کے لوگوں سے ملاقات کرتے مثلاًمزدور اور رہنما،ماہرینِ تعلیم اور سائنسدان وغیرہ اور آپ ہر ممکن کوشش کرتے کہ سب لوگ اپنائیت محسوس کریں۔ مصر میں ایک دن آپ نے گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ افسر کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت عبدالبہاء نے کرایے پر ایک بگھی لینے کا فیصلہ کیا جو افسر کو گھر سے لے آئے کیونکہ وہ افسر اس قسم کے آرام کا عادی تھا۔

سفر زیادہ طویل نہیں تھا اور وہ جلد ہی کھانے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ لیکن جب کوچوان نے حضرت عبدالبہاء سے کرایے کی ادائیگی کا مطالبہ کیا تو اس سفر کے لیے مناسب کرایے سے کافی زیادہ مانگ لیا۔ حضرت عبدالبہاء جانتے تھے کہ کوچوان دیانتداری سے کام نہیں لے رہا۔آپ نے اُسے صرف اتنا ہی ادا کیا جتنا وہ حق دار تھا اور واپس جانے کے لیے مڑ گئے۔

جب کوچوان نے بحث کرنے کی کوشش کی تو حضرت عبدالبہاء ڈٹے رہے۔آپ نے اُس آدمی سے فرمایا کہ اگر وہ کرایے کے لیے دیانتداری دکھاتا تو آپ اُسے انعام کے طور پر اچھی خاصی رقم ادا کر دیتے۔ پھر سرکار آقا وہاں سے چل دیئے اور کوچوان کو اپنے کیے پر غور کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

ہ۔ کھیل: ’’چوکور، دائرہ، تکون‘‘

یہ فرض کرتے ہیں کہ بچوں کو کم از کم چند شکلوں کے نام آتے ہیں مثلاً ’’چوکور‘‘، ’’دائرہ‘‘، اور ’’تکون‘‘۔ بچوں کے ساتھ ان شکلوں کے نام دُہرائیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ بچے ان میں سے ہر ایک کی شناخت کر سکتے ہیں۔اس کے بعد آپ ایک کارڈ انہیں دکھائیں جس پر آپ نے تین شکلوں کی ایک ترتیب بنائی ہے مثلاً دائرہ، دائرہ، چوکور اور ان سے کہیں کہ وہ انہیں غور سے دیکھیں۔ پھر اس کارڈ کو ایک طرف رکھ دیں اور ایک بچے سے کہیں کہ وہ اس ترتیب کو اونچی آواز میں بولے۔اس کو کئی مرتبہ دُہرائیں اور مختلف شکلوں کی ترتیبوں پر مشتمل پہلے سے تیار شدہ کارڈوں کا استعمال کریں۔ کچھ کارڈوں پر آپ صرف دو شکلیں بنائیں کیونکہ ہو سکتا ہے شروع میں بچوں کے لیے تین شکلوں کی ترتیب یاد رکھنا مشکل ہو اور چند کارڈوں پر چار یا پانچ شکلوں کی ترتیب بنائیں کیونکہ شاید کچھ بچوں کے لیے تین شکلوں کی ترتیب یاد رکھنا بہت آسان ہو۔

پھر اگلا کام یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے شاگردوں کی استعداد کے مطابق اونچی آواز میں دو تین یا چار شکلوں کے نام لیں اور گروپ میں سے ایک بچے سے کہیں کہ وہ انہیں دُہرائے۔ جب کئی دفعہ آپ ہر بچے کے ساتھ یہ کر لیں تو اس کھیل کو اور زیادہ مشکل بنا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ آپ بچوں سے کہیں جو ترتیب آپ نے بتائی ہے اسے بنا کر دکھائیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 12

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 13

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اس اور اگلی تین کلاسوں میں شاگرد اپنی کوششوں کو درج ذیل دعا زبانی یاد کرنے پر مرکوز کریں گے۔ جب آپ ایک حفظ دعا تلاوت کر لیں جیسا کہ حصہ 13 میں تجویز کیا گیا ہے اور آپ کے چند شاگرد بھی ایسا کر لیں تو آپ یہ دعا متعارف کروا سکتے ہیں۔

"اے پروردگار! اس نہالِ تازہ کو اپنے بے پناہ فضل کے باغ میں اگا، اسے اپنی پُر محبت مہربانی کے فواروں سے پانی دے اور اسے توفیق بخش کہ یہ تیرے فیض و عنایت کی پھوار کے ذریعے ایک دلکش پودا بن سکے۔ تو ہی مقتدر و توانا ہے۔"[113]

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

انصاف کرو

انصاف کرو انصاف کرو
تم سب کے ساتھ انصاف کرو
انصاف کرو انصاف کرو
تم کوشش سے ہر انساں کی
ہر مشکل کو آسان کرو
انصاف کرو انصاف کرو
انصاف سے جب ہم بانٹیں گے

دل بھائی بہن کا جیتیں گے

انصاف کرو انصاف کرو

انصاف سے ہر سو دنیا میں

انصاف کا جلوہ دیکھیں گے

انصاف کرو انصاف کرو

سرکار آقا کے نقشِ قدم

ہم چل کر خوشیاں لائیں گے

انصاف کرو انصاف کرو

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق میں بچے ہمدردی کی صفت سے متعلق ایک اقتباس سیکھیں گے جسے آپ درج ذیل انداز میں پیش کر سکتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ مشکل کے اوقات میں ہمارے دل اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ہم اُس سے تسلی اور قوت مانگتے ہیں۔ پس ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے۔ جب ہمیں معلوم ہو کہ کسی کو کوئی مسئلہ در پیش ہے یا کوئی غمزدہ ہے تو ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ اُس کی مشکل کو سمجھیں اور ہر طرح سے اس کی مدد کریں۔ ہمیں تمام حالات میں ہر ایک کے ساتھ ہمدرد اور مہربان ہونا چاہیے۔ ہمیں اس درخت کی طرح ہونا چاہیے جو ہر ایک کو پھل دیتا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں کو بھی جو اس پر پتھر پھینکتے ہیں۔ حضرت عبدالبہاء تمام حالات میں سب لوگوں کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے اگرچہ خود آپ کی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی تھی۔ ہمدرد بننے کی اپنی کوششوں میں مدد کے لیے آئیں ہم آپ کے ان کلمات کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"خدا کی بادشاہت عدل و انصاف پر نیز ہر زندہ روح سے رحم، ہمدردی اور مہربانی پر قائم ہے۔"[114]

قائم

1۔ ڈاکٹر صاحب گاؤں کے بچوں کی صحت کے بارے میں فکرمند تھے اس لئے ان کا خیال رکھنے کی خاطر انہوں نے کلینک کھولا۔ یہ کلینک انہوں نے بچوں سے اپنی محبت کی بنیاد پر قائم کیا تھا۔

2۔ جینا(Jenna)اور مرسیڈیز(Mercedes)بہت طویل عرصے سے دوست ہیں۔ وہ ہمیشہ اکٹھا پڑھتی ہیں اور جو بھی مفید چیز سیکھتی ہیں ایک دوسرے کو بتاتی ہیں۔ان کی دوستی مہربانی اور محبت کی بنیاد پر قائم ہے۔

عدل

1۔ ریاست کے سب لوگوں نے اس کی خوشحالی کے لئے بہت محنت کی۔ جب تمام فصل اکٹھی کرلی تو بادشاہ نے اسے خاندان کے افراد کے مطابق ان میں تقسیم کردیا۔ بادشاہ نے رعایا کے ساتھ عدل سے کام لیا۔

2۔ ضلعی کونسل کو اگلے گاؤں تک رسائی کے لئے ایک سڑک تعمیر کرنی تھی۔اس نے طے کیا کہ سڑک کھیتوں کے کناروں سے گزرتی ہو۔اس طرح اس نئی سڑک کی تعمیر سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہوگیا لیکن کسانوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کونسل نے اپنے فیصلے میں عدل سے کام لیا۔

ہمدردی

1۔ لی یونگ(Li Yong)نے محسوس کیا کہ اس کی دوست زہرا(Zahra)خوش نہیں ہے۔اس لئے وہ اس کے پاس گیا کہ معلوم کرے کہ وہ کس طرح اس کی مدد کرسکتا ہے۔ زہرا نے اسے بتایا کہ اس کی بیمار والدہ ہسپتال میں ہیں۔لی یونگ نے اس کی باتیں غور سے سن کر اسے تسلی دی اور اگلے دن اس کے ساتھ ہسپتال جانے کی پیشکش کی۔لی یونگ نے زہرا کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔

2۔ ایک دن شیوری(Shiori)گاؤں میں چہل قدمی کررہی تھی جہاں اس نے ایک بکری کے بچے کو دیکھا جس کی ٹانگ باڑ میں پھنسی ہوئی تھی۔ شیوری نے نرمی سے اُس کی ٹانگ کو نکالا اور اس پر پٹی باندھ دی۔ شیوری نے بکری کے بچے کے ساتھ ہمدردی کی۔

د۔ کہانی

جب حضرت عبدالبہاء مغرب کے سفر پر تھے تو آپ جس شہر بھی جاتے بہت سے لوگ آپ سے ملاقات کے لیے آتے اور آپ کے حوصلہ افزاء کلمات سنتے۔ دن رات آپ مختلف قسم کے لوگوں سے ملاقات کرتے جن میں جوان، بوڑھے، امیر، غریب، افسر اور عام شہری سب شامل ہوتے تھے۔ان میں سے کچھ سرکار آقا سے بے پناہ محبت وعقیدت کے باعث آتے اور دوسرے اس تجسس کی وجہ سے آتے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ایک دن ایک خاتون اُس گھر پر پہنچی جہاں سرکار آقا ٹھہرے ہوئے تھے اور دروازے پر دستک دی۔ وہ ایک عام سی عورت تھی جس کی دلی آرزو تھی کہ وہ کچھ وقت حضرت عبدالبہاء کے ساتھ گزارے۔ ''کیا آپ نے سرکار آقا سے ملاقات کے لئے وقت لیا ہے؟'' جس

شخص نے دروازہ کھولا تھااس نے عورت سے پوچھا۔اس خاتون نے کہا، ''جی نہیں۔'' اسے بتایا گیا کہ اس صورت میں وہ آج سرکار آقا سے نہیں مل سکتی کیونکہ آپ کچھ اہم لوگوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ افسردگی سے واپس مڑ گئی اور گھر کے سامنے والی سیڑھیاں اترنے لگی۔اس کا دل کس قدر مایوس ہوا ہو گا! لیکن اچانک حضرت عبدالبہاء کا پیغام لے کر ایک شخص دروازے سے نمودار ہوا اور اسے واپس آنے کو کہا۔ سرکار آقا اس سے ملنا چاہتے تھے۔آپ کی قوی اور بااختیار آواز سنائی دی، ''ایک دل ٹوٹ گیا ہے۔ جلدی کرو اور اسے میرے پاس لے آؤ!''

ہ۔ کھیل: ''اکٹھے''

بچوں کو جوڑیوں میں بانٹ دیں اور ساتھ ساتھ کھڑا کر کے ایک بچے کی دائیں ٹانگ کو دوسرے بچے کی بائیں ٹانگ سے باندھ دیں۔ بچوں کو سمجھائیں کہ اس کھیل میں کامیاب ہونے کے لیے انہیں اکٹھے کام کرنا سیکھنا ہو گا۔ پھر ہر جوڑی کو ایک متعین کردہ جگہ سے دوسری جگہ تک جانے کو کہیں۔اس کھیل کو کچھ مشکل بنانے کے لئے راستے میں کچھ رکاوٹیں مثلاً پودوں کی ٹہنیاں، پتھر وغیرہ رکھ سکتے ہیں۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسا محفوظ طریقے سے کیا جائے۔ متبادل طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چلنے کی بجائے جوڑیوں سے کہا جائے کہ وہ مینڈک کی طرح پھدکیں یا گھوڑے کی طرح دوڑیں وغیرہ۔ بچوں کو یہ بتانا ضروری ہو سکتا ہے کہ اس کھیل میں جوڑیوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ نہیں ہو رہا۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۱۳

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 14

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ہمیشہ کی طرح کلاس کا آغاز آپ اور چند شاگرد دعاؤں کی تلاوت سے کریں۔اس کے بعد بچے پچھلے سبق میں پیش کی گئی دعا کو زبانی یاد کرنا جاری رکھ سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

انقطاع

فلک کا باسی میں اک پرندہ
اسی کی وسعت میں اُڑتا پھرتا
کچھ ہو کے مجبور خواہشوں سے
میں آب و گِل کی طرف جو لپکا
گرا کچھ ایسا میں کیچڑوں میں
سنبھل سکا نہ پھنسا میں ان میں
بہت ہی شل تھے میرے یہ بازو
زمیں سے اوپر نہ اُٹھ سکا میں
مگر تمنا کہ پھر اُڑوں میں
گھسٹ کے تالاب پر گیا میں
لگایا غوطہ پروں کو دھویا
جو بوجھ تھا وہ سب دھو ڈالا
کچھ ایسے پاک و تمیز ہو کر
فلک کی جانب میں بڑھ رہا ہوں (۲)

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

آج بچے انقطاع کی صفت کے بارے میں ایک اقتباس حفظ کریں گے جو اس سبق کا موضوع ہے۔ آپ اس اقتباس کو مندرجہ ذیل انداز سے متعارف کروا سکتے ہیں:

اللہ تعالی نے دنیا میں ہر اچھی چیز ہمارے لطف اندوز ہونے کے لئے بنائی ہے جیسے اچھی صحت، مزیدار کھانے، محبت اور دوستی، فطرت کی خوبصورتی اور ذہن کی قوت جو ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم انکشافات کریں اور اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے چیزیں ایجاد کریں۔ ہمیں خدا کی دی ہوئی تمام عنایات کا استعمال کرنا چاہیے اور زندگی کے لطف پر اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ لیکن ہمیں محتاط ہونا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا سے دل لگالیں۔ ہماری روحوں کو ہر وقت آزاد ہونا چاہیے اور آزاد و مضبوط پرندوں کی طرح انہیں تقدس کے آسمان

میں پرواز کرنا چاہیے۔ کتنے افسوس کی بات ہے اگر ایک پرندہ زمین پر ہی رہ جائے اور اُڑ نہ سکے کیونکہ وہ ارد گرد کی چیزوں سے جُڑا ہوا ہے۔ آیئے درج ذیل اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"جان لے کہ تیری حقیقی آرائش خدا کی محبت اور اس کے ماسوا سے انقطاع پر مشتمل ہے..."[115]

مشتمل

1- ولے جزلاو (Vladislav) کے پاس دوپہر کے کھانے کیلئے ایک ساسیج (sausage)، کچھ آلو اور سبز پھلیاں ہیں۔ اس کا دوپہر کا کھانا ساسیج، آلو اور سبز پھلیوں پر مشتمل ہے۔

2- اس جملے میں پانچ الفاظ ہیں۔ یہ پانچ الفاظ پر مشتمل ہے

انقطاع

1- ہیلگی (Helgi) اپنے دوستوں کے ساتھ تیراکی کرنے جانا چاہتا تھا۔ تاہم وہ خوشی خوشی اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ گھر پر رہا تاکہ اس کی ماں دکان پر جا سکے۔ ہیلگی نے اپنے منصوبے سے انقطاع دکھایا کیونکہ وہ اپنے خاندان کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

2- تعلیمی سال کے اختتام پر انجلی نے سوچا کہ اپنی معلم کو پھول دینا اچھا ہوگا۔ اس کی بہن نے مشورہ دیا کہ اس کی بجائے وہ کیک بنا سکتے ہیں۔ انجلی سوچتی ہے کہ یہ ایک اچھا خیال ہے۔ وہ اپنے خیال سے انقطاع دکھاتی ہے۔

ماسوا

1- تمام بچوں نے امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا سوائے ایک کے جس نے پڑھا ہی نہیں۔ ایک طالب علم کے ماسوا سب نے امتحان میں اچھی کارگردگی کا مظاہرہ کیا۔

2- ماں گھر والوں کے لیے خاص کھانا بنانا چاہتی تھی۔ تب اسے احساس ہوا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے پاس ایک اہم جزو نہیں تھا۔ اس کے پاس ماسوا ایک کے تمام اجزاء موجود تھے۔

د۔ کہانی

ایک دن دو دیرینہ دوست چائے پر روحانی معاملات پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنی زندگی کے دوران بہت دولت جمع کر لی تھی اور مزید کچھ بھی نہیں چاہتا تھا۔ دوسرے کے پاس بہت کم دولت تھی۔ اُس نے اپنے امیر دوست سے کہا: "میں

ارض اقدس کا سفر کرنا چاہتا ہوں۔" امیر آدمی نے بغیر ہچکچاہٹ کے جواب دیا: "یہ ایک شاندار خیال ہے! میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔" اُن دونوں نے چائے کے پیالے رکھے اور فوراً اٹھ کر ارض اقدس کی طرف چلے پڑے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر چلے تھے کہ رات ڈھلنے لگی۔ غریب آدمی نے رفتار کم کی اور پھر رک کر کہا، "میرے دوست رات گزارنے کے لئے ہم اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ یوں زیادہ سہولت رہے گی اور ہم صبح نئے سرے سے سفر کا آغاز کر سکتے ہیں۔" دوسرے نے جواب دیا: "لیکن ہم واپس کیوں جائیں؟ ہم ارض اقدس کے راستے پر ہیں۔" پھر بھی اس کا دوست مطمئن نہ ہوا۔ "ارض اقدس تک کا پیدل سفر ایک طویل راستہ ہے،" اس نے دوبارہ کوشش کی۔ "کم از کم مجھے واپس جا کر اپنا گدھا لانے دو جسے میں پیچھے نہیں چھوڑنا چاہتا۔"

دولت مند دوست نے دوسرے سے کہا: "پھر شاید تم اس سفر میں میرا ساتھ دینے والے نہیں ہو۔ میں نے خوشی سے بے شمار دولت، گھوڑے، زمینیں اور شاندار لباس چھوڑ دیے ہیں لیکن نقصان کا احساس تک نہیں کیا۔ کیونکہ ارض اقدس میں ایک لمحہ گزارنے سے بھی بڑا فضل اور کیا ہو سکتا ہے۔ کیا تم اپنے گدھے کو بھی پیچھے نہیں چھور سکتے؟" افسوس کہ وہ اپنی ایک قیمتی ملکیت کو نہیں چھوڑ سکا۔ اور اس طرح اس نے اپنے دوست کو چھوڑ دیا جس نے ارض اقدس کی طرف سفر جاری رکھا اور ایک بار بھی مڑ کر نہیں دیکھا۔

ہ۔ کھیل: "پہیہ"

بچوں سے کہیں کہ وہ دائرے کی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہو جائیں، بائیں بازوؤں کو اندر کی طرف بڑھائیں اور دائرے کے بیچ میں اپنے ہاتھوں کو جوڑ لیں۔ اب انہیں ایک پہیے کی طرح ہونا چاہیے اور ان کے بازو پہیے کی تاروں کی طرح ہوں۔ پھر بچے مرکز کے گرد پہیے کی طرح گھومیں اور پہیے کی شکل کو برقرار رکھیں۔ یہ کر لینے کے بعد بچوں کو کلاس کی جگہ میں گھومنے کو کہیں اور ایسا کرتے ہوئے دائرے کی شکل کو برقرار رکھیں۔ اس کو مشکل بنانے کے لئے وہ اچھل کود بھی کر سکتے ہیں۔

آپ کھیل کو مزید مشکل بنانے کے لیے بچوں سے کہیں ایک دائرے میں فرش پر بیٹھ جائیں اور اپنی ٹانگوں کو سیدھا پھیلا لیں تا کہ ان کے پاؤں درمیان میں مل جائیں۔ پھر وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے کولہوں کے ساتھ فرش پر رکھ لیں۔ وہ اب پہیے کو حرکت دینے کے لئے تیار ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے وہ سب اپنے ہاتھوں سے خود کو اوپر کی طرف دھکیلیں گے اور ایک قدم دائیں جانب بڑھائیں گے۔ وہ اسی طریقے سے ہاتھوں سے خود کو دھکیلنا جاری رکھیں گے اور اپنے پیروں کو پہیے کے درمیان میں رکھیں گے جب تک وہ ایک پورا چکر لگا لیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 14

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 15

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ابتدائی دعائیں تلاوت کرنے کے بعد آپ سبق 13 میں متعارف کی گئی دعا کو حفظ کرنے میں بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

مقدر میں ہے جو میرے وہ عطا کر

مقدر میں ہے جو میرے وہ عطا کر
جو تیری رضا ہے مجھے وہ عطا کر

الٰہی میں تیری رضا پر ہوں راضی
ملے خدمت امر کی سرفرازی

بگڑ جائیں حالات جب زندگی کے
تو بس میں نہیں صبر رہتا کسی کے

مگر ایک ہستی جہاں میں تھی ایسی
مثال اس کی ملتی نہیں ہے کہیں بھی

وہ سرکار آقا وہ عبدالبہاء ہیں
وہ ماہ منور خدا کی رضا ہیں

گھرے تھے مصائب میں سرکار آقا
کبھی ان کو آرام ملتا نہیں تھا

مگر آپ ہوتے نہیں تھے پریشاں
ہمیشہ رہے پر سکوں اور شاداں

یہ روشن مثال آپ کی زندگی ہے
ہمارے لئے منبعِ روشنی ہے

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

نیچے کچھ خیالات درج ہیں جو آپ کو اِس سبق کے موضوع اور اُس اقتباس کو پیش کرنے میں مدد کریں گے جسے بچے زبانی یاد کریں گے۔

حضرت عبدالبہاء تمام حالات میں خدا کی رضا میں راضی رہتے تھے۔ آپ احباب کو بتایا کرتے تھے کہ جب سب کچھ ٹھیک جارہا ہو، جب کوئی صحت مند ہو اور آرام کی زندگی بسر کررہا ہو تو قناعت کرنا آسان ہوتا ہے۔ زیادہ مشکل یہ ہے کہ اُس وقت خوش اور مطمئن رہا جائے جب مصائب ہوں، بیماری ہو یا مشکل اوقات ہوں۔ اس کے باوجود کہ حضرت عبدالبہاء کی پوری زندگی مشکلات سے پُر تھی، آپ کبھی بھی مایوس نہ ہوئے۔ مشکل اور سنگین ترین وقت میں بھی آپ قانع اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار رہے۔ آپ ہمیشہ مسرور اور پُر امید ہوتے تھے۔ آیئے ہم اس اقتباس کو حفظ کرلیں تاکہ ہمیں اکثر خدا کی رضا میں قناعت رکھنے کی اہمیت کی یاد دہانی ہوسکے:

"ہر عظمت کا منبع مالک نے جو کچھ بھی عطا کیا ہے اسے قبول کرنا اور جو خدا نے مقرر کیا ہے اُس پر قناعت کرنا ہے۔"[116]

عظمت

1۔ اسکول میں سائنس پڑھنے کے بعد پوہ لینگ (Poh Leng) نے سائنس دانوں کے ایک گروپ میں شمولیت اختیار کرلی۔ انہوں نے کئی اہم ایجادات کیں۔ اُس کے کام نے اس کے خاندان کے نام کو عظمت بخشی۔

2۔ سوی (Swee) فطرت کے مناظر دیکھنا بہت پسند کرتی ہے جیسے کہ پہاڑوں، درختوں اور سمندر کو۔ جب کبھی وہ دنیا کی خوبصورتی کو دیکھتی تو وہ خدا کی شان و شوکت اور بڑائی کے بارے میں سوچتی جو سب چیزوں کا خالق ہے۔ فطرت کو دیکھنا سوی کو خدا کی عظمت کی یاد دلاتا تھا۔

عطا کیا

1۔ پاؤلو (Paulo) ہر روز خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ خدا نے اسے محبت کرنے والا گھرانہ، اچھی صحت اور اتنی ساری اچھی چیزیں دی ہیں۔ پاؤلو خدا کی ان بہت سی عنایات پر اُس کا شکر گزار ہے جو اس نے اسے عطا کی ہیں۔

2۔ سورج کے بغیر زمین پر تاریکی اور سردی ہوتی اور کوئی بھی زندہ نہ رہتا۔ سورج دنیا کو روشنی اور گرمائش عطا کرتا ہے۔

مقرر کیا

1۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ بہار کے پہلے دن اس کے ملک کے لوگ کوئی کام نہ کریں۔ بہار کے پہلے دن کو یومِ تعطیل مقرر کیا گیا۔

2۔ علاقے میں کئی مہینوں سے بارش نہیں ہوئی تھی اور گاؤں کی کونسل نے حکم جاری کیا کہ گاؤں کے لوگ کم سے کم پانی استعمال کریں۔ کونسل کی طرف سے ہدایات مقرر کی گئیں تاکہ پانی بچایا جاسکے۔

د۔ کہانی

ایک شام حضرت عبدالبہاء چند بہائیوں کے ساتھ لندن کے روشن شہر میں پیدل چل رہے تھے۔ وہ ایسی سڑک پر چہل قدمی کر رہے تھے جس کے دونوں طرف روشن چراغ تھے جو حدِ نظر تک پھیلے ہوئے تھے۔ سرکار آقا کی صحبت میں احباب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اُن کے دل کسی اور دنیا میں چلے گئے ہوں۔

''میں اس منظر سے بہت خوش ہوں،'' حضرت عبدالبہاء نے فرمایا۔ ''روشنی اچھی ہے، بہت اچھی ہے۔ عکا کے قید خانے میں بہت تاریکی تھی۔''

احباب کا یہ چھوٹا گروہ جو حضرت عبدالبہاء سے محبت کرتا تھا شہرِ زندان عکا میں آپ کی قید و بند کی یاد سے غمگیں ہو گیا جہاں آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت بہاءاللہ کے ساتھ ایک قیدی کی حیثیت سے کئی سال گزارے تھے۔ یہ ایک بہت ہی ناگوار جگہ تھی اور خانوادۂ مبارک نے بڑی مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ ''ہم خوش ہیں بے حد خوشی سے سرشار ہیں کہ آپ آزاد ہیں،'' انہوں نے کہا۔

اس پر حضرت عبدالبہاء نے جواب دیا، ''میں اس قید خانے میں خوش تھا کیونکہ وہ دن خدمت کی راہ میں گزرے تھے۔'' آپ نے اُنہیں بتایا کہ سب سے بڑی قید نفس کی قید ہے۔ دیکھیں اگر ہم صرف اپنے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور اپنے ارد گرد لوگوں کی فکر نہیں کرتے تب ہم واقعی قید میں ہوتے ہیں اور تب ہم واقعی تکلیف اٹھاتے ہیں! حضرت عبدالبہاء تمام حالات میں قانع تھے کیونکہ آپ خدا اور انسانیت کی خدمت کے راستے پر چلتے تھے۔ اور اسی لیے عکا میں ایک قیدی کی حیثیت سے تاریک ترین دنوں میں بھی آپ کی ناقابل تسخیر روح روشن اور درخشاں تھی جو دوسروں کو جوش و جذبہ اور سکون دیتی تھی۔

ہ۔ کھیل: ''مجسمہ ساز''

ظاہر کریں کہ آپ ایک مجسمہ ساز ہیں اور بچے آپ کو اپنا فن پارہ بنانے میں مدد کریں گے۔ ایک بچے سے کہیں کہ وہ کلاس کے سامنے آجائے اور ایسا انداز (pose) بنا کر رکھے جو آپ کر کے دکھائیں گے۔ مثال کے طور پر جھک کر بازو پھیلانا۔ پھر ایک ایک کر کے بچوں کو بلائیں اور انہیں ایسے انداز بنا کر دکھائیں جن کی وہ نقل کریں گے۔ ایک بار جب سب کو اپنے انداز معلوم ہو جائیں تو انہیں ایک ساتھ کھڑا کریں اور ایک فن پارہ بنالیں۔۔ جب سب اس مجسمے کا حصہ بن جائیں تو آپ خود کو اس میں آخری حصے کے طور پر شامل کر لیں۔

آپ کھیل کو جاری رکھنے کے لیے اپنے شاگردوں کو جوڑیوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ہر جوڑی میں سے ایک مجسمہ ساز بنے اور دوسرا بتائے گئے انداز کو بنا کر دکھائے اور وہ ایسا باری باری کریں۔

آپ اس کھیل کی دیگر صورتوں کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اس طرح کے سوالات کر سکتے ہیں جیسے ''کیا آپ ایک باڑ بن سکتے ہیں؟'' یا ''کیا آپ ایک باغ بن سکتے ہیں؟'' بچے پھر اس کے جواب میں مطلوبہ شکل اختیار کر کے دکھا سکتے ہیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۱۵

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 16

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اس کلاس تک تمام بچے سبق 13 میں متعارف کروائی گئی دعا کو زبانی تلاوت کرنے کے قابل ہوں گے جس کی دہرائی آپ ابتدائی دعاؤں کے بعد کر سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

ہم قطرے ہیں

ہم قطرے ہیں، ہم قطرے ہیں — ہم قطرے ایک سمندر کے
ہم لہریں ہیں ہم لہریں ہیں — ہم لہریں ایک سمندر کی

تم آؤ، ہم میں شامل ہو — آجاؤ مل کے تلاش کریں اُس وحدت کو
وہ جس میں حیات تمہاری ہے — وہ جس میں حیات ہماری ہے

ہم پھول ہیں، ہم پھول ہیں — ہم ایک چمن کے پھول ہیں
ہم پتے ہیں ہم پتے ہیں — ہم ایک شجر کے پتے ہیں

تم آؤ، ہم میں شامل ہو — آجاؤ مل کے تلاش کریں اُس وحدت کو

وہ جس میں حیات تمہاری ہے — وہ جس میں حیات ہماری ہے

ہے ساری دھرتی ایک وطن — نوعِ بشر اک وحدت

تم سوچو تو تم غور کرو — تم آؤ ہم میں شامل ہو

آجاؤ مل کے تلاش کریں — اُس وحدت کو

وہ جس میں حیات تمہاری ہے — وہ جس میں حیات ہماری ہے

ج۔اقتباسات زبانی کرنا

درج ذیل خیالات آج کے سبق کے موضوع مہربانی اور اُس اقتباس کو متعارف کروانے میں آپ کی مدد کریں گے جسے بچے زبانی یاد کریں گے۔

خدا نے تمام نوعِ بشر کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ایک خاندان کی طرح زندگی بسر کریں۔ اگر ہمیں یہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے درمیان اختلافات کو نہیں آنے دینا چاہیے۔ اس کی بجائے ہمیں ہر دین، نسل، قوم اور طبقہ کے لوگوں سے مہربانی اور پیار سے بھرے دلوں کے ساتھ معاشرت کرنی چاہیے۔ اس بات کو یاد رکھنے کی خاطر آئیں حضرت بہآءاللہ کے بیاناتِ مبارکہ میں سے اس اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"مبارک ہے وہ شخص جو سب لوگوں کے ساتھ انتہائی محبت و شفقت سے معاشرت کرتا ہے۔"[117]

معاشرت

1۔ مینا اور بگلے دو قسم کے پرندے ہیں جو مرغزاروں میں رہتے ہیں۔ وہ اکثر اکٹھے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے پرندے آپس میں معاشرت کرتے ہیں۔

2۔ دعائیہ جلسے میں جب دعائیں تلاوت ہو گئیں تو لوگوں نے آپس میں معاشرت کی۔

د۔ کہانی

آپ اس سے پہلے کی چند کہانیوں سے جانتے ہیں کہ جب حضرت عبدالبہاءعکا تشریف لائے تھے تو شروع شروع میں بہت سارے لوگ آپ کے ساتھ بُرا سلوک کیا کرتے تھے۔ وہ بہائیوں کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتے اور ان سے بات ہی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ تاہم

جلد ہی انہوں نے دیکھ لیا کہ بہائی تو بہت پیار کرنے والے اور مہربان لوگ ہیں اور آہستہ آہستہ شہر کے لوگوں کی اکثریت نے بھی ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا شروع کر دیا۔ لیکن چند لوگ ایسے بھی تھے جو اب بھی غصے اور نفرت سے بھرے ہوئے تھے۔

ایک روز ایک شخص نے جو اپنے دل میں اب تک حضرت عبدالبہاء کے خلاف بغض و نفرت لیے پھرتا تھا دوسروں کو آپ کی بڑائی اور اچھائی کی تعریف کرتے سنُا۔ وہ شخص آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے غصے سے کہا کہ یہ شخص جس کی آپ لوگ اس قدر تعظیم کرتے ہیں آخر اتنا بھی عظیم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلتا بنا۔ غصے سے اس کا خون کھول رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس وقت حضرت عبدالبہاء مسجد میں عبادت کر رہے ہوں گے اور وہ محبوب سرکار آقا پر حملہ کرنے کے لیے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں پہنچا۔ لیکن حضرت عبدالبہاء نے بے حد سکون و اطمینان کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا۔ بڑی شفقت سے آپ نے خدا کی تعلیمات یاد دلائیں کہ ہمیں تمام مہمانوں کے ساتھ فیاضی سے پیش آنا چاہیے حتیٰ کہ ان کے ساتھ بھی جو ہم سے مختلف ہیں۔ اس پر اُس شخص کو احساس ہوا کہ بہائی تو عکا میں یعنی اُس کے گھر میں در حقیقت مہمانوں کی طرح ہی ہیں۔ پس ایک فیاض میزبان کی طرح اسے محبت سے اُن کا استقبال کرنا چاہیے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

ہ۔ کھیل: ''پوشیدہ صفت''

بچوں سے کہیں کہ وہ دائرے کی شکل میں کھڑے ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں سے پیالہ سا بنا کر اپنے آگے رکھیں۔ آپ دائرے کے بیچ میں کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ میں کوئی چھوٹی چیز جیسے کنکر لے لیں۔ یہ چیز ایک صفت ظاہر کرے گی مثلاً ''مہربانی''۔ جوں جوں آپ دائرے کے ساتھ ساتھ چلیں تو اپنے ہاتھ ہر بچے کے ہاتھوں پر سے گزاریں اور کہیں مثلاً ''جان مہربان ہے''، ''ایسابیلا مہربان ہے''، ''دروی مہربان ہے'' اور اسی طرح جاری رکھیں۔ ہر بچہ اپنے ہاتھ کا پیالہ بند کر لے جیسے کہ آپ نے اسے وہ چیز دے دی ہے۔ آپ کو کسی ایک بچے کے ہاتھ میں واقعی میں وہ چیز رکھنی ہو گی۔ جب آپ پورے دائرے کا چکر مکمل کر لیں تو کوئی ایک بچہ اندازہ لگا کر بتائے کہ وہ چیز کس کے پاس ہے؟ مثال کے طور پر وہ کہتا ہے کہ ''کانجی بڑا مہربان ہے۔'' پھر کانجی اپنے ہاتھ کھولے اور دکھائے کہ اس کے پاس ہے یا نہیں۔ بچے کو تین بار اندازہ لگانے کا موقع دیا جائے کہ چیز کس کے پاس ہے جس کے بعد کھیل کسی دوسری صفت کے ساتھ دہرایا جا سکتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر بچے کو کم از کم ایک چکر میں چیز پکڑائی جائے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 16

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 17

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اگلے چار اسباق کے دوران بچے ذیل میں دی گئی دعا کو زبانی تلاوت کرنا سیکھیں گے اور وہ اس بات سے حوصلہ افزائی حاصل کریں گے کہ آپ ہر کلاس کا آغاز ایک نئی دعا کے ساتھ کریں گے جو آپ نے زبانی یاد کی ہے جیسے کہ حصہ 16 میں تجویز دی گئی ہے۔ چند شاگردوں کے ساتھ ابتدائی دعائیں تلاوت کرنے کے بعد آپ اس دعا کو معمول کے مطابق متعارف کروا سکتے ہیں۔

"اے میرے خدا! تیرا نام میری شفا، تیری یاد میری دوا ہے۔ تیرا قرب میری دلی تمنا اور تیری محبت مونس و ہمدم ہے۔ تیرا فضل و کرم میرا طبیب اور دنیا و آخرت میں میرا حامی و مددگار ہے۔ بے شک تُو ہی عطا فرمانے والا علیم و حکیم ہے۔"[118]

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

ہمت کا منبع

زمانہ یہ نورِ ہدایت کا ہے
اخوت کا مہر و محبت کا ہے
خداوند کی خاص رحمت کا ہے
کہ منبع یہی ایک ہمت کا ہے

جہاں بھر کو دیں امرِ حق کا پیام
کریں ہر طرف اس کا ابلاغ عام
خزانہ کھلا ایک نعمت کا ہے
کہ منبع یہی ایک ہمت کا ہے

نہ دیکھیں کبھی اپنا رتبہ مقام
کریں خدمتِ امرِ حق پر قیام
وسیلہ خدا کی عنایت کا ہے
کہ منبع یہی ایک ہمت کا ہے

مصیبت میں ہے آج نوعِ بشر
مدد کے لئے جائیں ہم دوڑ کر
کہ یہ وقت انساں کی خدمت کا ہے

کہ منبع یہی ایک ہمت کا ہے

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

درج ذیل بیان سبق کے موضوع اور زبانی یاد کرنے کے لیے اقتباس کو پیش کرنے میں آپ کی مدد کرے گا:

ہمت رکھنے کا مطلب ہے درست بات کے لیے کھڑے ہو جانا خواہ ہم اس کام میں تنہا ہی ہوں، جنہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے ان کا تحفظ کرنا خواہ اس کی وجہ ہمیں تکلیف ہو اور اُس وقت بھی سچ بولنا جب ہمیں معلوم ہو کہ اس سے ہمارے لیے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔اطمینان اور وقار کے ساتھ زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم خدا کی محبت اور سب سے بڑھ کر اُس کی خوشنودی کی آرزو سے ہمت اور حوصلہ پاتے ہیں۔اس بات کو یاد رکھنے کی خاطر کہ ہمیں زندگی میں ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے ہمت کی ضرورت ہے آیئے درج ذیل اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"قوت وہمت کا منبع کلام الٰہی کی ترویج اور خدا کی محبت پر ثابت قدمی ہے۔"[119]

منبع

1۔ کیونگ می(Kyongmi) وادی کے ایک گاؤں میں رہتی ہے۔گاؤں کا پانی قریبی پہاڑ کی چوٹی کی پگھلتی ہوئی برف سے آتا ہے۔گاؤں کے پانی کا منبع پہاڑوں کی برف ہے۔

2۔ مسز پٹرز (Mrs. Putters) کے تین پُر محبت اور خوش اخلاق بچے ہیں۔اُن کے بچے اس کی خوشی اور مسرت کا منبع ہیں

ترویج

1۔ شعاع(Shoa) کے دو دوستوں کے درمیان ایک بحث چھڑ گئی اور وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو گئے۔شعاع نے ان کی اس بات میں مدد کی کہ وہ ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھ سکیں اور صلح کر لیں۔شعاع اپنے دوستوں کے درمیان ہمیشہ صلح و سمجھداری کو ترویج دیتا ہے۔

۲۔ ایک نرس کلاس کا دورہ کرتی ہے تا کہ بچوں کو ایسے کھانوں کے بارے میں سکھا سکے جو ان کی صحت کے لیے اچھے ہیں۔نرس صحت بخش غذا کو ترویج دیتی ہے۔

ثابت قدمی

1۔ پرومیلا(Promilla) جانتی تھی کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتی ہے۔ وہ ہمیشہ اسکول میں محنت سے پڑھتی تھی اور کئی سالوں کی جدوجہد کے بعد اس نے اپنا ہدف حاصل کر لیا۔ اس نے ڈاکٹر بننے کی اپنی کوششوں میں ثابت قدمی دکھائی۔

2۔ زواندائے(Zvondai) دور دراز کے گاؤں میں ایک نیا اسکول کھولنے میں مدد کے لیے گیا۔ اگرچہ اسے اپنا خاندان یاد آتا تھا اور بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اُس نے ثابت قدمی دکھائی اور کئی سال تک گاؤں میں مقیم رہا، معلمین کو تربیت دیتا رہا اور بچوں کے ساتھ کام کرتا رہا۔

د۔ کہانی

علی اصغر ایران میں ایک تاجر تھا۔ جب وہ بہائی ہوا تو اُسے امر کے مخالفین کے ہاتھوں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تھوڑے ہی عرصے میں اس نے سب کچھ کھو دیا۔ پھر بھی علی اصغر کے حوصلے پست نہ ہوئے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ اب اپنے وطن میں گزارہ نہیں کر سکتا اس نے پڑوسی ملک کے ایک شہر ادرنہ جانے کا فیصلہ کیا۔

ادرنہ میں اگرچہ اس کے پاس سرمایہ کم تھا لیکن پھر بھی اس نے تجارت کے لیے تھوڑے بہت مال کا انتظام کر لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک چیز بھی بیچنے کے قابل ہوتا ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کیا اور اس کی ملکیت میں موجود سارا مال لوٹ کر چلے گئے اور ایک بار پھر اس کے پاس کچھ نہ رہا۔

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ڈاکو گرفتار ہو گئے اور کئی لوگوں سے لوٹا ہوا بہت سارا سامان بھی ضبط ہو گیا۔ مال واسباب کی چکاچوند سے ایک مقامی افسر کی آنکھیں چندھیا گئیں اور اسے وہ سارا مال واسباب اپنے لیے رکھنے کا خیال آیا۔ اس نے علی اصغر کو اپنے دفتر میں بلایا اور سمجھایا۔

"دیکھو علی اصغر! یہ ڈاکو بہت مالدار ہیں۔ میں نے گورنمنٹ کو جو رپورٹ دی ہے اس میں میں نے لکھا ہے کہ تم سے لوٹی گئی رقم بہت زیادہ تھی۔ اس لیے تمہیں پیشی میں حاضر ہونا ہوگا اور شہادت دینی ہوگی کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔" افسر نے سوچا تھا کہ ساری رقم علی اصغر کو مل جائے گی اور اسے یہ دونوں آپس میں بانٹ لیں گے۔

علی اصغر جانتا تھا کہ وہ اس قسم کے منصوبے میں کبھی بھی شریک نہیں ہو سکتا۔ اس نے جواب دیا: "عزت مآب خان! میرا جو مال چوری ہوا ہے اس کی قیمت بہت کم ہے۔ جو بات درست نہیں میں کیسے اس کی رپورٹ کروں؟ جب وہ مجھ سے سوال کریں گے تو جو اصل حقائق ہیں میں وہی بتاؤں گا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہی میرا فرض ہے۔"

افسر نے دوبارہ اسے قائل کرنے کی کوشش کی۔ افسر نے کہا: ''ہم دونوں کے پاس یہ سنہری موقعہ ہے۔ اس سے ہم دونوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس قسم کے مواقع زندگی میں ایک بار ہی ملتے ہیں اسے اپنے ہاتھوں سے نہ جانے دو۔''

لیکن علی اصغر نے یہ کہتے ہوئے دوبارہ انکار کیا: ''خان! میں خدا کو کیا جواب دوں گا؟ مجھے چھوڑ دو۔ میں سچ کہوں گا اور صرف سچ ہی کہوں گا۔''

اب افسر غصے میں آگیا۔ اگر علی اصغر اس کی اسکیم کے مطابق نہیں چلے گا تو اس کا سارا منصوبہ چوپٹ ہو جائے گا اور وہ دولت جو ابھی اس کی مٹھی میں ہے ضائع ہو جائے گی۔ اس لئے اُس نے اس امید پر علی اصغر کو دھمکانا شروع کیا کہ اس طرح شاید وہ ڈر کر تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اس نے کہا: ''میں تمہیں جیل بھیج دوں گا، میں تمہیں سزائیں دوں گا، کوئی ایسی اذیت نہیں ہو گی جو تمہیں نہ دوں۔'' پھر اس نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ نہیں مانے گا تو وہ اسے واپس ایران بھیج دے گا۔

علی اصغر صرف مسکرائے اور کہا: ''جناب خان! آپ جو چاہیں میرے ساتھ کریں لیکن میں حق سے منہ نہیں پھیروں گا۔''

ہ۔ کھیل: ''ہاں یا نہیں''

کھیل اس طرح شروع کریں کہ بچوں سے ایک کھلا دائرہ بنانے کو کہیں اور آپ بیچ میں کھڑے ہو جائیں۔ اب بچوں کو سمجھائیں کہ آپ کئی جملے کہنے والے ہیں۔ ان میں سے چند درست ہوں گے اور دیگر غلط ہوں گے۔ انہیں بتائیں کہ اگر وہ بات صحیح ہو تو بچے چِلا کر بولیں ''ہاں'' اور اچھل کر ایک قدم آگے آ جائیں۔ اگر بات غلط ہو تو چِلا کر بولیں ''نہیں'' اور اچھل کر ایک قدم پیچھے چلے جائیں۔

آپ کے تمام بیانات ان چیزوں پر مبنی ہونے چاہئیں جس کا بچے آسانی سے مشاہدہ کر سکیں۔ ''ہاں'' کے بیانات کی مثالیں کچھ یوں ہیں: ''سورج روشنی دیتا ہے۔'' ''درخت بیج سے اگتے ہیں۔'' ''پہاڑ اونچے ہیں۔'' آپ ایسے بیانات بھی دے سکتے ہیں جو اس بات کی وضاحت کریں کہ بچے کیا پہنے ہوئے ہیں جیسے ''سیرا نے نیلی قمیض پہن رکھی ہے۔'' یا وہ اپنے اردگرد کی جگہ میں کیا دیکھتے ہیں جیسے ''وہاں دو بینچ ہیں۔''

''نہیں'' کے بیانات کی چند مثالیں یہ ہیں: ''بارش اوپر کی طرف برستی ہے۔'' ''مچھلیاں اُڑتی ہیں۔'' ''پتھر پیروں سے چلتے ہیں۔'' اسی طرح آپ غلط بیانات دینے کے لئے اپنے اردگرد کے ماحول سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کے پاس غلط بیانات سے زیادہ درست بیانات ہونے چاہئیں تاکہ کھیل کے اختتام تک بچے آپ کے پاس دائرے کے مرکز میں پہنچ جائیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 17

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق18

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ابتدائی دعاؤں کے بعد بچے گزشتہ سبق میں متعارف کرائی گئی دعا کو زبانی یاد کرنے میں کچھ وقت صرف کر سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی بھی شامل ہے)

امید رکھو

معلوم نہیں کچھ بھی ہم کو
کیا مستقبل میں ہونا ہے
اللہ کی رحمت جاری ہے
ہر گز یہ ختم نہیں ہو گی

امید رکھو امید رکھو
امید رکھو امید رکھو

تم اس پر بھروسہ کرتے ہوئے
اب اپنی راہ تلاش کرو
وہ سورج آخر نکلے گا
افلاک کو روشن کر دے گا

امید رکھو امید رکھو
امید رکھو امید رکھو

یہ موسم سرما گزرے گا
اور فصلِ بہاراں آئے گی
اللہ کی رحمت جاری ہے
یہ سب کو زندہ رکھے گی

امید رکھو امید رکھو

امید رکھو امید رکھو

خوشیوں کا منبع بن کر تم

روح کو اپنی چمکنے دو

اللہ کی رحمت رُکتی نہیں

تم کل کے لیے امید رکھو

امید رکھو امید رکھو

امید رکھو امید رکھو

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

نیچے کچھ خیالات دیئے جارہے ہیں جن سے آپ بچوں کو اُس اقتباس کو متعارف کروانے کے لئے مدد لے سکتے ہیں جو بچے آج کی کلاس میں زبانی یاد کریں گے۔

خدا کی محبت ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمیں کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑے گا اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ زندگی بھر ہماری مدد کرے گا۔ اگرچہ ہم نہیں جانتے کہ کل یا پرسوں ہمارے ساتھ کیا ہو گا لیکن ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اور یہ یاد رکھتے ہیں کہ خدا کی عنایات اور رحمتیں ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ اور اسی لئے ہم مستقبل کو امید سے دیکھتے ہیں اور اعتماد رکھتے ہیں کہ ہمیں اس کی لا متناہی عنایات سے ایک حصہ ملے گا۔ اُمید بھرے دلوں کے ساتھ ہم خود پر خدا کی رحمتوں کی بارش برسنے کی ہمہ وقت توقع کرتے ہیں۔ پُر امید ہونے کی اہمیت کو یاد رکھنے میں مدد کے لیے آیئے ہم حضرت عبدالبہاء کے ان کلمات کو زبانی یاد کر لیں:

"کبھی بھی خدا پر بھروسہ مت چھوڑو۔ ہمیشہ پُر امید رہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی عنایات انسانوں پر برسنے سے کبھی بھی نہیں رُکتیں۔"[120]

بھروسہ

1- ایڈورڈ (Edward) کو ایک مسئلہ تھا اور وہ مدد کے لیے ہنگ وی (Hung Wei) کے پاس گیا۔ ایڈورڈ جانتا ہے کہ ہنگ وی اس کی ہر ممکن مدد کرے گا۔ ایڈورڈ کو ہنگ وی پر بھروسہ ہے۔

2- نرملا (Nirmala) اپنے گھر کی چھت کی مرمت کرنا چاہتی ہے لیکن وہ ایسا اکیلے نہیں کر سکتی۔ نرملا کے دوست اس کی مدد کے لئے اگلے دن آنے کی پیشکش کرتے ہیں۔ وہ بھروسہ رکھتی ہے کہ وہ وعدے کے مطابق آئیں گے اور سب کچھ تیار رکھتی ہے۔

پُر امید

1۔ آئی یوسیفینا(Iosefina)دھوپ والی جگہ پر بیج بوتی ہے اور ہر روز اسے پانی دیتی ہے۔ وہ اسے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی ہے۔آئی یوسیفینا پُرامید ہے کہ بیج ایک دن بڑا ہو کر مضبوط پودا بنے گا۔

2۔ اینتونیو(Antonio)کا ایک اچھا دوست ماتیاس(Mattias) دوسرے گاؤں چلا گیا۔اینتونیو اپنے دوست کی کمی محسوس کرتا تھا لیکن وہ پُرامید تھا کہ وہ جلد ہی آپس میں دوبارہ ملیں گے۔

عنایات

1۔ ہر رات جب لی لیان(Lilian)دعا کرتی تو وہ ان سب چیزوں کے بارے میں سوچتی ہے جو خوش قسمتی سے اس کے پاس ہیں۔ وہ اپنے والدین، اپنے دوست، اپنے اساتذہ اور یہاں تک کہ اپنے بستر کے بارے میں بھی سوچتی ہے جس پر وہ سوتی ہے۔ لی لیان ہمیشہ اُن تمام عنایات کے لیے شکر گزار ہے جو اسے حاصل ہیں۔

2۔ رضا(Reza)کے بہت سے دوست اور رشتہ دار ہیں جو اسے بہت پیار کرتے ہیں اور اس کی ترقی میں مدد کرتے ہیں۔ رضا ان کی محبت اور حمایت کی عنایت پر شکر گزار ہے۔

رک جانا

1- طاہر جب نل بند کرتا ہے تو پانی نکلنا بند ہو جاتا ہے اور پانی بہنا رُک جاتا ہے۔

2- ابر آلود دِنوں میں بھی سورج کی کرنیں زمین کو گرم کرتی ہیں۔ سورج کی کرنیں زمین تک پہنچنے سے کبھی نہیں رکتی۔

د۔ کہانی

لندن میں دریائے تھیمز(River Thames)کے کناروں پر ایک شخص تنہا رہا کرتا تھا۔ وہ بہت اُداس تھا اور وہ زندگی میں خوشی کی امید کھو چکا تھا۔ ایک دن وہ ایک دکان کے پاس سے گزرا اور اخبار میں موجود ایک تصویر پر اس کی نظر پڑی۔ یہ حضرت عبدالبہاء کا چہرہ تھا۔ وہ آدمی وہیں منجمد ہو گیا اور دیر تک کھڑا ٹکٹکی باندھے اس چہرے کو دیکھتا رہا۔ اس نے اس سے پہلے حضرت عبدالبہاء کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ جانتا تھا کہ آپ کون ہیں لیکن یہ بات پکی تھی کہ اسے حضرت عبدالبہاء سے ملنا تھا۔ اخبار میں گھر کا پتہ دیا ہوا تھا اس لیے اس نے اس امید پر چلنا شروع کیا کہ وہ گھر ڈھونڈ لے گا۔ یہ ایک بہت لمبا فاصلہ تھا تقریباً 30 میل کا فاصلہ لیکن وہ چلتا رہا یہاں تک کہ اس مکان تک پہنچ گیا۔

آخر کار جب وہ پہنچ گیا تو وہ تھکن سے چور اور بھوک سے نڈھال تھا۔ خاتونِ خانہ نے اسے بڑی نرمی سے اندر بلا لیا۔ اسے کھانا کھانے کو دیا اور کچھ دیر آرام کروایا۔ پھر اس نے خاتون کو اپنی کہانی سنائی اور پوچھا کہ کیا حضرت عبدالبہاء موجود ہیں۔ خاتون نے یقین دلایا کہ وہ تشریف فرماہیں۔

اُس نے پوچھا: ''کیا وہ مجھ سے ملیں گے؟ مجھ جیسے شخص سے؟''

جیسے ہی خاتون نے جواب دیا کہ اسے یقین ہے کہ حضرت عبدالبہاءاُس سے ضرور ملیں گے سرکار آقا خود دروازے سے ظاہر ہوئے۔ وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ حضرت عبدالبہاء نے اس کے استقبال کے لئے اپنے بازو پھیلائے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ حضرت عبدالبہاء کا کوئی پرانا دوست ہے اور وہ اس کے منتظر ہیں۔ آپ نے اسے محبت اور شفقت سے خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔

پھر حضرت عبدالبہاء جو ہمیشہ جانتے تھے کہ لوگوں کی کھوئی ہوئی مسرت کو کیسے واپس لائیں اس آدمی سے باتیں کرنے لگے۔ آپ نے اس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے غموں کو بھول جائے اور اسے یاد دلایا کہ خدا کی بادشاہت میں وہ امیر ہے! جوں جوں حضرت عبدالبہاء اس پر اپنی محبت نچھاور کر رہے تھے آپ کے تسلی بھرے کلمات آہستہ آہستہ اس کے دل کو شفا اور قوت بخشتے رہے۔ دھیرے دھیرے اس کی افسردگی ختم ہو گئی۔ روانگی سے قبل اس نے حضرت عبدالبہآء کو بتایا کہ اس کی غربت اسے مزید افسردہ و غمگین نہیں کر سکے گی۔ اس کی بجائے وہ کھیتوں میں کام کرے گا اور پیسے بچا کر زمین کا ٹکڑا خریدے گا جس پر وہ بنفشہ کے پھول (violets) کاشت کر کے بازار میں فروخت کرے گا۔ اُس آدمی نے حضرت عبدالبہاء سے سیکھا کہ خدا پر بھروسا کرے اور اعتماد رکھے کہ خدا اُس کی کوششوں میں اپنی تائید اور برکات شامل کرے گا۔ اس کی مایوسی امید میں بدل گئی۔

ہ۔ کھیل: ''بارش بنانے والا''

پہلے بچوں سے کہیں کہ وہ آپ کے گرد دائرہ بنائیں۔ کھیل متعارف کروانے کے لئے آپ بچوں سے کہیں کہ وہ تصور کریں کہ صحرا میں بارش کی خواہش کر رہے ہیں۔ پھر آپ اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑیں اور بچوں سے کہیں کہ جب آپ ایک ایک کر کے انہیں دیکھیں گے تو وہ بھی ایسا ہی کرنا شروع کریں۔ جب آپ پورے دائرے میں کھڑے بچوں کو دیکھ چکیں اور سب بچے ہاتھ رگڑ رہے ہوں تو انہیں بتائیں کہ وہ اس حرکت کو جاری رکھیں جب تک آپ ہر ایک کو ایک نئی حرکت کرتے ہوئے دیکھ لیں اور پھر وہ اس حرکت کی نقل کریں۔ آپ اگلی حرکت کے طور پر انگلیوں سے چٹکیاں بجائیں اور اس کے بعد تالیاں بجائیں اور اس کے بعد اپنی ٹانگوں کو تھپ تھپائیں اور آخر کار اپنے پیروں کو زمین پر ماریں۔ سب بچے مل کر جو آوازیں پیدا کریں گے وہ شروع میں بارش کے چند قطروں کی طرح ہوں اور پھر آخر میں گرج چمک والے طوفان کی طرح۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۱۸

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 19

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

معمول کے مطابق کلاس کا آغاز دعاؤں سے کریں۔ اس کے بعد آپ بچوں کو سبق 17 میں متعارف کردہ دعا کو حفظ کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

مصروف ہاتھ

جو خدمت پر مامور رکھتے ہیں ہاتھ
انہیں شاد و مسرور رکھتے ہیں ہاتھ
انہی کے مقدر میں ہے ہر خوشی
برائی سے جو دور رکھتے ہیں ہاتھ
جو تعمیر کرتے ہیں دنیا نئی
سنہرے وہ مزدور رکھتے ہیں ہاتھ
بڑھیں ہاتھ جو دوستی کے لئے
وہ ہاتھوں میں پُر نور رکھتے ہیں ہاتھ
جنہیں خود نمائی کی خواہش نہیں
خدائی وہ دستور رکھتے ہیں ہاتھ

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق میں بچے امانتداری کے بارے میں ایک اقتباس حفظ کریں گے اور اس موضوع کو آپ درج ذیل طریقے سے متعارف کروا سکتے ہیں:

خدا کی نظر میں سب سے بہترین صفات میں سے ایک صفت امانتداری ہے۔ایک امانتدار شخص سچا اور دیانتدار ہوتا ہے اور اُس پر بھروسا کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ایسا نہ ہو کہ ہم کہیں کچھ لیکن کریں کچھ اور۔ ہمارے اعمال کو ہمیشہ ہمارے اقوال کے مطابق ہونا چاہیے۔جب ہم امانتدار ہوں تو دوسروں کو یقین ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں اور فرائض پورے کریں گے۔اس طرح یہ جانتے ہوئے کہ ہر کوئی اپنے حصے کا کام پورا کرے گا لوگ ہم آہنگی سے اکٹھے کام کر سکتے ہیں۔امانتداری کی اہمیت کو یاد رکھنے میں مدد کے لیے آیئے اس اقتباس کو زبانی یاد کرتے ہیں:

"امانتداری لوگوں کی راحت واطمینان کی طرف لے جانے والا عظیم ترین دروازہ ہے۔"[121]

امانتداری

1- آتھوس(Athos) نے اپنی امی سے وعدہ کیا کہ وہ رات کا کھانا تیار کرنے میں ان کی مدد کرے گا۔جب اس کے دوست اسے کھیلنے کے لئے باہر بلانے آئے تو اسے اپنا وعدہ یاد تھا اس لئے اس نے اپنے دوستوں کو کہا کہ وہ ان کے ساتھ کسی اور دن کھیلے گا۔آتھوس نے امانتداری کی صفت ظاہر کی۔

2- سنیتا(Sunita) اپنے گھر والوں کے لئے کچھ چیزیں لینے دکان پر گئی۔لیکن اس نے محسوس کیا کہ وہ اتنی رقم نہیں لائی تھی کہ اپنی ضرورت کی ہر چیز کی ادائیگی کر سکے۔اس نے دکان کی مالکن سے پوچھا کہ کیا وہ باقی رقم اگلے دن لا سکتی ہے۔مالکن اس بات پر راضی ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سنیتا امانتدار ہے اور وعدے کے مطابق ادائیگی کر دے گی۔

راحت

1۔ جب کبھی ایمیلیو(Emilio) کو کوئی اہم فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو وہ غور و فکر کے لئے کوئی خاموش جگہ ڈھونڈتا ہے۔وہ قریب کے ایک پُر سکون باغ میں چلا جاتا ہے۔اُس ماحول کی راحت میں وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اپنے دل و دماغ کو تروتازہ کرے۔

2۔ ایک دفعہ جب طوفان گزر گیا تو خلافِ معمول ہر چیز خاموش اور ساکت ہو گئی۔طوفان کے بعد سکون اور راحت چھا گئی۔

اطمینان

1۔ جب جانور کا بچہ خوفزدہ ہوتا ہے تو تحفظ کے لئے اپنی ماں کی طرف بھاگتا ہے۔ماں اپنے بچوں کو اطمینان فراہم کرتی ہے۔

2۔ پیدل چلنے والا(hiker) راستے سے بھٹک گیا اور جنگل میں گم ہو گیا۔جب وہ نہیں لوٹا تو گاؤں کے گائیڈ اس کی تلاش میں نکل پڑے۔جب انہوں نے اسے ڈھونڈ لیا تو اُسے اطمینان کا احساس ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے حفاظت سے واپس لے جائیں گے۔

د۔ کہانی

برسوں پہلے امر اللہ کے ابتدائی دنوں میں بہائیوں کی تعداد بہت کم تھی اور وہ مختلف ملکوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ انہیں کئی قسم کی مشکلات کا سامنا تھا اور اکثر وہ ارضِ اقدس میں حضرت عبدالبہاء کو خطوط لکھتے جن میں خبریں اور سوالات ہوتے۔ ان کے خطوط آپ تک پہنچنے سے پہلے بہت لمبا راستہ طے کرتے اور آپ ان میں ہر ایک کا بہت محبت اور پیار سے جواب لکھتے۔ آپ کے حوصلہ افزاء کلمات انہیں قوت دیتے اور ان کے دلوں کو مسرور کرتے تھے۔ اس لئے یہ بہت ضروری تھا کہ رابطے کے اس بہاؤ میں کبھی کوئی خلل نہ آئے۔

اس علاقے میں محمد تقی نامی ایک بہائی رہتا تھا۔ کئی سال قبل وہ جوانی میں ایران سے آیا تھا اور اس نے یہاں ایک چھوٹا سا کاروبار قائم کیا ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ اپنے غیر متزلزل اعتبار کی وجہ سے مشہور ہو گیا تھا۔ وہ اس قدر قابلِ اعتماد تھا کہ حضرت عبدالبہاء کے لیے ارضِ اقدس میں آنے والی ساری ڈاک اور دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے والے اُن کے جوابات محمد تقی کے گھر سے گزرتے تھے۔ ہر ایک جانتا تھا کہ خطوط کو فوری اور محفوظ طریقے سے پہنچانے کے لئے اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

لیکن پھر امر اللہ کے دشمن حضرت عبدالبہاء کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ لوگوں کے دلوں میں آپ کے لیے محبت اور احترام کی وجہ سے آپ سے حسد کرنے لگے۔ وہ امید کر رہے تھے کہ آپ کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ کو سزائے موت دے دی جائے۔ آپ کے گھر کے ارد گرد جاسوس کھڑے کر دئے گئے جو مسلسل آپ کی نگرانی پر لگے ہوئے تھے۔ اگر وہ اس خط و کتابت کے بہاؤ کو جو حضرت عبدالبہاء اور دوسرے ممالک میں وفادار مؤمنین کے درمیان رابطہ تھا توڑ سکتے اور اس سے بھی بڑھ کر اگر وہ ان میں سے کچھ دستاویزات چرانے میں کامیاب ہو جاتے جن کے ذریعے وہ بااختیار افسران کو گمراہ کر سکتے تو آپ کے دشمنوں کو کس قدر خوشی ہوتی!

تاہم حضرت عبدالبہاء نے اپنے کسی کام کو نہیں روکا۔ آپ اکثر رات گئے تک اپنے دیے کی روشنی میں لکھتے ہوئے نظر آتے کیونکہ آپ نے ڈاک وصول اور روانہ کرنے کا ایک محفوظ ذریعہ اختیار کر لیا تھا۔ آپ کے خیال میں حضرت عبدالبہاء نے کیا کیا ہو گا؟

حضرت عبدالبہاء کو معلوم تھا کہ دشمن بھی محمد تقی کے اہم کام کے بارے میں جانتے ہیں۔ اس لیے وہ اُس ڈاک میں ضرور رکاوٹ ڈالیں گے جو محمد تقی کے ذریعے آتی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالبہاء نے محمد تقی کو ہمسایہ ملک میں ایک قریبی مقام پر بھیج دیا جہاں وہ خطرے سے باہر تھا۔ پھر دوسرے جن پر آپ کے دشمنوں کو شک نہیں تھا ارضِ اقدس سے آنے اور جانے والی ساری ڈاک کو محمد تقی تک پہنچاتے رہے۔ اور اِس محفوظ مقام سے اُس نے وفاداری کے ساتھ ڈاک کو وصول کرنے اور بھیجنے کا کام جاری رکھا۔ اس نے اس اعتماد میں جو حضرت عبدالبہاء اس پر کیا کرتے تھے کبھی بھی کوئی لرزش نہیں آنے دی۔ اس طرح ان تاریک ترین اوقات میں بھی ارضِ اقدس سے رابطہ منقطع نہیں ہوا اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے مؤمنین تک رہنمائی پہنچتی رہی۔

ہ۔ کھیل: ''رہنما''

اپنے شاگردوں کو جوڑیوں میں بانٹ دیں اور انہیں اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑنے کو کہیں۔ ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اور دوسرا بچہ اس کی رہنمائی کرتا ہوا اسے ادھر ادھر لے کر جائے اور یہ خیال رکھے کہ وہ راستے میں ٹھوکر نہ کھائے۔ اس کو مشکل بنانے کے لئے پٹی بندھے بچے کو راستے میں ڈالی ہوئی رکاوٹوں کے گرد بھی رہنمائی کی جائے مثلاً درختوں کے تنے، گڑھے، پتھر اور ٹائر۔ ایک بار جب جوڑیوں کے درمیان اس طرح اعتبار کا بندھن قائم ہو جائے تو پٹی بندھے بچے کی صرف زبانی ہدایات کے ذریعے بھی رہنمائی کی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں رہنما ساتھ ساتھ رہے تاکہ اگر بچہ ٹھوکر کھا کر گرنے لگے تو اُسے پکڑ سکے۔

اسی کا متبادل کھیل یہ ہو سکتا ہے کہ سب بچوں کی آنکھوں پر پٹی باندھی جائے اور وہ ٹرین کی شکل میں چلیں۔ پھر اس ٹرین کی رہنمائی آپ یا شاگردوں میں سے کوئی ایک کرے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ ۱۹

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 20

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

جب آپ اور چند بچوں نے ابتدائی دعاؤں کی تلاوت کر لی ہو تو اُس دعا کو دہرائیں جو بچے گزشتہ تین اسباق سے سیکھ رہے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کا دہرائی شامل ہے)

عشقِ الٰہی

اک شعلہ میرے دل میں ہے
جو روشن دستِ حق نے کیا
یہ شعلہ عشقِ الٰہی ہے
میں رب سے دعائیں کرتا ہوں
اس شعلے کو وہ بھڑکا دے

یہ شعلہ عشقِ الٰہی ہے

میں اس کوشش میں رہتا ہوں

اس آتش عشقِ الٰہی سے

ہر دل کو منور کر ڈالوں

یہ شعلہ عشقِ الٰہی ہے

میں جتنی خدمت کرتا ہوں

یہ شعلہ اور بھڑکتا ہے

یہ آتشِ عشقِ الٰہی ہے

یہ شعلہ عشقِ الٰہی ہے

جو مجھ سے ملنے آئے گا

دل اس کا روشن کر دوں گا

اس نور عشقِ الٰہی سے

یہ شعلہ عشقِ الٰہی ہے

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق کا موضوع شعلہ ور ہونے کی صفت ہے اور مندرجہ ذیل بیان اس موضوع اور زبانی یاد کرنے والے اقتباس کو متعارف کرنے میں آپ کے لیے مددگار ہوگا:

ہر انسان خدا کو جاننے کے لئے اور اس سے پیار کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور ہمارے دلوں میں اس کے پیار کی چنگاری موجود ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے دل میں محبت اللہ کے شعلے کو بھڑکانے کے لئے روزانہ دعائیں کریں اور دوسروں کی خدمت کریں تا کہ یہ شعلہ شدید سے شدید تر ہوتا جاتا ہے۔ جوں جوں یہ شعلہ ہمارے دلوں میں بھڑک کر روشن ہوتا ہے تو اس کی حرارت وہ سب لوگ محسوس کرتے ہیں جن کا ہمارے راستے سے گزر ہوتا ہے۔ اور اُن کے دل بھی منور ہو جاتے ہیں۔ جب ہم اس قدر شعلہ ور ہوتے ہیں تو ہم جلتی شمعیں بن جاتے ہیں جو اپنے ارد گرد لوگوں کو روشنی اور حرارت دیے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ چلیں اس اقتباس کو حفظ کرتے ہیں:

"اے لوگو! محبت اللہ کی حرارت سے شعلہ ور ہو جاؤ تا کہ تم دوسروں کے دلوں کو بھی شعلہ ور کر سکو۔"[122]

1۔ گھر بہت سرد تھا اس لئے ایکسل (Axel) کے والد نے آگ جلانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے بڑی بڑی لکڑیوں کو چولہے میں ڈالا اور نیچے چھوٹی چھوٹی شاخوں کو رکھ کر جلا دیا۔ لکڑیاں جلد ہی شعلہ ور ہو گئیں اور آگ نے کمرے کو گرم کر دیا۔

2۔ ایک سائنسدان اسکول آئی اور اس نے طالب علموں کو کائنات کی کاریگری کے بارے میں کئی دلچسپ باتیں سمجھائیں۔ انہوں نے اس کی تقریر کے بعد بہت سے سوال پوچھے۔ اس نے طالب علموں کے دلوں کو دنیا کے بارے میں مزید جاننے کی آرزو کو شعلہ ور کیا۔

د۔ کہانی

تھامس بریک ویل ایک نوجوان تھا جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے جنوبی حصے میں کپڑے کی مل میں ایک اہم عہدے پر فائز تھا اور اپنی چھٹیاں یورپ میں گزارتا تھا۔ 1901 میں اپنے یورپ کے سفر میں بحری جہاز پر اس کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی اور اس کے ساتھ روحانی موضوعات پر باتیں شروع ہو گئیں۔ جب وہ پیرس پہنچے تو یہ خاتون اسے اپنی ایک سہیلی سے ملوانے لے گئی جو اس شہر کے ایک اپارٹمنٹ میں رہتی تھی اور اسی قسم کے موضوعات میں دلچسپی رکھتی تھی۔ نوجوان خاتون نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان تینوں نے کچھ دیر باتیں کیں۔ جانے سے پہلے بریک ویل نے میزبان سے پوچھا کہ کیا وہ مزید بات چیت کے لئے آ سکتا ہے۔ اسے اگلے دن صبح آنے کی دعوت دی گئی۔

جب اگلے دن وہ دوبارہ وہاں پہنچا تو اس نوجوان خاتون نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھیں چمک رہی ہیں اور اس کی آواز جذبات سے بھری ہے۔ خاتون نے اسے بیٹھنے کو کہا۔ بریک ویل نے اس کی طرف گہری نظر سے لمحہ بھر دیکھا اور پھر اپنا ایک عجیب سا تجربہ بیان کیا۔ گزشتہ روز جب وہ اس کے گھر سے نکلا تو ایک راستے پر تنہا چل رہا تھا اور شام کی ہوا گرم اور بوجھل تھی۔ ایک پتہ تک نہیں ہل رہا تھا۔ پھر اچانک تیز ہوا چلی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے ساتھ خدا کی طرف سے ایک نئے پیغام کی خوشخبری لائی ہے!

نوجوان خاتون نے اسے پُر سکون رہنے کی تاکید کی۔ دراصل جس پیغام کے بارے میں وہ بات کر رہا تھا اس کے بارے میں وہ جانتی تھی۔ اگلے تین دنوں کے دوران کئی گھنٹوں اس نے امر بہائی کے بارے میں جو کچھ وہ بتا سکتی تھی اچھی طرح بتایا یعنی اس کی تاریخ، تعلیمات اور حضرت عبدالبہاء کے بارے میں جو تعلیمات کا کامل نمونہ تھے اور جو ارضِ اقدس میں عکا کے شہر زندان میں رہتے تھے۔

تیسرے دن کے اختتام تک بریک ویل کا دل اُمید و مسرت سے اس قدر بھر گیا تھا کہ اب وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا تھا کہ عکا جائے اور حضرت عبدالبہاء سے ملاقات کرے۔ ایسا ہوا کہ ایک اور نوجوان جس نے ارضِ اقدس جانے کا پہلے ہی پروگرام بنایا ہوا تھا اور

وہ اس بات پر بہت خوش ہوا کہ بریک ویل بھی اس کے ہمراہ چلے۔ پس حضرت عبدالبہاء کو ایک پیغام بھیجا گیا کہ آپ ملاقات کی اجازت دیں اور تھوڑے ہی دنوں میں یہ لوگ روانہ ہو گئے تھے۔

جب یہ دونوں حضرات حضرت عبدالبہاء کے گھر پہنچے تو انہیں ایک کمرے میں بٹھایا گیا جس میں پہلے سے ہی کئی لوگ جمع تھے۔ اپنے ارد گرد دیکھنے کے بعد بریک ویل گہری الجھن میں پڑ گیا۔ کمرے میں ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جس کی طرف بریک ویل کا دل کھنچا ہو اور یہ سوچتے ہوئے کہ حضرت عبدالبہاء بھی وہیں موجود ہیں اسے یہ ڈر تھا کہ وہ اس ملکوتی وجود کو پہچاننے میں ناکام ہو گیا ہے جن کے بارے میں اسے پیرس میں معلوم ہوا تھا۔ وہ مایوسی سے بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور بریک ویل نے اوپر دیکھا۔ اس نے ایک چمک دار روشنی دیکھی جس میں سے حضرت عبدالبہاء کا وجود نمودار ہوا۔ وہ فوراً جان ہو گیا کہ اس کی دلی خواہش پوری ہو گئی ہے۔

بریک ویل نے دو شاندار دن حضرت عبدالبہاء کے حضور گزارے اور اس دوران وہ آگ جو اس کے دل میں شعلہ ور تھی اور زیادہ بھڑکتی گئی۔ جب بریک ویل نے حضرت عبدالبہاء کو کپڑے کی مل میں اپنے کام کے بارے میں بتایا جہاں چھوٹے بچوں سے کارکن کے طور پر کام لیا جاتا ہے تو حضرت عبدالبہاء نے اسے اس عہدے سے مستعفی ہونے مشورہ دیا جو اس نے بغیر ہچکچاہٹ کے کر لیا۔ اس ملاقات کے بعد وہ واپس پیرس چلا گیا۔ اس کی روح روشن ہو چکی تھی۔ اپنی باقی مختصر زندگی کے دوران وہ ایک روشن شمع کی طرح جلتا رہا اور جس سے ملتا اپنے دل میں شعلہ ور روشنی کو بانٹتا رہا۔ اس کی وفات پر حضرت عبدالبہاء نے اس کے اعزاز میں ایک لوح نازل کی جس میں سے یہ ایک اقتباس ہے: ''اے بریک ویل، اے میرے پیارے! تُو نے ملاءاعلیٰ میں ایک شعلہ روشن کیا ہے، تُو نے جنت ابہیٰ میں قدم رکھا ہے۔ تُو نے شجر مبارک کے سایہ تلے ایک پناہ گاہ پالی ہے اور تُو نے جنت کے مقدس آسمان میں اس کا لقاء پا لیا ہے۔

ہ۔ کھیل: ''بیمار کی مدد کرو''

ایک بچے کو منتخب کریں جو ''بیمار'' بنے۔ اب دو بچے آمنے سامنے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے بازو کو مضبوطی سے پکڑیں تا کہ ''کرسی'' بن جائے۔ بچوں کی جسامت اور مہارت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ انہیں دوسرے طریقے سے بھی کرسی بنانے کو کہہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں دونوں بچوں کو اپنی دائیں کلائی پکڑنے کو کہیں اور پھر اپنے دائیں ہاتھ سے دوسرے کی بائیں کلائی پکڑنے کو کہیں۔

کلاس کے باقی بچوں نے اب ''بیمار دوست'' کو کرسی پر بٹھانے میں مدد کرنی ہے۔ ایک درخت یا کسی اور جگہ کو ''مرکزِ صحت'' کے طور پر چُنیں اور کرسی بنانے والے دونوں بچوں سے کہیں کہ ''بیمار'' بچے کو وہاں تک لے جائیں۔

ایک بڑے گروپ کے ساتھ آپ بچوں کو کرسی کی بجائے ایک ''اسٹریچر'' بنانے کو کہہ سکتے ہیں۔ اسٹریچر بنانے کے لئے بچے ایک دوسرے کے آمنے سامنے دو قطاروں میں کھڑے ہو جائیں۔ وہ اپنی کہنیوں پر اپنے بازوؤں کو موڑ لیں اور ہر بچہ اپنے سامنے کھڑے ہوئے بچے کے بازوؤں کو مضبوطی سے تھام لے۔ ''بیمار بچہ'' اب اسٹریچر پر لیٹ جائے تا کہ ''مرکزِ صحت'' تک اسے لے جایا جا سکے۔ بچوں کو یاد دلائیں

کہ اگر وہ ''مریض'' کو بحفاظت مرکزِ صحت تک پہنچانا چاہتے ہیں تو سب کو مل کر کام کرنا ہو گا۔ آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ ''اگر ہم بیمار شخص کو گرنے دیں گے تو اس شخص کو چوٹ لگ جائے گی اور ہم سب اداس ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہم بغیر کسی پریشانی کے مرکز صحت پہنچ جائیں گے تو ہم خوش اور مطمئن ہونگے کیونکہ ہم نے اپنے دوست کی مدد کی ہو گی۔''

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 20

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 21

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

اس اور اگلے تین اسباق کے لئے ہر کلاس کے دورانیے کے آغاز کے لئے ایک زبانی یاد کی ہوئی دعا تلاوت کریں جیسا کہ حصہ 19 میں تجویز کیا گیا ہے۔ جب آپ اور چند دیگر بچے دعائیں تلاوت کر لیں تو آپ ان کو مندرجہ ذیل دعا پیش کر سکتے ہیں۔ یہ دعا اس گریڈ میں زبانی یاد کرنے والی آخری دعا ہے۔

''اے مہربان خدا! میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں، مجھے اپنی ملکوت میں داخل کر کے بزرگ فرما۔ میں زمینی ہوں مجھے آسمانی بنا۔ میں ناسوتی ہوں مجھے ملکوتی فرما۔ اداس ہوں شاد و خرم ہونے قابل بنا۔ مادی ہوں مجھے روحانی کر دے اور مجھے توفیق بخش کہ میں تیرے لامتناہی فیوضات کو ظاہر کر سکوں۔ تو ہی ہے قوی، سب سے زیادہ پیار کرنے والا۔''[123]

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

روشنی

اس نور کے بارے غور کریں
وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے
اور دل کو منور کرتا ہے

وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے
جب دل میں خوشی بھر جاتی ہے

ہم روشن خیال ہو جاتے ہیں
دل شوق سے جھومنے لگتا ہے
وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے

ارشاد ہوا، ''اے پسرِ بشر
مرا نور ہے تجھ میں جلوہ گر
اس نور سے کر تو کسبِ ضیاء''
وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے

اللہ کی رحمت جاری ہے
تبدیل نہیں یہ ہو گی کبھی
خدمت سے اضافہ ہوتا ہے
وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے

بے خوف نکل میدان میں آ
تو خدمت کے کھلیان میں آ
ہے تیرے لئے فرمانِ خدا
وہ نور جو ہم پہ چمکتا ہے

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

آج کی کلاس میں بچے روشن ہونے کی صفت کے متعلق ایک اقتباس زبانی یاد کریں گے جسے آپ اس طرح متعارف کرا سکتے ہیں:

خدا کی محبت کی روشنی ہمارے دلوں کو منور کرنے سے کبھی نہیں رُکتی۔ جیسے جیسے یہ روشنی روشن سے روشن تر ہوتی جاتی ہے ہمارے دل اُس کی محبت سے روشن ہو جاتے ہیں۔ خدا کے علم کی روشنی یعنی اُس کی عظمت اور جلال کا علم ہماری آنکھوں کو منور کرتا ہے۔ اور اپنے فیاض اعمال اور ہمارے مہربان کلمات سے محبت اور علم کی روشنی چمکتی ہے۔ ہمارے ارد گرد کے لوگ ہماری خوشی کی روشنی سے متاثر ہوتے ہیں۔ روشن ہونے کی صفت کی اہمیت کو یاد رکھنے میں مدد کے لیے اس اقتباس کو حفظ کرتے ہیں:

''اے فرزندِ وجود! تُو میرا فانوس ہے اور میرا چراغ تیرے اندر ہے۔ تو اس سے روشن ہو اور میرے سوا کسی کی طلب نہ کر۔''[124]

روشن

1۔ جب ٹائریل(Tyrell) بیدار ہوا تو کمرہ دھوپ کی کرنوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ سورج کی روشن کرنوں کی طرف خیر مقدم کیے جانے پر خوش ہوا۔

2۔ مسز سنتوس(Mrs. Santos) سب سے اپنے گھر والوں کی طرح پیار کرتی ہیں۔ وہ ہمیشہ فیاض، مہربان اور دوسروں کی مددگار ہوتی ہیں۔ جو بھی ان سے ملتا ہے وہ ان کے دل میں بھرے پیار کو محسوس کرتا ہے اور ان کے لئے باعثِ مسرت ہوتا ہے۔ ہر کوئی ان کے روشن دل سے متاثر ہوتا ہے۔

طلب

1۔ جب پرندے کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے تو ماں بچہ کی خوراک کی تلاش کرتی ہے۔ پرندے کی ماں کو اپنے نوزائیدہ چوزے کے لئے خوراک کی طلب ہوتی ہے۔

2۔ اسکول میں بچوں کے لئے خصوصی سیر کا پروگرام بنایا گیا۔ اس پروگرام میں حصہ لینے کے لئے والدین کی اجازت کی ضرورت تھی۔ سب شاگردوں سے کہا گیا کہ ماں باپ کی رضامندی طلب کریں تاکہ وہ سیر کے لئے جا سکیں۔

د۔ کہانی

ڈوروتھی بیکر(Dorothy Baker) کو جن کے بارے میں آپ کسی روز مزید جانیں گے چھوٹی عمر میں حضرت عبدالبہاء سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ڈوروتھی کی دادی تھیں جو اُنہیں حضرت عبدالبہاء سے آپ کے مغربی ممالک میں اسفار کے دوران ملاقات کے لئے لے گئیں۔ ایک ایسے گھر میں پہنچ کر جہاں وہ پہلے کبھی نہیں گئی تھیں ڈوروتھی ایک کمرے میں داخل ہوئیں جہاں بہت سارے لوگ تھے۔ کئی لوگ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے اور بہت ادب سے بیٹھے حضرت عبدالبہاء کی گفتگو کے منتظر تھے۔ سرکار آقا ڈوروتھی اور اُن کی دادی کو اندر آتے دیکھ کر مسکرائے اور ننھی بچی کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پُر شوق لیکن کچھ خوفزدہ وہ کمرے کی دوسری جانب چلنے لگیں۔ فرش سے نظریں ہٹائے بغیر وہ باقی سب مہمانوں کے پاس سے گزرتی ہوئی آپ کے قدموں کے پاس رکھے اسٹول کے پاس پہنچ گئی۔

جب حضرت عبدالبہاء نے گفتگو کا آغاز کیا تو ڈوروتھی نظریں جھکائے اپنے کالے جوتوں کو دیکھتی رہیں۔ اُن میں جرأت نہ تھی کہ آپ کی طرف دیکھتیں۔ لیکن جلد ہی اُن کا خوف دور ہو گیا۔ وہ حضرت عبدالبہاء کے پُر محبت وجود کی حرارت کی طرف منجذب ہو گئیں۔ آپ کی روشن دلی مقناطیسی تھی۔ انہیں محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ حضرت عبدالبہاء کی طرف مڑ چکی ہیں اور اپنی کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھے اور ٹھوڑی کو ہاتھوں میں لئے حضرت عبدالبہاء کے درخشاں چہرے کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی ہیں۔

ڈوروتھی کو کبھی یاد نہ آسکا کہ حضرت عبدالبہاء نے اس دن کیا فرمایا تھا۔ اُنہیں تو بس آپ کا مہربان چہرہ، آپ کی شیریں آواز اور آپ کے وجود کی حرارت ہی یاد رہی۔ اُنہیں یوں محسوس ہوا گویا آپ کی محبت بھری آنکھیں اُنہیں خدا کی روحانی دنیاؤں کے بارے میں بتا رہی تھیں۔ وقت کے ساتھ اُن کے دل میں خدا کی محبت اس قدر شدید ہو گئی کہ آخرکار انہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت عبدالبہاء کو خط لکھیں۔ اپنے خط میں انہوں نے التجا کی تھی کہ انہیں آپ اور آپ کے والد حضرت بہاءاللہ کے امر کی خدمت کرنے کی اجازت ملے۔ ڈوروتھی کے جواب میں حضرت عبدالبہاء نے اُن کے ہدف کی تعریف کی، انہیں خدا کی عنایت کا یقین دلایا اور یہ امید ظاہر کی کہ وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اور بے شک ڈوروتھی نے اپنی پوری زندگی خدا اور نوعِ بشر کی خدمت میں وقف کر دی۔

ہ۔ کھیل: ”دوطرفہ کاپی“

بچوں کو جوڑیوں میں تقسیم کرلیں۔ ہر بچہ اپنے ساتھی کی طرف منہ کرلے۔ اب ہر جوڑی میں سے ایک بچے سے کہیں کہ سادہ سی جسمانی حرکتیں کرے جس کی دوسرا بچہ نقل کرنے کی کوشش کرے۔ کچھ دیر بعد ساتھی کردار بدل لیں۔ وہ جسمانی حرکات کی بجائے شکلیں بنا کر اُنکی نقل بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ایک بچے کو اپنے ساتھی کے پیچھے کھڑا کریں۔ جیسے سامنے والا بچہ حرکت کرے تو اس کے پیچھے کھڑا بچہ اس کی حرکات کی نقل کرتا جائے گویا وہ اس کا سایہ ہے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 21

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 22

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ابتدائی دعاؤں کے بعد بچے گزشتہ سبق میں متعارف کی گئی دعا کو زبانی یاد کرنا جاری رکھ سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

خوشی ہے یہی

یہی تو سمجھنے کی ہے ایک بات
جو امرِ بہاء میں بتائی گئی
کہ اب لوگ باتوں سے تنگ آ چکے
فقط اہمیت ہے تو کردار کی
ہمیں پر ہے اہلِ جہاں کی نظر
جہاں بھر کی آنکھیں ہیں ہم پر لگی
میں خادم رہوں عمر بھر امر کا
تمنا میرے دل کی ہے ایک ہی
یہی ہے تمنا یہی آرزو
خوشی ہے یہی بس یہی ہے خوشی

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق میں بچے نیچے دیئے گئے اقتباس کو زبانی یاد کریں گے جو وفاداری کے موضوع پر مرکوز ہے۔ نیچے کچھ خیالات دیئے گئے ہیں جن کی مدد سے آپ اسے متعارف کر سکتے ہیں:

ایک وفادار شخص کبھی بھی خدا کی عطا کردہ عنایات کو کبھی نہیں بھولتا۔ وہ خدا سے محبت کرنا کبھی نہیں چھوڑتا۔ یہ ہماری خدا سے وفاداری کا نتیجہ ہے کہ ہم ہمیشہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ اس کی تعلیمات پر عمل کریں اور اس کے قوانین کی اطاعت کریں خواہ کتنے ہی مشکل حالات کیوں نہ ہوں۔ اس لئے ہم خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ ہر خیال سے پاک رہ کر ہمیشہ دوسروں کی خدمت میں سخت محنت کرتے ہیں اور قابلِ ستائش اعمال بجالاتے ہیں۔ وفادار شخص کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہے۔ آیئے حضرت بہاءاللہ کے اس اقتباس کو حفظ کرتے ہیں:

"کامیاب ہے وہ وفادار جو سخت جدوجہد کی پوشاک سے آراستہ ہے اور امر اللہ کی خدمت کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔"[125]

آراستہ

1- مے(Mae) کے پاس ایک خوبصورت لباس ہے جسے وہ صرف خصوصی موقعوں پر پہنتی ہے۔ اُس نے اپنا وہ لباس سماجی اجتماع میں پہنا۔ مے اپنے خاص لباس میں آراستہ تھی۔

2- نتالیہ(Natalia) سب کے ساتھ مہربان ہے۔ خدا نے اس کی روح کو مہربانی سے آراستہ کیا ہے۔

پوشاک

1- کچھ جگہوں میں ججوں کو قانون کی عدالت میں سفید وِگ اور لمبا کالا لباس پہننا ہوتا ہے۔ ان کے لئے ججوں کی پوشاک میں ملبوس ہونا ضروری ہے۔

2- محل سے نکلنے سے پہلے شہزادہ اپنا کمر بند اور تاج پہنتا ہے۔ وہ اپنی شاہی پوشاک پہنتا ہے۔

3- جیکب(Jakob) ہر صبح گھر سے نکلنے سے پہلے دعائیں پڑھتا ہے۔ دعائیں اس کی روح کی پوشاک کی طرح ہیں۔ وہ دن بھر اسے طاقت دیتی ہیں اور اسے محفوظ رکھتی ہیں۔

جدوجہد

1- شاگردوں نے اسکول کے ارد گرد درخت لگانے کا فیصلہ کیا۔ سماج نے پودے اور مٹی فراہم کر کے ان کی جدوجہد کی حمایت کی۔

3- پیئر(Pierre) اور آرلین(Arlene) نے فیصلہ کیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھیں گے وہ جانتے تھے کہ یہ سخت جدوجہد ہو گی لیکن وہ کوشش کرنے کے لئے پُر عزم تھے۔

د۔ کہانی

جب حضرت عبدالبہاء چھوٹے تھے تو آپ کے گھرانے کے پاس اسفندیار نامی ایک نوکر تھا۔ آپ کا گھرانہ ایران کے معززین میں سے تھا۔ اسفندیار خاندان کے ساتھ بہت وفادار تھا اور وہ اس پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ جب حکام نے حسد اور جہالت کی وجہ سے حضرت عبدالبہاء کے محبوب والد حضرت بہاءاللہ کو گرفتار کیا تو آپ کے خاندان کی تمام ملکیت چھین لی گئی۔ اُن کے پاس کچھ بھی نہ بچا تھا اور حضرت بہاءاللہ کے سب قریبی لوگ خطرے میں تھے۔ اسفندیار نے پھر بھی آپ کے گھرانے کی دیکھ بھال جاری رکھی۔ یہ جانتے

ہوئے کہ سرکاری اہلکار اسفندیار کی تلاش میں ہیں حضرت عبدالبہاء کی والدہ نے اس پر زور دیا کہ وہ شہر سے چلا جائے۔ لیکن اسفندیار انہیں چھوڑنے پر تیار نہ تھا۔

''میں نہیں جا سکتا،'' اس نے کہا اور یہ بتایا کہ اُس نے دکانداروں سے بہت سی چیزیں ادھار پر خریدی ہوئی ہیں۔ اس نے کہا کہ ''میں کیسے جا سکتا ہوں؟ وہ لوگ کہیں گے کہ حضرت بہاءاللہ کا خادم دکانداروں کو قیمت ادا کئے بغیر سودا سلف خرید کر لے گیا اور استعمال کر لیا۔ جب تک میں یہ سب قرض ادا نہیں کروں گا میں نہیں جا سکتا۔ اگر یہ لوگ مجھے لے جائیں تو بھی کوئی بات نہیں۔ اگر وہ مجھے سزا دیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر وہ لوگ مجھے مار بھی دیں تو آپ غم نہ کریں۔ لیکن بھاگ جانا نا ممکن ہے۔ جب تک میں تمام قرض ادا نہ کر دوں مجھے یہاں رہنا ہو گا۔''

ایک مہینے تک اسفندیار گلیوں اور بازاروں میں اپنی چھوٹی موٹی چیزیں بیچتا رہا۔ جب اس نے اپنے سب قرض ادا کر دیئے تو اس نے خاندان کو خدا حافظ کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ مزید ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ ایک وزیر راضی ہو گیا تھا کہ اسے اپنی پناہ میں لے لے اور اس خطرے میں اس کی حفاظت کرے۔

کئی مہینوں بعد حضرت بہاءاللہ قید خانہ سے آزاد ہوئے اور آپ اور آپ کے گھرانے کو حکام نے ایران سے جلاوطن کر دیا۔ وہ نزدیکی ملک کے شہر بغداد چلے گئے۔ اسفندیار جو ہمیشہ حضرت بہاءاللہ کا وفادار تھا سفر کر کے بغداد آیا تا کہ وہ پھر سے آپ کے خاندان کی خدمت کرنے کی اجازت پا سکے۔ حضرت بہاءاللہ نے اس سے کہا: ''ہمارے پاس سے جانے کے بعد اس ایرانی وزیر نے تمہیں اس وقت جگہ دی تھی جب کوئی بھی تمہیں پناہ دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ چونکہ اس نے تمہیں پناہ دی اور تمہاری حفاظت کی اس لئے تمہیں اس کا وفادار ہونا چاہیے۔ اگر وہ تمہیں خوشی سے اجازت دیتا ہے تو ہمارے پاس آ جانا۔ لیکن اگر وہ تمہیں جانے نہیں دیتا تو اسے مت چھوڑنا۔''

بیشک اسفندیار اتنا ایماندار، قابل بھروسہ اور وفادار تھا کہ وزیر اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کہا: ''اے اسفندیار! میں تو نہیں چاہتا کہ تم چلے جاؤ۔ لیکن اگر تم جانا ہی چاہتے ہو تو تمہاری مرضی ہے۔'' لیکن اسفندیار کو حضرت بہاءاللہ کے کلمات یاد تھے۔ وہ وزیر کی خدمت میں رہا یہاں تک کہ کچھ عرصے بعد وزیر فوت ہو گیا اور اسفندیار واپس اس گھرانے میں آ گیا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا اور اپنی زندگی کے آخری دنوں تک حضرت عبدالبہاء کی خدمت میں رہا۔

ہ۔ کھیل: ''میرا دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟''

ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے بینچ پر اس طرح بٹھا دیں کہ اس کی پشت کلاس کی طرف ہو۔ اب ایک اور بچے کو اشارہ کریں۔ وہ پٹی بندھے بچے کے پاس جا کر بینچ کو کھٹکھٹائے۔ بیٹھا ہوا بچہ کہے: "میرا دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟" دوسرا اپنی آواز بدل کر جواب دے: "یہ میں

ہوں۔" بیٹھا ہوا بچہ اندازہ کر کے بتائے کہ کون کھٹکھٹا رہا ہے۔ آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے بچے کو تین اندازے لگانے کا موقع ملے گا اور پھر دوسرے بچے کی باری ہو گی۔ آپ بچوں کو بتانا چاہیں گے کہ اگر پٹی بندھے بچے کو دھیان سے سننا ہے تو باقی کلاس کو بہت خاموش رہنا ہو گا۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 22

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق 23

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

آپ دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز کر سکتے ہیں اور پھر سبق 21 میں متعارف کی گئی دعا کو زبانی یاد کرنے کی کوششوں میں بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

صبر

ہے لمبا سفر اور تھکے میرے پاؤں
بڑی تیز دھوپ اور ہے دور گاؤں
سفر ترک کرنے کا میں سوچتا ہوں
یہ جی چاہتا ہے کہیں بیٹھ جاؤں
مگر یہ نہیں حل میرے مسئلے کا
سمجھتا نہیں بات بھائی ہے میری
کئی بار یہ بات میں نے بتائی
دکھائی تو ہو گی مجھے مہربانی
کہ ناراض ہونا نہیں ہے بھلائی
کڑا امتحاں ہے میرے حوصلے کا
اگر چاہتا ہوں کہ بہتر کروں تو

قدم تیز تیز اور آگے بڑھاؤں
اگر لمحہ بھر کے لئے رُک گیا تو
کہیں دور منزل سے میں رہ نہ جاؤں
یہی وقت تو ہے میرے فیصلے کا
مگر کام ہے صبر اور حوصلے کا

ج۔اقتباسات زبانی یاد کرنا

اس سبق میں بچے صبر سے متعلق ایک اقتباس زبانی یاد کریں گے جسے آپ اس انداز میں پیش کر سکتے ہیں:

صبر ان اہم ترین صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا ہمیں مالک ہونا چاہیے۔ صبر کے بغیر ہم زندگی میں بہت کم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری تعلیم، ہمارا کام، اپنے خاندان میں، دوسروں کے ساتھ اپنی دوستیوں میں اور روحانی طور پر ترقی کرنے کی اپنی سب کوششوں میں صبر لازمی ہے۔ زندگی میں تمام کام جلدی جلدی نہیں ہو سکتے۔ بہت سارے کام تھوڑا تھوڑا روزانہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ جب ہم صبر سے کام لیتے ہیں تو ہم ان کاموں میں جلد بازی نہیں کرتے جنہیں وقت درکار ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ صبر کی ضرورت ہے کیونکہ ہم سب سیکھ رہے اور نشوونما پا رہے ہیں۔ صبر پیدا کرنے کی اپنی کوششوں میں مدد کی خاطر آیئے اس اقتباس کو زبانی یاد کر لیتے ہیں:

"بیشک خدا اُن کا اجر بڑھادے گا جو صبر سے برداشت کرتے ہیں۔"[126]

اجر

1- مسز اینڈرسن(Mrs. Anderson)اپنی کلاس کے شاگردوں کے تیار کردہ سائنس کے بہترین پراجیکٹس سے بہت خوشی ہوئیں ۔اجر کے طور پر وہ انہیں قریبی مچھلی گھر(aquarium) دکھانے لے گئیں۔

4- الینا(Alena)ہر روز گٹار بجانا سیکھنے میں کچھ وقت گزارتی تھی۔ جب اس نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے ایک سریلا گیت بجایا تو اس کے چہرے کی خوشی وہ اجر تھا جس کی اس کو ضرورت تھی۔

برداشت کرنا

1۔ عالیہ(Aliya)اور اس کا خاندان دور دراز کسی جگہ پر چلے گئے۔ شروع کے چند ماہ ان کو کافی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن اپنے مہربان پڑوسیوں کی مدد سے انہوں نے ان مشکلات کو برداشت کیا اور اب وہ اپنے نئے گھر میں بہت خوش ہیں۔

2۔ حیو(Hugh) بیمار ہو گیا۔ وہ شدید تکلیف میں تھا لیکن وہ اُف نہیں کرتا تھا۔ اس نے صبر سے تکلیف برداشت کی۔

د۔ کہانی

لی ژِن(Li Xin) آڑوؤں کا بہت شوقین تھا۔ وہ ہر روز اپنے ساتھ اسکول میں آڑو لاتا اور تفریح کے وقت انہیں کھاتا۔ وہ اس کے ہر لقمے سے لطف اندوز ہوتا لیکن اس کی گٹھلی ہمیشہ پھینک دیتا جس کے اندر بیج ہوتا تھا۔

ایک دن لی ژِن کی کلاس بیجوں کے بارے میں پڑھ رہی تھی۔ اس سے لی ژِن کو ایک خیال آیا۔ وہ آڑو کا بیج بوئے گا اور اسے درخت بننے میں مدد دے گا۔ تفریح کے وقت اس نے گٹھلی کو بچا کر کاغذ میں لپیٹ کر رکھ لیا۔ اسکول سے چھٹی کے بعد وہ گھر کی طرف بھاگا اور اپنے والد سے کہا کہ درخت اگانے کے لئے مناسب جگہ ڈھونڈھنے میں اس کی مدد کریں۔ اس کے والد نے اسے یاد دلایا کہ اسے گٹھلی کے خشک ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا تا کہ بیج کو اس میں سے نکالا جائے۔ پھر بھی لی ژِن چاہتا تھا کہ اسی وقت اس گٹھلی کو لگا دے۔ اس کے والد نے کہا: ''لی ژِن! اگر تم میں گٹھلی خشک ہونے تک صبر نہیں ہے تو پھر تم بیج کے پھوٹنے تک کیسے صبر کرو گے؟'' اس لئے لی ژِن نے گٹھلی کو خشک ہونے کے لئے رکھ دیا۔

چند روز بعد لی ژن آخر کار گٹھلی توڑ کر بیج نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی والدہ نے اسے صحن کے ایک کونے میں جگہ دکھائی جہاں وہ درخت بڑا اور لمبا ہو سکتا تھا۔ لی ژن نے چھوٹا سا سراخ کھودا اور اس میں بیج گرا دیا، پھر اسے گیلی مٹی سے ڈھانپ دیا۔ وہ خوشی سے مسکرا رہا تھا۔ آخر کار اس کا درخت تیار ہو رہا تھا!

ہر روز لی ژن اس چھوٹے سے ابھار کو اس امید کے ساتھ دیکھتا کہ شاید بیج پھوٹ پڑا ہو۔ لیکن ہفتوں گزر گئے اور بیج نہیں پھوٹا اور لی ژن مایوس ہوتا گیا۔ لی ژن کو فکر مند دیکھتے ہوئے اس کی والدہ نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے۔ لی ژن نے کہا، ''میرا بیج نہیں اگ رہا۔ پتا نہیں میرے پاس کبھی درخت ہوگا بھی یا نہیں۔'' اس کی والدہ نے کہا: ''دیکھو اس بیج کے اُگنے اور بڑا ہونے میں کافی وقت لگتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ بالکل تمہاری طرح ہے۔ جب تم پیدا ہوئے تھے تو بالکل چھوٹے سے تھے اور تمہارا کام صرف کھانا اور سونا تھا۔ اور اب اپنے آپ کو دیکھو! تم بڑے لڑکے بن چکے ہو۔ اب تم چلتے ہو، باتیں کرتے ہو اور اپنے بارے میں سوچتے ہو۔ اس درخت کو بڑے ہونے میں بہت سال لگیں گے لیکن اگر تم اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو گے تو ایک دن تم اس کے سائے میں بیٹھو گے اور اس کے پھلوں سے لطف اندوز ہو گے۔'' یہ سوچ کر لی ژن دوبارہ پُر امید ہو گیا۔ اس نے کلاس میں سیکھا تھا کہ بیج کو پھوٹنے تک بھی بہت سی تبدیلیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

پھر ایک بہار کے دن لی ژن اسی چھوٹے سے ابھار کو دیکھنے کے لئے گیا جیسے وہ ہمیشہ جاتا تھا اور اس کو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ زمین میں ایک ننھی سی نازک سی شاخ ابھری ہوئی تھی۔ اس کا درخت اُگ رہا تھا! وہ بھاگ کر اپنی پڑوسن کے پاس گیا جو ایک کسان تھی اور اسے یہ خوشخبری سنائی۔ اس نے اسے کچھ مشورے دیئے کہ کیسے اس ننھے پودے کا خیال رکھے کیونکہ یہ بہت چھوٹا اور جلد خراب ہونے کے خطروں سے دوچار تھا۔ اس نے بہت توجہ سے اس کی ہر بات سنی تاکہ اس پودے کی اچھی طرح نشوونما کر سکے۔ ''جلد ہی میں آپ کو بہت سارے آڑو دوں گا کیونکہ آپ نے مجھے بہت اچھے مشورے دیئے ہیں،'' لی ژن نے کہا۔ لیکن پڑوسن صرف مسکرائی۔ ''لی ژن! کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے گٹھلی کے خشک ہونے کا کس طرح انتظار کیا تھا؟'' لی ژن نے سر ہلایا۔ ''اور کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے بیج کے پھوٹنے کا انتظار کرنے میں کتنا صبر کرنا پڑا تھا؟'' لی ژن کو یہ بھی یاد تھا۔ ''پتہ ہے اب اس ننھے پودے کو درخت بننے تک اور پھل دینے تک تمہیں بہت صبر کرنا پڑے گا۔ اس درخت کو کچھ سال لگیں گے جب تم مزے لے کر آڑو کھا سکو گے۔''

اس طرح لی ژن نے بیج پھوٹنے، ننھا پودا بننے اور پھر درخت بننے تک اس درخت کی بہت دیکھ بھال کی اور اس کی ضروریات پوری کیں۔ آہستہ آہستہ یہ لمبا اور چوڑا ہوتا گیا جس طرح وہ خود ہو رہا تھا۔ اور پھر ایک دن جب لی ژن اسکول سے واپس آیا تو اس نے چھوٹے چھوٹے آڑو دیکھے جہاں اس سے پہلے صرف پھول تھے۔ ایک دفعہ پھر اسے بہت مسرت ہوئی اسی طرح جب پہلی دفعہ بیج پھوٹنے پر ہوئی تھی۔ اور ایک بار پھر اسے احساس ہوا کہ اسے صبر سے کام لینا ہے۔ کیونکہ آڑو جب تک پک کر کھانے کے لئے تیار ہوں اس وقت تک ابھی کافی وقت لگے گا۔

ہ۔ کھیل: ''شروع کرنے والے کو ڈھونڈنا''

ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھیں اور اسے باقی گروپ سے دوسری طرف منہ پھیر کر کھڑا کر دیں۔ پھر خاموشی سے ایک بچے کی طرف اشارہ کریں جو ''شروع کرنے والا'' بنے گا۔ پہلے بچے کو واپس بلانے سے پہلے باقی بچوں کو ''شروع کرنے والے'' کے دیئے ہوئے اشاروں کی پیروی کرنے کی مشق کروائیں۔ مثال کے طور پر اگر وہ تالی بجائے تو دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ اگر یہ خداحافظی کے لئے ہاتھ ہلائے تو سب نے ہاتھ ہلانا ہے۔ اب پہلا بچہ آنکھ سے پٹی اتار کر گروپ میں شامل ہو جائے۔ اسے محتاط ہو کر دیکھنا ہے اور معلوم کرنے کی کوشش کرنی ہے کہ ''شروع کرنے والا'' کون ہے؟ دوسری طرف بچوں نے کوشش کرنی ہے کہ عمل کی رہنمائی کرنے والے بچے کو بار بار یا بہت غور سے نہ دیکھیں کیونکہ اس طرح بچے کو معلوم ہو جائے گا کہ رہنما کون ہے۔ بچے باری باری ''شروع کرنے والا'' یا بوجھنے والا بن سکتے ہیں۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 23

ز۔ اختتامی دعائیں

سبق24

الف۔ دعاؤں کی تلاوت اور زبانی یاد کرنا

ہمیشہ کی طرح دعاؤں کے ساتھ کلاس کا آغاز کریں اور پھر بچوں کے ساتھ اس دعا کو دہرائیں جسے وہ پچھلے چند اسباق سے زبانی یاد کر رہے ہیں۔

ب۔ گیت (پچھلے گیتوں کی دہرائی شامل ہے)

ہم چلتے جائیں

ہم چلتے ہیں، ہم چلتے ہیں
ہم راہِ خدا پر چلتے ہیں
ہم چلتے ہیں
گر مشکل بھی کوئی پیش آئے
ہم رکتے نہیں ہم چلتے ہیں
ہم چلتے ہیں
ہم خادم امر اللہ کے ہیں
اس راہ پہ ہر دم چلتے ہیں
ہم چلتے ہیں
کچھ شک نہیں اس کی قوت پر
ہم اس کی جانب چلتے ہیں
ہم چلتے ہیں

ج۔ اقتباسات زبانی یاد کرنا

ثابت قدمی کے موضوع پر مرکوز اس آخری سبق میں بچے جو اقتباس زبانی یاد کریں گے اسے متعارف کروانے کے لئے نیچے دیئے گئے خیالات آپ کی مدد کریں گے:

جو خدا سے پیار کرتا ہے اس کی سب سے زیادہ اہم صفات میں سے ایک ثابت قدمی ہے۔ خواہ ہماری زندگیوں میں کچھ بھی ہو جائے ہم ہمیشہ خدا کو اور اس سے اپنی محبت کو یاد رکھتے ہیں۔ پس دوسروں کے ہمیں کچھ کہنے یا کرنے سے خدا پر ہمارا ایمان متاثر نہیں ہوتا۔ ہم اس سے پیار کرتے ہیں اور اس کے قوانین اور تعلیمات کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد دلانے کے لیے کہ ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہیے آیئے حضرت بہاءاللہ کے اس اقتباس کو حفظ کر لیتے ہیں:

''تیرا مقام انتہائی بلند ہوگا اگر تو اپنے ربّ کے امر پر ثابت قدم رہے گا۔''[127]

انتہائی

1۔ زیویئر (Xavier) نے اس قدر خوبصورت باغات کبھی نہیں دیکھے تھے۔ وہ اس سے زیادہ انتہائی خوبصورت باغ کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

2۔ کلتسو (Keletso) کی والدہ نے اپنے خاندان کے لئے بہت ہی خاص کیک بنایا۔ ان سب نے بہت مزے سے کھایا اور سب نے کہا کہ یہ انتہائی لذیذ ہے۔

بلند

1۔ ہر رات سونے سے پہلے مارتھا (Martha) دعا کرتی ہے اور خود کو خدا سے نزدیک تر محسوس کرتی ہے۔ جب وہ سو جاتی ہے تو اس کی روح بلند حالت میں ہوتی ہے۔

2۔ اجلاس میں کمار (Kumar) نے عالمی امن اور نوعِ بشر کی فلاح پر تقریر کی۔ کمار نے بلند خیالات پر بات کی۔

ثابت قدم رہنا

1۔ روزمیری (Rosemary) کو اس کی سہیلی یہی بتاتی رہتی ہے کہ ستارے آسمان میں تیرتے ہوئے ننھے چراغ ہیں۔ لیکن روزمیری نے کلاس میں پڑھا تھا کہ ہر ستارہ درحقیقت بہت دور ایک سورج ہے۔ روزمیری اپنی سوچ کو نہیں بدلتی۔ وہ اس بات پر ثابت قدم رہتی ہے جس کے بارے میں وہ جانتی ہے کہ وہی حقیقت ہے۔

2۔ کسی نے مونا(Mona) سے کہا کہ روزانہ دعا کرنا ضروری نہیں لیکن وہ پھر بھی دعا کرتی رہی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ دعا خدا کا ایک قانون ہے۔ مونا دعا کے قانون کی پابندی کرنے میں ثابت قدم رہی۔

د۔ کہانی

شاید آپ جانتے ہیں کہ بہیہ خانم حضرت عبدالبہاء کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ صرف چھ سال کی تھیں جب آپ کے محبوب والد حضرت بہاءاللہ کو ایک ناانصاف حکومت نے گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ آپ ایک اور کہانی سے یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ کا گھرانہ شہر کے شرفاء میں سے ایک تھا۔ لیکن آپ کے والد کی گرفتاری پر آپ کے خاندان کی تمام ملکیت چھین لی گئی۔ ان کی زمینیں، ان کے مکانات، مال واسباب اور ملکیتیں وغیرہ سب چھین لی گئیں۔ خاندانِ مبارک کے پاس تقریباً کچھ نہ بچا تھا یہاں تک کہ کھانے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ جب آپ اور آپ کے عزیز بڑے بھائی بھوکے ہوتے تو آپ کی والدہ انہیں روٹی کی بجائے کھانے کے لیے تھوڑا سا آٹا اُن کی ہتھیلیوں پر رکھ دیتیں۔

کچھ عرصے بعد آپ کے والد کو رہا کردیا گیا اور حکومت نے آپ سب کو ملک بدر ہونے پر مجبور کیا۔ بہیہ خانم اور آپ کا خاندان سخت سردی کے موسم میں نزدیکی ملک کے شہر بغداد کے لئے روانہ ہوگئے۔ شہر تک پہنچنے کے لیے انہیں برف سے ڈھکے عظیم الشان پہاڑوں کو عبور کرنا پڑا۔ سفر نہایت ہی پُر خطر تھا اور ان کے پاس سفر کے لیے کافی وسائل بھی موجود نہ تھے۔ ان کے کپڑے انہیں برف اور سردی کی شدت سے بچانے کے لیے ناکافی تھے۔ محض چند خچروں کی مدد سے انہوں نے آہستہ آہستہ پہاڑوں کی اونچی چوٹیوں کو پار کیا۔ اکثر انہیں رات کے لیے مکمل ویرانے میں قیام کرنا پڑتا۔ لیکن خدا نے ان کی حفاظت فرمائی اور اُس کی یقینی مدد کے ذریعے وہ تین مہینے بعد باحفاظت بغداد پہنچ گئے۔ اس کے بعد بہیہ خانم کبھی اپنے پیدائشی ملک میں دوبارہ نہیں لوٹ سکیں۔

اپنی باقی تمام زندگی میں بہیہ خانم اپنے والدِ محترم کے مصائب اور جلاوطنیوں میں شریک رہیں۔ آخر کار حکومت نے حضرت بہاءاللہ کو عکا کے شہرِ زندان کی جانب جلاوطن کردیا جہاں آپ اور آپ کا خاندان نہایت ناپسندیدہ مجرموں کے درمیان رہے۔ جب آپ کے والدِ محترم جن سے آپ بے حد پیار کرتی تھیں اس دنیا سے رخصت ہوگئے تو بہیہ خانم نے اپنے محبوب بھائی حضرت عبدالبہاء کا ساتھ دیا جنہیں آپ کے والدِ محترم کے امر کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔ اور کئی سال بعد جب حضرت عبدالبہاء بھی اگلی دنیا کی جانب صعود کرگئے تو بہیہ خانم آپ کے نواسے نوجوان شوقی افندی کے لئے جنہیں حضرت عبدالبہاء نے ولی امراللہ مقرر کیا تھا عظیم ترین سہارا اور مستحکم ترین محافظ بنیں۔

بہیہ خانم اب ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی شدید مشکلات اور ناہمواریوں سے پُر رہی تھی۔اس میں ایک کے بعد ایک مصیبت اور آفت آتی رہی۔ لیکن آپ کی روح ہمیشہ غیر متزلزل رہی اور آپ کا دل ہمیشہ خدا کی محبت سے بھرا رہا۔ آپ اپنی زندگی کے آخری ایام تک ثابت قدم اور مستحکم تھیں۔

ہ۔ کھیل: ''مددگار ہاتھ''

بچوں سے جوڑے بنانے اور اپنے ساتھی کا ہاتھ تھامنے کو کہیں۔ سب سے پہلے انہیں آنکھیں کھلی رکھ کر جوڑے کی صورت میں اس جگہ میں چلنے کو کہیں۔ انہیں چھوٹے قدموں سے شروع کرنا چاہیے اور ان کے قدم آہستہ آہستہ لمبے ہوتے جائیں۔ ہر جوڑے کو خیال رکھنا چاہیے کہ کسی سے ٹکر نہ ہو۔ پھر ہر جوڑے میں سے ایک بچہ اپنی آنکھیں بند کر لے اور اسی طرح دوبارہ چلنا جاری رکھیں۔ اب اگر وہ کسی سے ٹکرانے سے بچنا چاہتے ہیں تو دوسرے بچے کو اپنے دوست کی رہنمائی کرنا ہوگی۔ انہیں بتائیں کہ وہ صرف چھو کر دیئے گئے اشاروں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کو انہیں شروع کرنے سے پہلے اشاروں کی تیاری میں مدد کرنی چاہیے، مثال کے طور پر ہاتھ کو ایک بار دبانے کا مطلب ہو سکتا ہے ''رُکو''، دو بار دبانے کا مطلب ہوگا ''پیچھے جاؤ''، تین بار دبانے کا مطلب ''دائیں جانب مڑ جاؤ'' اور چار بار دبانے کا مطلب ''بائیں جانب مڑ جاؤ'' ہو سکتا ہے۔

و۔ رنگ بھرنا: ڈرائنگ 24

ز۔ اختتامی دعائیں

حوالہ جات:

1. حضرت باب، حضرت بہاءاللہ اور حضرت عبدالبہاء کی نازل کردہ الواح، صفحہ نمبر 28
2. ایضاً صفحہ نمبر 29
3. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 66-67
4. دا ایڈوینٹ آف ڈیوائن جسٹس صفحہ نمبر 41 پیرا گراف نمبر 42
5. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 27
6. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر 2 صفحہ نمبر 3-4
7. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 155
8. حضرت عبدالبہاء کی لوح (تصدیق شدہ ترجمہ)
9. ایضاً
10. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب حوالے صفحہ نمبر 42
11. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب حوالے صفحہ نمبر 345 پیرا گراف نمبر 8
12. دا ایڈوینٹ آف ڈیوائن جسٹس صفحہ نمبر 39 پیرا گراف نمبر 40
13. دا کمپی لیشن آف کمپی لیشنز میں شائع "ٹرسٹ ورد ینس: اے کارڈینل آف ورِچو"، جلد دوّم، صفحہ نمبر 338
14. بہائی مناجات میں حضرت عبدالبہاء کی دعائیں
15. ایضاً صفحہ نمبر 29
16. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 138
17. ایضاً صفحہ نمبر 156
18. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب حوالے صفحہ نمبر 357
19. ایضاً صفحہ نمبر 334-35
20. عالمگیر امن کی ترویج میں شائع کردہ 1912 میں حضرت عبدالبہاء کے امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران ا جولائی کو دیے گئے خطاب میں سے، صفحہ نمبر 304 پیرا گراف 1
21. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب حوالے صفحہ نمبر 442
22. عالمگیر امن کی ترویج میں شائع کردہ 1912 میں حضرت عبدالبہاء کے امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران 3 ستمبر کو دیے گئے خطاب میں سے، صفحہ نمبر 441 پیرا گراف 29
23. خیمۂ وحدت صفحہ نمبر 74
24. ایامِ متبرکہ صفحہ نمبر 209-210
25. خطاباتِ پیرس صفحہ نمبر 135

26. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر51-52
27. فرامینِ ربّ الجنود صفحہ نمبر301
28. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر39
29. فرامینِ ربّ الجنود صفحہ نمبر249
30. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 5 مئی 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 127 پیرا گراف3
31. بہائی مناجات صفحہ نمبر164
32. ایضاً
33. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر64
34. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر180-81 پیرا گراف3
35. ایضاً پیرا گراف2 صفحہ نمبر6-7
36. "عبدالبہاء، دا سیکرٹ آف ڈیوائن سیوی لائزیشن" صفحہ نمبر93 پیرا گراف نمبر130
37. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر70 صفحہ نمبر21
38. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے اقتباسات، صفحہ نمبر316 پیرا گراف2
39. ایضاً صفحہ نمبر343 پیرا گراف4
40. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 23 اپریل 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر69 پیرا گراف5
41. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے اقتباسات، صفحہ نمبر300-301 پیرا گراف3
42. ایضاً صفحہ نمبر39 پیرا گراف1
43. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 5 مئی 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر128 پیرا گراف4
44. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 2 دسمبر 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر638-39 پیرا گراف2
45. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر57
46. بہاءاللہ، ایپسٹل آف سن آف ولف صفحہ نمبر23
47. دا کمپی لیشن آف کمپی لیشنز میں شائع "ٹرسٹ وردینس: اے کارڈینل آف وِرچو"، جلد دوّم، صفحہ نمبر334
48. بہائی مناجات اور بچوں کے لئے دعاؤں میں سے،
49. ایضاً
50. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 14 اپریل 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر17 پیرا گراف9
51. عبدالبہاء آن ڈیوائن فیلا سفی صفحہ نمبر41-42
52. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر104
53. ایضاً صفحہ نمبر33
54. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر291 پیرا گراف6

55. ایضاً صفحہ نمبر144 پیرا گراف6
56. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر155
57. بہاءاللہ ان بہائی ورلڈ، جلد اوّل، صفحہ نمبر42
58. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر40 صفحہ نمبر13
59. ایضاً صفحہ نمبر39
60. حضرت عبدالبہاء کی الواح میں سے
61. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر357 پیرا گراف1
62. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر8
63. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 12مئی 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر166 پیرا گراف8
64. خطاباتِ پیرس صفحہ نمبر6
65. حضرت عبدالبہاء کی الواح، صفحہ نمبر173
66. حضرت بہاءاللہ کی الوح صفحہ نمبر94
67. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر285
68. عالمی امن کی ترویج میں شائع، 10 نومبر، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر599 پیرا گراف8
69. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر366-67 پیرا گراف1
70. کلماتِ مکنونہ فارسی نمبر21 صفحہ نمبر29
71. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر29
72. خطاباتِ پیرس صفحہ نمبر133
73. دا کمپی لیشن آف کمپی لیشنز میں شائع "ٹرسٹ وردینس: اے کارڈینل آف وِرچو"، جلد دوّم، صفحہ نمبر327
74. ایضاً صفحہ نمبر330
75. ایضاً صفحہ نمبر330
76. دا کمپی لیشن آف کمپی لیشنز میں شائع "گائیڈ لائنز آف ٹیچنگ"، جلد دوّم، صفحہ نمبر338
77. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر41 پیرا گراف6
78. فرامینِ ربّ الجنود صفحہ نمبر114-115
79. آسمانی محبوب کی پکار صفحہ نمبر21
80. حضرت بہاءاللہ کی الواح صفحہ نمبر162
81. حضرت عبدالبہاء کی مناجات صفحہ نمبر29
82. حضرت عبدالبہاء کی الواح میں سے
83. کتابِ اقدس صفحہ نمبر45 پیرا گراف70

84. خطاباتِ پیرس صفحہ نمبر140
85. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 12 اپریل 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر 10 پیرا گراف 2
86. خیمہ وحدت صفحہ نمبر64
87. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر228
88. ایضاً صفحہ نمبر66
89. کلماتِ مکنونہ صفحہ نمبر15
90. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر328 پیرا گراف 1
91. فرامینِ ربّ الجنود صفحہ نمبر229
92. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 212
93. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر328 پیرا گراف 1
94. ایضاً پیرا گراف 1 صفحہ نمبر384
95. ایضاً پیرا گراف 1 صفحہ نمبر353-54
96. کتابِ ایقان صفحہ نمبر123-124
97. عالمی امن کی ترویج مین شائع، 23 نومبر، 1912 کو حضرت عبدالبہاء کا خطاب، صفحہ نمبر632 پیرا گراف 4
98. حضرت عبدالبہاء کی الواح صفحہ نمبر29
99. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر 1 صفحہ نمبر3
100. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر283 پیرا گراف 1
101. کلماتِ مکنونہ فارسی نمبر3 صفحہ نمبر23
102. دا ایڈوینٹ آف ڈیوائن جسٹس صفحہ نمبر39 پیرا گراف40
103. حضرت عبدالبہاء کی الواح صفحہ نمبر29
104. کلماتِ مکنونہ فارسی نمبر49 صفحہ نمبر39
105. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 71
106. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر36 صفحہ نمبر12
107. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر407
108. حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبرi
109. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر42 صفحہ نمبر13
110. حضرت عبدالبہاء کی الوح صفحہ نمبر483
111. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر193
112. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر336 پیرا گراف6

113. بہائی مناجات اور بچوں کے لئے حضرت عبدالبہاء کی دعائیں

114. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر 220

115. فرامینِ ربّ الجنود صفحہ نمبر 93

116. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 155

117. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر 378 پیرا گراف 1

118. حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 94

119. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 156

120. حضرت عبدالبہاء کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر 284

121. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 37

122. حضرت بہاءاللہ کی الواح میں سے

123. حضرت عبدالبہاء کی الواح صفحہ نمبر 29

124. کلماتِ مکنونہ عربی نمبر 11 صفحہ نمبر 6

125. کتابِ اقدس کے بعد نازل ہونے والی حضرت بہاءاللہ کی الواح، صفحہ نمبر 257

126. حضرت بہاءاللہ کی تحریروں میں سے منتخب اقتباسات، صفحہ نمبر 146 پیرا گراف 10

127. ایضاً صفحہ نمبر 378 پیرا گراف 13